کم قیمت اور معیاری جاسوسی ادب

نسیم بک ڈپو۔ لاٹوش روڈ۔ لکھنؤ

جیمز ہیڈلے چیز

کا سب سے زیادہ مشہور اور پسندیدہ جاسوسی ناول

NO ORCHIDS FOR MISS BLANDISH

کا اردو ترجمہ

مترجم

مظہر اشفاق

اپنے والد محترم کے نام

جن کی حوصلہ افزائی اس ناول کے ترجمہ کی محرک بنی

مظہر اشفاق

پہلی بات

James Hadley Chase کا مشہور ناول
"No Orchids for Miss Blandish"
اردو میں پیش کرتے ہوئے مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے۔ یہ ناول انگریزی
میں بہت مقبول ہے اور اب تک اس کے چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
اس ناول پر ۱۹۴۲ء سے لگاتار تین سال تک یورپ میں کئی بار ڈرامے
اسٹیج کیے گئے تھے اور ۱۹۴۸ء میں اس پر ایک فلم بنائی گئی تھی۔ مجھے
یقین ہے کہ جتنی مقبولیت اس ناول کو انگریزی میں ملی اتنی ہی اردو
کے اس ترجمہ کو بھی حاصل ہوگی۔ بہرحال آپ ناول پڑھیے اور اپنی
زریں رائے سے آگاہ کیجیے۔

مظہر اشفاق
معرفت نسیم بک ڈپو
لاٹوش روڈ
لکھنؤ

پہلا باب

جولائی کی دوپہر تھی دھوپ تیز تھی۔ اور ہوا کے جھونکے لو کا سا اثر رکھتے تھے۔

فورٹ اسکاٹ اور لوا ڈاروڈ کے اختتام پر ہائی وے نمبر ۵۴ شروع ہوتی تھی جو پٹسبرگ سے سیدھی کناس شہر تک جاتی تھی۔ اس راستے کے کنارے پر لکڑی کی بنی ہوئی عمارت تھی جو گیس اسٹیشن کے علاوہ لنچ روم بار کا کام بھی دیتی تھی۔ لنچ روم بار ایک بوڑھی بیوہ کی ملکیت تھی جس کی ایک جوان بیٹی بھی تھی۔

دھول سے اٹی ہوئی ایک پیکارڈ اچانک نمودار ہوئی۔ اور بار کے سامنے ٹھہر گئی۔ دوپہر کے ایک بج کر چند لمحے گذر چکے تھے۔ کار میں صرف دو آدمی نظر آ رہے تھے جن میں سے ایک سو رہا تھا۔

ڈرائیور جس کا نام بیلی تھا ٹھگنے قد، خوفناک صورت اور بے چین آنکھوں کا مالک تھا۔ اس کے جبڑے پر زخم کا نشان نمایاں تھا۔ وہ کار سے باہر نکلا اس کی بری حالت تھی۔ کوٹ دھول سے اٹا ہوا تھا اور قمیص کا کالر میلا ہو چکا تھا۔ وہ رات بھر شراب پیتا رہا تھا اور اب اس گرمی میں اس کی حالت بہت ابتر ہو

رہی تھی۔

ایک لمحے کے لیے اس نے پلٹ کر اپنے ساتھی کی جانب دیکھا جو بے خبر سو رہا تھا۔ اس کے ساتھی کا نام سام تھا۔ اس نے اپنے شانوں کو اچکایا۔ بار کی طرف چل پڑا۔

جوان لڑکی اسے دیکھ کر مسکرائی۔ لڑکی کے سفید دانت اسے بدنما لگ رہے تھے اور وہ تھوڑی موٹی بھی تھی۔ اس نے لڑکی کی پروا نہ کی لیکن وہ خود ہی بول اٹھی "ہیلو مسٹر" ۔ آج گرمی بڑی سخت ہے مجھے تو رات ذرا بھی نیند نہ آسکی۔

"اسکاچ" بیلی نے کرخت لہجے میں کہا اور اپنی ہیٹ کو سر کے پچھلے حصہ پر دبا لیا۔ لڑکی نے اسکاچ کی بوتل اور گلاس سامنے رکھ دیا۔

"تمہیں تو بیئر لینا چاہیئے۔ اس گرمی میں وسکی اچھی نہیں لگے گی" لڑکی نے کہا۔

"اپنا منھ بند رکھو" بیلی نے کہا اور گلاس اور بوتل اٹھا کر کونے کی میز کی طرف بڑھ گیا۔

لڑکی تھوڑی دیر خاموش اسے دیکھتی رہی پھر وہ اخبار اٹھا کر پڑھنے لگی۔

بیلی نے اپنے لیے ایک بڑا پیگ لیا اور پھر کرسی کی پشت سے ٹک گیا۔ وہ بہت پریشان تھا۔ اس کی مالی حالت پچھلے دنوں اچھی نہیں تھی اگر بیلی نے جلد ہی کچھ نہ سوچا تو کیا ہوگا؟ شاید ہمیں کسی بینک کو لوٹنا پڑے لیکن وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ آج کل فیڈرل بیورو کے سپاہی کافی تعداد میں دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے کھڑکی سے بوڑھے سام کی طرف دیکھا۔ جو کار میں اب بھی سو رہا تھا۔ کار ڈرائیونگ کے علاوہ وہ بیکار آدمی تھا۔ بیلی نے سوچا۔ سام اب بہت بوڑھا ہو چلا ہے اور کام کے قابل نہیں رہ سکتا۔ وہ صرف کھانے کے متعلق سوچ سکتا تھا۔ اس کے سوا سام نے اگر کچھ کیا

بدنصیب حسینہ

تھا تو شاید سونا تھا۔ یہ تو اس کے با۔ ریلی پر منحصر تھا کہ کس طرح زرد پیہ حاصل کریں
زندگی نے اس کی بھوک چمکا دی تھی۔

"سینڈوچ اور رانڈے لاؤ۔ جلدی کرو" اس نے لڑکی کو آواز دی۔

"کیا اس آدمی کو کچھ نہیں چاہیئے جو کار میں پڑا ہے۔ لڑکی نے پوچھا۔

"کیا وہ ایسا لگ رہا ہے" بیلی نے کہا اور کھڑکی کے باہر دیکھنے لگا۔ ایک
تورڈا کر رکی اور اس میں سے ایک موٹا ادھیڑ عمر کا آدمی باہر نکلا اور بار کے
اندر داخل ہوا۔

"ہیلو بیلی" اس نے کہا " بہت دنوں بعد نظر آرہے ہو کیسے ہو؟"

"بہت بری حالت ہے" بیلی غرایا " یہ گرمی مجھے مار ڈالے گی ہینی !"
ہینی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ وہ ایک طرح سے مخبر تھا بدمعاشوں اور
بلیک میلرزوں کے لیے اطلاعات بہم پہونچاتا تھا۔

"ہاں یہ گرمی۔ میں خود بھی پھنکنے والا تھا" ہینی نے کہا "میں کل رات جاپان
گیا تھا جہاں ایک شادی ہوئی تھی۔ خیر اور کہو۔ کیا بات ہے۔ آج کل بیکار نظر
آتے ہو"

کئی ہفتوں سے کوئی کام نہیں نکل سکا ہے یار اور یہ ریس بھی آج کل میرے
خلاف ہو رہی ہے" بیلی نے ٹھنڈی سانس لی۔

تم کو صرف ایک نام چاہیئے اور وہ ہے لونٹیاک" ہینی نے میز پر آگے
کو جھکتے ہوئے کہا "لونٹیاک پر بازی لگا دو اس پر اب تک دس ہزار ڈالر
خرچ ہو چکے ہیں۔ اور اب یہی جیتے گا۔"

"دس ہزار ڈالر" بیلی نے کہا " اگر یہ رقم مجھ پر خرچ ہوتی تو!"
اتنے میں لڑکی بیلی کے لیے سینڈوچ لے کر آگئی۔

میرے لیے بھی یہی لے آؤ۔ ہینی نے کہا اور لڑکی چلی گئی۔

"مجھے کسی بھی طرح رقم یہ حاصل کرنا ہے یار" بیلی نے کہا۔ "کوئی آئیڈیا ہے؟"

"نہیں" ہینی نے کہا" فی الحال نہیں۔ اگر کوئی کام نکل آیا تو کہہ دوں گا آج تو میں ایک بہت بڑی پارٹی میں جا رہا ہوں۔ کام صرف بیس ڈالر کا ہے لیکن شراب بالکل مفت۔

"کس کی پارٹی ہے؟"

"بلانڈش!" ہینی بولا "اس شہر کا سب سے زیادہ مالدار آدمی ہے۔ اس کی اکلوتی بیٹی کی سالگرہ ہے۔ کیا لڑکی ہے۔ بس دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ نہایت خوبصورت۔ میں اپنی عمر کے دس سال صرف اس کو دیکھنے کے لیے دے سکتا ہوں۔

"یہ بات ہے" بیلی نے حیرت سے کہا۔

"ہاں یار! اس کا باپ ایک بہت بڑی پارٹی دے رہا ہے۔ اور سالگرہ پر اپنی لڑکی کو جواہرات کا ایک ہار کا تحفہ دیگا" ہینی نے کلام جاری رکھا "کیا ہم نے ہار کے متعلق کچھ سنا ہے؟ جیسی لڑکی ویسا ہی ہار۔ خاندانی جواہرات سے جڑا ہوا جو کم از کم پچاس ہزار کی لاگت کے ضرور ہوں گے۔"

اتنے میں لڑکی ہینی کے لیے کھانا لے آئی۔ ہینی کھانے میں لگ گیا۔ بیلی ختم کر چکا تھا۔ وہ کرسی کی پشت سے ٹک گیا اور سوچنے لگا۔ پچاس ہزار! کیا ہم اسے پا سکتے ہیں۔؟ کیا ریلی اس کام پر تیار ہو جائے گا۔؟

"پارٹی کہاں ہو رہی ہے؟" بیلی نے پوچھا۔

"لڑکی کے گھر پر پھر وہ اور اس کا بوائے فرینڈ جیری میگ گون، گولڈن سلیپر جائیں گے" ہینی نے جواب دیا۔

"نیکلس کے ساتھ؟"

ضرور۔ ایک بار نکلس پہننے کے بعد نکالنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا آج تو سارے اخباروں کے رپورٹر وہاں موجود ہوں گے۔"

"گولڈن سلیپر کس وقت روانہ ہوں گے؟"

"شاید آدھی رات کو روانہ ہوں گے۔" ہینی بولا اور اچانک خاموش ہو گیا۔" کیا بات ہے؟"

"کچھ نہیں۔" بیلی نے کہا۔" کیا وہ لڑکی صرف اپنے دوست کے ساتھ جائے گی؟ کیا کوئی اور ساتھ نہیں ہو گا۔؟"

"نہیں۔" ہینی بولا اور پوری طرح بیلی کی طرف متوجہ ہو گیا۔" دیکھو یار۔ تم اس فکر میں مت پڑو۔ ریلی اور تم لوگ ابھی اتنے بڑے نہیں ہوئے جو اس کام کو کر سکو میں تمھیں دوسرا کام بتا دوں گا۔ بے فکر رہو۔"

بیلی مسکرایا۔" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں" اس نے کہا۔" مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ میں کیا کام کر سکتا ہوں اور کیا نہیں۔ اچھی بات ہے۔ اب میں چلوں گا۔ میرے لیے کوئی کام تلاش کرو۔ تب تک کے لیے خدا حافظ۔"

"تم اتنی جلدی کیوں کر رہے ہو۔" ہینی نے مشتبہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"میں بوڑھے سام کے جاگنے سے پہلے چلا جانا چاہتا ہوں۔ نہیں تو صبح اس کے لیے بھی کھانا خرید نا پڑے گا۔" بیلی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ کاؤنٹر پر پہونچ کر اس نے بل چکایا اور کار میں آکر بیٹھ گیا۔ اس نے سگریٹ سلگائی اور سوچنے لگا۔

یہ خبر عام ہوتے ہی شہر کا ہر چھوٹا بڑا بدمعاش ہار کے پیچھے پڑ جائے گا کیا ریلی اس کام کے لیے تیار ہو جائے گا۔ اس نے بوڑھے سام کو جھنجھوڑا۔

"اٹھو! کیا ہو گیا ہے تمھیں؟ کیا تم سوچنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے؟"

بوڑھا سام دراز قد اور دبلا آدمی تھا۔ اس کی عمر ساٹھ تک پہونچ گئی تھی۔

اس نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

کیا کھانے کا وقت ہو گیا ہے؟ اس نے پوچھا۔

"ہو چکا ہے اور میں نے کھا لیا ہے۔" بلی نے کہا اور کار اسٹارٹ کر دی۔ تم کھانا چاہتے ہو تو جاؤ کھاؤ بشرطیکہ تمھارے پاس پیسے ہوں۔"

سام نے ٹھنڈی سانس لی اور کہا۔ کیا بات ہے بلی! آج کل ہم لوگ کڑک کیوں ہو رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ریلی اپنی داشتہ پر بہت زیادہ فضول خرچی کرتا ہے۔ اور کام پر توجہ نہیں دیتا۔"

بلی کچھ نہ بولا۔ تھوڑی دور پر ایک دوا کی دکان تھی۔ بلی نے کار روک دی اور دکان میں داخل ہوا۔ فون بوتھ میں اپنے آپ کو بند کر کے اس نے نمبر ڈائیل کیا۔ کافی دیر انتظار کے بعد ریلی کی آواز سنائی دی۔ بلی ریڈیو کے ساز پر دنیا کی آوازیں سن رہا تھا۔

"تم میری آواز نہیں سن سکتے" بلی نے فون میں کہا۔ کیا تم تھوڑی دیر کے لیے یہ آواز بند نہیں کر سکتے؟"

"ایک منٹ ٹھہرو" ریلی نے کہا۔

میوزک بند ہو گئی۔ دینا چیخ چیخ کر گالیاں دے رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی آواز بھی گھٹ گئی۔

"ہاں اب کہو" ریلی نے پوچھا "کیا بات ہے؟"

"سنو فرینک! میں اس وقت بوتھ کیاب مہ رہا ہوں۔ تم تھوڑی دیر توجہ سے میری بات سنو نہایت اہم بات ہے۔" بلی نے کہا۔

"اچھا اچھا کہو" ریلی کی آواز آئی۔

سنو! ہمیں آج کچھ کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ کیا تم بلانڈش کے ہار کے متعلق،

جانتے ہو؟ شاید آج ہم اس کو پار سکیں۔ مس بلانڈش آج رات اس ہار کو پہنے گی۔ وہ اور اس کا ساتھی آدھی رات کے وقت گولڈن۔ سلیپر روانہ ہو رہے ہیں۔ کیا تم میری بات سن رہے ہو؟" بیلی نے ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ دیا۔

"کیا قیمت ہو گی ہار کی؟"

کم از کم پچاس ہزار ڈالر!" بیلی بولا۔ "بلانڈش کروڑ پتی ہے۔

دوسری طرف شاید ریلی پوری طرح ہوش میں آچکا تھا۔ کیونکہ اس نے اچانک کہا "تو پھر!.... تم وہاں کیا کر رہے ہو؟ فوراً چلے آؤ۔

بیلی نے رسیور پٹخا اور دوڑتا ہوا کار کی طرف بڑھا۔ سام نے ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"جاگو سام" بیلی نے کہا "وقت آگیا ہے"۔ دوسرے ہی لمحہ کار روانہ ہو گئی

بیلی نے چاروں طرف نگاہ ڈالی اور اندر داخل ہو گیا۔ اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اندر مدھم روشنی کے بلب روشن تھے نہیں تو اس کے لباس سے کوئی بھی شک کر سکتا تھا۔ ہال میں کافی بھیڑ تھی شاید کسی ہوٹل کے اسٹاف کو انگیج کر لیا گیا تھا بیرے سب مشغول تھے شاید اسی لیے وہ ان کی نظروں میں نہ آسکا تھا۔ اس نے نیم تاریک کونے سے مجمع پر نگاہ رکھی۔ چاروں طرف باتیں کرنے اور موسیقی کی آواز گونج رہی تھی اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ بارہ بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔ مین گیٹ پر تین چار فوٹو گرافر بے چینی سے ٹہل رہے تھے۔ اس نے ان پر نظر رکھی تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ مس بلانڈش کون ہے۔ کیونکہ اس نے کبھی اس لڑکی کو کہیں دیکھا تھا۔

ریلی ہمیشہ ایک گراؤنڈ میں رہتا تھا۔ ہجوم میں کام کرنا صرف بیلی کا حصہ تھا سام ہمیشہ ڈرائیونگ سنبھال لیتا تھا۔ اس وقت بھی سام اور ریلی باہر کار میں بیٹھے ہوئے مجمع کو تک رہے تھے۔ بیلی نے سوچا جس وقت وہ اپنا حصہ لے گا وہ فوراً ان دونوں کا ساتھ چھوڑ دے گا اور ایک پولٹری فارم کھول لے گا جس کی ہمیشہ اسے خواہش تھی۔

اچانک بینڈ بھی کرخت آواز سے بجنے لگا اور اس کی آواز نے اس کے خیالات کو منتشر کر دیا۔ بیلی اپنے پنجوں پر کھڑا ہو گیا تاکہ دور تک دیکھ سکے۔ لوگ ڈانس کرتے کرتے رک گئے تھے اور دروازے کی جانب دیکھ رہے تھے۔ فوٹوگرافر مستعد ہو گئے تھے۔

جیسے ہی مس بلانڈش نے دروازے پر قدم رکھا۔ کیمروں کی نیلگوں روشنی اس کے چہرے پر پڑتی۔ اس کے ساتھ ہی ایک دراز قد نوجوان بھی تھا۔ لیکن بیلی تو مبہوت ہو کر مس بلانڈش کو ہی دیکھ رہا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا ہو۔ تیز روشنی میں لڑکی کے سنہری مائل سرخ بال چمک رہے تھے۔ جن کا سایہ اس کے دودھیا جسم پر پڑ رہا تھا۔ بیلی نے اپنی زندگی میں اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی۔ جب تک لڑکی بیٹھ نہیں گئی اس کی نظریں اسی پر جمی رہیں۔ لڑکی کے ساتھ ہی میک گون کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

بیلی اس لڑکی کی خوبصورتی سے اتنا متاثر ہوا تھا کہ وہ ہار کے متعلق بھی بھول گیا تھا۔ پھر اچانک جیسے اسے ہوش آ گیا۔ اس نے لڑکی کے گلے پر نظر ڈالی اور پھر اس کی نظریں جم کر رہ گئیں۔ نہایت ہی بیش قیمت جواہرات سے جڑا ہوا ہار شاید اس لڑکی کے گلے ہی کے لیے بنایا گیا تھا۔ بیلی کو ایسا محسوس ہوا کہ اس سے اس کام کے انتخاب میں سخت غلطی ہوئی ہے۔ یہاں کا ہر آدمی ہار کے

... متعلق جانتا تھا۔ اور کل صبح اخبار دل میں بھی تصویر چھپ جائے گی۔ کیا ہار کو چرا کر کامیاب ہو سکیں گے؟ اس نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا۔

اسے احساس ہوا کہ لڑکی کا ساتھی میگ گون بہت پیئے ہوئے ہے اور اب بھی لگاتار پی رہا تھا۔ لڑکی اسے باز رکھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ پھر دونوں ڈانس فلور پر آ گئے۔ سبھی لوگ پیئے ہوئے اور مست نظر آ رہے تھے۔ روپیہ! بیلی نے سوچا۔ روپیہ آتے ہی مستی آ گئی۔ اس نے نفرت سے منہ سکوڑا اور مس بلانڈش کی جانب دیکھا جو میگ گون کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ بیلی نے بھی تیزی دکھائی اور دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ لڑکی اور اس کا ساتھی کلوک روم میں رک گئے۔ بیلی سیدھا باہر آ گیا اور کار کا دروازہ کھول کر سام کے برابر بیٹھ گیا۔

"تھوڑی دیر میں وہ باہر آ جائیں گے" بیلی نے کہا "لڑکی شاید کار چلائے گی کیونکہ اس کا ساتھی پیئے ہوئے ہے۔"

"چلتے رہو" ریلی بولا "ہم لوگ آگے فارم کے قریب رک کر ان کا انتظار کریں گے"

کار اسٹارٹ ہو کر روانہ ہو گئی۔ سام اسے ڈرائیو کر رہا تھا۔ بیلی نے سگریٹ سلگائی اور ہولسٹر سے اپنا ریوالور نکال کر گود میں رکھ لیا۔

"کیا وہ ہار پہنے ہوئے ہے؟" ریلی نے پوچھا۔

"ہاں"

ریلی ان دونوں سے قد میں اونچا اور پانچ سال ان سے چھوٹا تھا۔ دائیں آنکھ کے قریب اگر زخم کا نشان نہ ہوتا تو اس کی شکل کچھ بری نہیں تھی۔

بوڑھا سام تیز رفتاری سے کار دوڑاتا رہا۔ جب فارم قریب آ گیا تو اس نے رفتار کم کر دی اور آخر کنارے پر روک دی۔

"باہر نکلو اور انتظار کرو۔" ریلی نے حکم دیا۔
بیلی نے سگریٹ پھینک کر ریوالور سنبھالا اور سام کے ساتھ باہر نکل آیا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ دور پر کار کی ہیڈ لائٹس دکھائی دیں۔ دونوں اپنی کار کی طرف چلے۔
"لو وہ آگئی۔" سام بولا اور کار اسٹارٹ کردی۔ مس بلانڈ تس کی نئی ماڈل کی جاگوار کار ان کے سامنے سے گزری۔ سام نے اپنی کار اس کے پیچھے لگادی۔ ہیڈ لائٹ کی روشنی میں انھوں نے دیکھا کہ سیک گون لڑکی کے قریب بیٹھا پیچھے جھول رہا ہے۔ اگلے موڑ سے جنگل شروع ہوگیا تھا۔
"اب کار کو آگے چلو" ریلی بولا۔ سام نے ایکسیلریٹر پر دباؤ بڑھا دیا۔ اور کار ساٹھ میل کی رفتار سے دوڑنے لگی۔ لیکن اچانک سامنے کی کار کی رفتار بھی تیز ہوگئی۔ شاید لڑکی ہوشیار ہوگئی تھی۔
"تم کیا کھیل کھیل رہے ہو" ریلی غرایا "میں نے سامنے جانے کو کہا تھا۔"
"بہت مشکل ہے ریلی!" سام نے بے چارگی سے کہا "اس کار سے مقابلہ بہت مشکل ہے۔" اگلی کار بڑی تیزی سے دور ہوتی جارہی تھی۔
اچانک سام کی نظر ایک موڑ پر پڑی۔ اس نے فوراً اپنی کار موڑی کار کچے راستہ پر اچھلتی ہوئی بڑھنے لگی۔ لیکن سام نے رفتار کم نہیں کی۔ راستہ پھر بڑی سڑک پر نکل آیا۔ اور کار پھر پختہ سڑک پر دوڑنے لگی۔ بیلی نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ جاگوار پیچھے آرہی تھی۔
"گڈ" ریلی نے بے اختیار کہا "اب اس کار کو آگے بڑھنے دو۔"
سام کار اس طرح دوڑا تا رہا کہ پچھلی کار کو سائڈ لینا مشکل ہو رہا تھا۔ دونوں کاروں کی رفتار کم ہوتی گئی اور آخر کار رک گئیں۔

مس بلانڈش کار گھمانے ہی والی تھی کہ بیلی پستول ہاتھ میں لیے اس کے سر پر آ پہونچا۔

"رک جاؤ" وہ غرایا۔

خوف سے لڑکی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ بے حرکت بیٹھی رہی۔

"تم دونوں کار سے باہر آؤ" بیلی پھر بولا۔

میک گوون لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا۔ اور اچانک بیلی پر حملہ کر دیا۔ بیلی کو موقع نہ مل سکا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آخر سام اور ریلی اس کی مدد کیوں نہیں کرتے

ریلی نے سام کو دھکا دیا "جاؤ اس کی مدد کرو۔"

سام کو پہونچنے سے پہلے ہی میک نے بیلی پر زبردست حملہ کر دیا تھا اور بیلی زمین پر پڑا تھا پستول اس کے ہاتھ سے گر چکا تھا۔ اس نے ٹٹول کر پستول اٹھا لیا اور میک پر فائر کر دیا۔ میک اپنا سینہ پکڑے سڑک پر گر پڑا لڑکی کی چیخ سناٹے میں گونج گئی۔ بیلی اٹھ کھڑا ہوا، ریلی جلدی سے کار سے باہر نکلا۔

"یہ تم نے کیا کیا بدھو!" ریلی نے گھبرا کر کہا "اب بچنا مشکل ہے" ریلی نے تیزی سے سوچا اور فوراً لڑکی کو کاندھے پر ڈالا۔ لڑکی مچلتی رہی پیکارڈ کا دروازہ کھول کر اس نے لڑکی کو پچھلی سیٹ پر بٹھا اور بیلی کو آواز دی "جلدی آؤ۔ اب اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ تم نے کھیل بگاڑ دیا ہے۔ لڑکی ہمیں شناخت کرتی ہے۔"

تم نے میری مدد کیوں نہیں کی؟" بیلی نے جھلا کر کہا۔

"چلو باتیں پھر کر لیں گے۔ کوئی کار ادھر سے گزرے گی تو ہم پکڑے جائیں گے" ریلی بولا۔

سام نے پھر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ بیلی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

اور لڑکی کے ساتھ ریلی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔
"کوئی آواز نکلی تو تمھاری خیر نہیں" ریلی نے سخت لہجے میں کہا۔
"خاموش بیٹھی رہو۔" اور پھر اس نے لڑکی کی کنپٹی دبا دی۔
"لڑکی کو ساتھ لے جانا ٹھیک نہیں ہے۔" سام بڑبڑایا۔
"تم بھی خاموش رہو اور مجھ کو سوچنے دو۔" ریلی نے کہا۔
تھوڑی دیر تک خاموشی سے کار دوڑتی رہی۔ پھر ریلی بولا "کار جانی کے گھر کی طرف لے چلو۔ شہر میں لڑکی کو رکھنا ٹھیک نہیں ہے۔ جانی ضرور ہماری مدد کرے گا۔"
کار جانی کے گھر کی طرف مڑ گئی جو شہر سے باہر ایک قصبہ میں رہتا تھا۔ ریلی نے ہاتھ بڑھا کر لڑکی کے گلے سے ہار نکالا اور ٹارچ کی روشنی میں دیکھنے لگا۔ جیسے ہی روشنی پڑی جواہرات کی چمک سے تینوں کی آنکھوں میں چکاچوند ہو گئیں۔

لانگنی کے قریب ایک میل پر سام نے اچانک کہا "پٹرول ختم ہو رہا ہے۔"
"تم لوگوں نے پہلی ہی کیوں نہیں بھر لیا تھا؟" ریلی غرایا۔
"ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہم جانی کے گھر جائیں گے۔" سام نے کہا۔
ریلی نے پلٹ کر لڑکی پر ٹارچ کی روشنی ڈالی۔ لڑکی ابھی تک بے ہوش تھی۔ "ٹھیک ہے۔ تھوڑی ہی دور پر ایک پٹرول ٹینک ہے وہیں بھر لینا۔"
کچھ ہی فاصلہ طے کرنے پر روشنیاں نظر آئیں پٹرول ٹنک آ گیا تھا۔ سام نے کار روک دی۔ ایک لڑکا بھاگتا ہوا آیا وہ جمائیاں لے رہا تھا۔ ریلی نے جھک کر لڑکی کو اپنی اوٹ میں لے لیا اور لڑکے سے پٹرول بھرنے کو کہا۔

لڑکے نے جو نیم خوابیدہ تھا پٹرول بھرنا شروع کر دیا۔

اچانک ایک بیوک نمودار ہوئی جس میں دو آدمی بیٹھے تھے۔ کار کے رکتے ہی ایک آدمی باہر نکلا۔ وہ کافی دراز قد اور گٹھیلے جسم کا مالک تھا۔ کالا سوٹ اور ہیٹ پہنے تھا۔ اس نے پیکارڈ کو دلچسپی سے دیکھا تو اس کی نظروں سے ریلی کی حرکت پوشیدہ نہ رہ سکی جو پستول کی طرف ہاتھ بڑھا رہا تھا۔

"تم کچھ نروس معلوم ہوتے ہو؟" اجنبی نے پوچھا۔

"بھاگ جاؤ۔ تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے۔" ریلی نے جواب دیا۔

"یہ تو فرینک ریلی کی آواز معلوم ہوتی ہے۔" اس نے کہا اور قہقہہ لگایا۔ "ایک لمحہ کے لیے تو میں یہ سمجھا تھا کہ ہم لوگ بڑے ڈاکہ ہو۔"

پیکارڈ میں بیٹھے تینوں ششدر ہو کر رہ گئے۔ انھوں نے بیوک کی جانب دیکھا ڈرائیور نے جواب اندر کی لائٹ روشن کر چکا تھا۔ شین گن ان کی طرف تان رکھی تھی۔

"اوہ! کیا تم ایڈی ہو؟" ریلی نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک سمجھے ہو۔" باہر کھڑا آدمی جو ایڈی تھا بولا۔ "حرکت کرو گے تو فلن اپنی مشین گن سے تمھیں چھید دے گا۔"

"ہم کچھ نہیں کریں گے۔" ریلی نے جلدی سے کہا۔ اس نے اپنی تقدیر کو کوسا جس نے ایسے نازک وقت پر گرسن کے گروہ کے آدمیوں سے ملوا دیا تھا۔

ایڈی نے سگریٹ سلگائی۔ ریلی جلدی سے لڑکی کے سامنے آ گیا تا کہ ایڈی دیکھ نہ سکے لیکن ناکام رہا۔

"کون لڑکی ہے؟" ایڈی نے پوچھا۔ "کون ہے؟ بے ہوش معلوم ہوتی ہے۔"

"تم اسے نہیں جانتے میری دوست ہے۔ بہت زیادہ پینے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہے۔"

میں ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں۔" ایڈی نے کہا اور ٹارچ نکالی۔

ریلی نے کن انکھیوں سے دیکھا کہ فلن مشین گن ہاتھ میں لیے کار سے باہر آ گیا ہے۔ اور سامنے پوزیشن لے لی ہے۔ ایڈی نے ٹارچ روشن کی اور لڑکی کو غور سے دیکھا۔ "خوب! بہت خوبصورت ہے۔ تم لوگ اسے کہاں لے جا رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"تمھیں اس سے غرض نہ ہونی چاہیئے۔" ریلی نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم لوگ جہنم میں جاؤ۔" ایڈی نے لاپروائی سے کہا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ پٹرول بھرا جا چکا تھا۔ ریلی نے پیسے چکائے اور کار روانہ ہو گئی۔ ایڈی بہت دور تک کار کو جاتے دیکھتا رہا۔

"یار فلن! یہ لڑکی ان کے طبقے کی نہیں لگتی۔" ایڈی نے فلن سے کہا: "میں نے اپنی زندگی میں اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی۔"

"تم بے کار پریشان ہوتے ہو یار" فلن نے بیزاری سے کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی نیا کھٹراگ شروع ہو گیا تو وہ سو نہیں سکے گا۔ وہ کافی تھک چکا تھا۔

"نہیں۔ لڑکی نے ضرور جدوجہد کی ہو گی۔ ان لوگوں نے اسے زبردستی پکڑ لیا ہو گا۔" ایڈی نے سوچتے ہوئے کہا: "کیا تم ریلی اور اس کے لفنگوں سے اتنی امید رکھتے ہو کہ وہ ایسا کام کریں گے۔ نہیں۔ وہ لوگ صرف معمولی کام ہی کرتے ہیں۔ یا ضرور کوئی بات ہے۔ میرا خیال ہے میں اسے دو باتیں کر لوں۔ شاید اسے کچھ معلوم ہو۔" یہ کہہ کر ایڈی پٹرول بنک کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

"فون کدھر ہے؟" اس نے لڑکے سے پوچھا۔

"وہ اس طرف" لڑکے نے اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم باہر چلے جاؤ۔" ایڈی نے کہا اور ڈائل گھمانے لگا۔ دوسری طرف

ڈاکٹر کی آواز سنائی دی۔

"میں لانگنی کے قریب ایک پٹرول بنکس سے بول رہا ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ریلی اور اس کے ساتھی کسی لڑکی کے ساتھ گزرے ہیں۔ لڑکی اونچے طبقہ کی معلوم ہوتی ہے۔ شاید پئے ہوئے تھی۔" ایڈی نے جلدی جلدی کہہ دیا: "میرا خیال ہے ریلی اس لڑکی کو کہیں سے اٹھا لایا ہے۔ اسے کہو مجھے کیا کرنا چاہیئے۔"

"تھوڑی دیر ٹھہرو۔" ڈاکٹر نے کہا۔

ایک منٹ بعد ڈاکٹر کی آواز آئی: "ما پوچھتی ہے لڑکی کا حلیہ کیا تھا اور وہ کیسا لباس پہنے تھی؟"

"سرخ بال، بہت ہی خوبصورت اور جوان" ایڈی نے جواب دیا۔ "سفید شام کے لباس پر سیاہ کوٹ پہنے تھی جو بہت قیمتی تھا۔"

ایڈی سن رہا تھا کہ ڈاکٹر ما سے باتیں کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد فون پر ما کی آواز سنائی دی۔

"ایڈی!" ما گرسن نے کرخت آواز میں کہا: "میں کچھ آدمی روانہ کر رہی ہوں، تنہا درخت جنکشن کے پاس ان سے ملو۔ میرا خیال ہے وہ بلانڈش کی لڑکی ہے۔ آج شام وہ یہی لباس پہنے تھی اور اس کے بال بھی سرخ ہی تھے وہ آج رات ایک پارٹی میں تھی جہاں وہ ایک قیمتی ہار پہنے تھی۔"

"مس بلانڈش" ایڈی نے حیرت سے کہا: "شاید تم ٹھیک کہتی ہو۔ میں یہی سوچ رہا تھا کہ میں نے اس لڑکی کو کہاں دیکھا تھا! شاید کسی اخبار میں اس کی تصویر دیکھی تھی۔ اس کے ساتھ اس کا دوست ایک گون بھی تھا۔ دونوں گولڈن سلیپر جانے والے تھے" ما نے پھر کہا۔

"نہیں تو۔ ریلی کے ساتھ صرف لڑکی تھی۔ شاید انہوں نے لڑکے کو مار دیا ہو۔"

"کچھ بھی ہو۔ لڑکی بہت قیمتی ہے۔ سنا ہے اس کا باپ پچاس ہزار ڈالر کا ہے۔"

ماں کی آواز آئی: "مسٹر ایڈی! تم فوراً اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہو جاؤ۔ میں جانتی ہوں کہ ریلی صرف جانی کے گھر جائے گا۔ تم وہیں ٹھہرنا۔ تو وہ لڑکی کو رکھ ہی نہ سکے گا لڑکی اندر ارکا ریلی کے پاس رہنا مجھے پسند نہیں۔ تمھیں معلوم ہے کہ کیا کرنا چاہیے بس اب روانہ ہو جاؤ۔"

"او۔ کے ماں" یہ کہہ کر ایڈی نے ریسور رکھ دیا۔ اور سوچنے لگا۔ "ماں بہت ہی ہوشیار عورت ہے۔ لڑکی کے ذریعہ ہم اس کے باپ سے کافی رقم حاصل کر سکتے ہیں۔"

وہ جلدی جلدی آفس سے باہر آیا اور دوڑتا ہوا فلن کے پاس پہونچا۔ فلن اسے دیکھ کر کار کے اندر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا؟" اس نے پوچھا۔

"ماں کا خیال ہے کہ وہ لڑکی مس بلانڈش ہے ہم لوگوں کو اسے لے آنا چاہیے۔ چلو ہمارے ساتھی انتظار کر رہے ہوں گے۔" ایڈی نے کہا اور کار اسٹارٹ کر دی۔

"ماں پاگل ہو گئی ہے یار!" فلن نے کہا "بھلا انڈش کی لڑکی کا ریلی کے پاس کیا کام؟"

"تم نے لڑکی کو نہیں دیکھا تھا لیکن میں اسے پہچان گیا ہوں۔"

"تو آج کی رات بھی سونا مشکل نظر آتا ہے۔" فلن نے ٹھنڈی سانس لی۔

سورج مشرق میں ابھر رہا تھا جب پیکارڈ پہاڑی راستہ پر چڑھنے لگی۔ جہاں جانی کا گھر تھا۔ سام بڑی ہوشیاری سے کار چلا رہا تھا۔ حالانکہ وہ کافی تھک چکا تھا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ ریلی یا بیلی کو معلوم ہو سکے کہ وہ بیکار آدمی ہے۔ ریلی اور بیلی ابھی تک گھبرائے نظر آ رہے تھے۔ ریلی کار کی کھڑکی

سے پیچھے دیکھتا رہا تھا کہ کوئی تعاقب نہیں کر رہا ہے۔

مس بلانڈشن ہوش میں آچکی تھی کار کے کونے میں دبک کر بیٹھی خوفزدہ نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ کسی نے اب تک اس سے بات نہ کی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اس کا باپ اب تک ساری پولیس فورس کو حرکت میں لا چکا ہوگا اور اس کی تلاش جاری ہوگی۔ لیکن انھیں معلوم ہوگا کہ وہ کہاں پر ہے؟ وہ سوچنے لگی۔ پھر اب کیا ہوگا؟ کیا پولیس ان بدمعاشوں کو پکڑ سکے گی؟ اس نے تینوں کو غور سے دیکھا۔ بوڑھا ڈرائیور بے ضرر نظر آرہا تھا لیکن یہ دونوں ضرور بدمعاش تھے۔ تو پھر وہ کیا کر سکتی ہے؟

سفر کے دوران ریلی صرف گرسن کے گروہ کے متعلق سوچ رہا تھا۔ یہ ان کی بدنصیبی تھی کہ ایڈی سے اس گروہ کا آدمی تھا اس کی ملاقات ہو گئی تھی۔ اس نے ماگرسن سے یہ بات کہہ دی ہوگی۔ لیکن کیا ماجانی کے بارے میں جانتی ہوگی۔ نہیں، یہ ممکن نہیں ہے۔ جانی تو صرف معمولی بدمعاشوں سے تعلقات رکھتا ہے۔ ماگرسن اور اس کے گروہ کے آدمیوں سے وہ کبھی دوستی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جانتی ہو اگر اس کے آدمی وہاں آگئے تو کیا ہوگا؟ کیا ہم وہاں محفوظ رہ سکتے ہیں؟ اسے جلدی کرنا چاہیئے۔ جانی کے یہاں پہونچتے ہی بلانڈش کو فون کرنا چاہیئے تاکہ وہ روپیہ کا انتظام کر سکے۔ جتنی جلدی وہ روپیہ حاصل کر کے لڑکی کو واپس کر دے گا اتنا ہی اچھا ہوگا۔ ریلی یہی سوچتا رہا۔

سام نے یہ کار ڈگمگائی اور کار تنگ گلی میں دوڑنے لگی جو سیدھی جانی کے گھر تک جاتی تھی۔ یہ لکڑی کی دو منزلہ عمارت تھی جو چاروں طرف درختوں سے گھری ہوئی تھی۔ یہی جانی کا گھر تھا۔ کار وہاں پہونچ کر رک گئی۔

دھوپ پھیل چکی تھی۔ گھر کے پاس کوئی نہیں تھا۔ ریلی کار سے باہر نکلا۔

"دیکھو جانی گھر پر ہے یا نہیں" ریلی نے کہا۔

بیلی آگے بڑھا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ تھوڑی دیر بعد جانی باہر نکلا۔ وہ ستر برس کا بوڑھا آدمی تھا لیکن مضبوط جسم رکھتا تھا۔

"ہیلو جانی" بیلی بولا۔

"کیا بات ہے؟ کیا تم لوگ پھر کسی مصیبت میں پڑ گئے ہو۔؟"

"ہم کچھ دنوں کے لیے یہاں ٹھہرنا چاہتے ہیں... بیلی نے کہا۔

"لڑکی کون ہے؟" جانی نے بغیر کسی حرکت کے پوچھا۔

ریلی۔ لڑکی کو دھکا دیتے ہوئے کار سے باہر نکلا۔

"کم آن جانی! گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ چلو اندر چلو۔ میں سب جانتا ہوں" ریلی نے کہا۔

جانی نے سب کو اندر جانے دیا۔ سامنے ہی سب سے بڑا کمرہ تھا جس کے بغل بغل دو کمرے اور تھے۔ اس کے قریب سیڑھیاں تھیں جن کے اختتام پر دو کمرے اور تھے۔ بڑا کمرہ بے حد گندہ تھا۔ ایک میز اور چار بڑے بکس تھے جو شاید کرسیوں کا کام دیتے تھے۔ ایک پرانا چولھا تھا۔ ایک لالٹین اور ایک ریڈیو رکھا ہوا تھا۔

سام سب سے آخر میں داخل ہوا اور اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ مس بلانڈش جانی کی طرف دوڑی اور اس کے دونوں بازو پکڑ کر بولی: "پلیز میری مدد کرو۔ یہ لوگ مجھے اغوا کر کے لائے ہیں میرا باپ...."

"شٹ اپ" ریلی نے لڑکی کو کھینچ لیا: "ایک لفظ اور نکالا تو تم زخمی ہو جاؤ گی۔ سمجھیں!"

جانی بغور ریلی کی طرف بے بسی سے دیکھ رہا تھا۔ "کیا تم نے اس لڑکی کو اغوا کیا ہے.... تم لوگ کس مصیبت میں پھنسا رہے ہو مجھے ریلی!"

"پلیز تم میرے باپ کو فون کرو اور... لڑکی نے پھر بولنا چاہا۔ ریلی آگے بڑھا اور ایک زوردار طمانچہ لڑکی کے چہرے پر جڑ دیا!

"میں نے کہا نا خاموش رہو" وہ غرایا۔

"کمینے ذلیل" لڑکی چیخ کر بولی "تم مجھ پر ہاتھ اٹھاتے ہو"

سام آگے بڑھا اس نے لڑکی کو بازو سے پکڑا اور اوپر لے گیا۔

"دیکھو لڑکی! تم خاموش رہو گی تو محفوظ رہو گی" سام نے لڑکی سے کہا۔

لڑکی گھٹنوں میں سر دیئے کرسی پر بیٹھ گئی اور سام باہر چلا گیا اور دروازہ باہر سے بند کر لیا تھا۔

"کون ہے یہ لڑکی؟" جانی پوچھ رہا تھا۔

"بلانڈش کی لڑکی ہے۔ ہمارے لیے ایک کروڑ ملکیت کی ڈالر کی ملکیت ہے لیکن تم بے فکر رہو جو کچھ بھی ملے گا اس میں تمہارا بھی حصہ ہوگا" ریلی بولا۔

"بلانڈش!... اچھا... خیر لیکن تم لوگ یہاں چار دن سے زیادہ نہ ٹھہرنا..."

"لیکن لڑکی کو کہاں رکھیں؟"

"اسی کمرے میں ٹھیک رہے گا" یہ کہتے ہوئے جانی نے الماری کی طرف قدم بڑھایا جہاں اسکا ریوالور رکھا ہوا تھا۔

ریلی اور سام بکس پر بیٹھ گئے تھے۔

"کچھ کھانے کو ملے گا جانی!..." ریلی نے پوچھا اور اچانک خاموش ہو گیا۔ جانی اپنا ریوالور ان تینوں کی طرف تانے ہوئے تھا۔ ریلی کا ہاتھ بے اختیار اپنے ریوالور کی جانب بڑھا لیکن جانی کی آنکھوں سے اس کی حرکت پوشیدہ نہ رہ سکی۔

"حرکت مت کرو..." جانی نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو؟" ریلی نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے یہ سب پسند نہیں۔۔۔ بیٹھ جاؤ اور خاموشی سے سنو" جانی نے کہا۔ ریلی بیٹھ گیا۔

"تمہارے آنے سے کچھ دیر پہلے ہی یہ خبر ریڈیو پر آ چکی ہے۔ چاروں طرف پولیس کا جال پھیلا دیا گیا ہے۔ کس نے لڑکی کے ساتھی کو مارا تھا؟" جانی نے پوچھا۔

"اس سور نے مارا تھا" ریلی نے دانت پیستے ہوئے بیلی کی طرف اشارہ کیا۔

"میں نے کیا کیا؟ تم لوگوں نے کوئی مدد نہیں کی تھی۔ اور وہ مجھ پر بھاری پڑ رہا تھا" بیلی نے کہا۔

"شٹ اپ۔۔۔" کچھ بھی ہوا۔ ہماری گردن پر خون کا الزام بھی ہے" ریلی نے کہا

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم لوگ خون بھی کرو گے" جانی نے خشک لہجے میں کہا۔

"چھوڑو! ہم اس کی ماں سے روپیہ حاصل کر لیں گے تو کوئی فکر کی بات نہیں ہو گی۔"

"نا ممکن" جانی نے کہا "بات بہت بڑھ چکی ہے۔"

"تمہارا حصہ کم از کم بیس لاکھ ڈالر تو ہو گا جانی" ریلی نے گھورتے ہوئے کہا۔

جانی نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔ اور تینوں کی جان میں جان آئی۔

"ہم تو تھک گئے ہیں" سام نے کہا۔

"اچھا اندر آپ کرو" جانی نے کہا "وہاں کچھ کھانے کو مل جائے گا۔"

سام آگے بڑھ گیا۔ بیلی نے ریلی سے کہا۔ "تم نے غلطی کی جو لڑکی کا اغوا کر لائے لیڈی ضرور اسے کہہ دے گی۔ اور وہ اپنے بیٹے ہملر گرسن کو ضرور بھیجے گی۔"

جانی چونک پڑا کیا کہا ہملر! وہ درندہ۔ اگر وہ یہاں آ رہا ہے تو۔۔۔ کہتے کہتے وہ پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹھہرو۔ اب ریلی کے ریوالور کا رخ جانی کی طرف تھا۔ "ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں باس۔ کیا ہوا اگر ریلم آ رہا ہے۔ میں اس سے نہیں ڈرتا۔"

"ریلم خراب آدمی ہے۔ میں تم سب کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم لوگ بھی برے ہو لیکن اتنے نہیں جتنا وہ ہے۔" جانی بولا۔

"فکر مت کرو۔" ریلی نے کہا۔ "اب ہم کھانا کھائیں گے۔"

پھر سب کھانا کھانے لگے۔ جانی فکرمند نظر آ رہا تھا۔ سام نے پلیٹ میں کھانا نکالا اور لڑکی کے کمرے کی طرف بڑھا۔ لڑکی اسے دیکھتے ہی کھڑی ہو گئی۔

"میڈم آپ بھوکی ہوں گی۔ کچھ کھا لیجئے۔ گو یہ آپ کے کھانے کے لائق نہیں ہے۔" سام نے ہمدردی سے کہا۔

"تم.... تم اچھے آدمی معلوم ہوتے ہو۔" لڑکی نے کہا۔ "اگر مجھے ان بدمعاشوں سے بچا لو تو میرا باپ تمھیں بہت انعام دے گا۔"

"نہیں میڈم... یہ ناممکن ہے۔" یہ کہہ کر سام واپس نیچے آ گیا۔

ریلی کہہ رہا تھا۔ "اتنا خراب کھانا میں نے زندگی میں نہیں کھایا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ میں اینا کو فون کر دوں۔ وہ ضرور پریشان ہو گی۔"

"پریشان" بلی نے منہ بنایا۔ "اور وہ بھی تمہارے لیے۔" یہ کہہ کر وہ کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ ریلی نے نمبر ملایا۔ تھوڑی دیر بعد اینا کی آواز سنائی دی۔

"کون ریلی! کمینے تم کہاں مر گئے تھے۔ ضرور کوئی اور لڑکی کے چکر میں ہو گے فوراً واپس آؤ نہیں تو اچھا نہیں ہو گا۔"

ریلی مسکرایا۔ "سنو اینا! میری بات سن لو۔ میں بانی کے گھر سے بول رہا ہوں میں کام پر ہوں ابھی نہیں آ سکتا۔ کام پورا ہونے پر تم بہت مالدار ہو جاؤ گی۔ سمجھیں۔" ابھی وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ اچانک بلی چیخ پڑا۔

"وہ دیکھو ادھر لوگ آرہے ہیں۔ دو کاریں ہیں۔ ضرور گرسن کا گروہ ہے۔"
ریلی ریسیور پھینک کر کھڑکی کی طرف بڑھا۔ دو کاریں دروازے کے سامنے رک رہی تھیں کئی آدمی کاروں سے باہر نکلے۔

"جانی تم لڑکی کے پاس بیٹھو۔ ہم انھیں سنبھالتے ہیں" ریلی نے کہا اور جانی اوپر چلا گیا۔ ریلی بھی ساتھ ہو لیا اور لڑکی سے کہا، باہر ایک ایسا آدمی ہے جو بڑا ہی زہریلا ہے۔ اگر خیریت چاہتی ہو تو آواز نہ نکالنا نہیں تو تمہارے ساتھ ہماری بھی خیر نہیں۔
لڑکی خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئی۔ ریلی کی باتوں سے زیادہ اس کی سہمی ہوئی آواز نے اس پر بڑا اثر کیا تھا۔

ریلی بالکنی پر کھڑا ہو کر نیچے کھڑے ہوئے آدمیوں کا جائزہ لینے لگا۔ ایڈی پر سب سے پہلے اس کی نظر پڑی جو اپنے دونوں ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں ڈالے کھڑا تھا۔ ملن بائیں طرف کھڑا تھا۔ وائی اور ڈاکٹر ڈیم دروازے کے قریب کھڑے تھے۔ ریلی کی نظر سب سے آخر میں سلم گرسن پر رک گئی جو میز کے قریب کھڑا اپنے جوتوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ ایک دراز قد چوڑے چہرے کا مالک تھا۔ وہ اپنا ادھ کھلا منہ ہمیشہ لٹکائے رہتا تھا اس کی آنکھیں بے جان اور کسی بھی تغیر سے عاری نظر آتی تھیں۔ اس کا مکمل حلیہ کسی خوفناک درندہ کی مانند تھا۔

سلم گرسن بچپن ہی سے کند ذہن تھا۔ دوسروں کو اذیت پہونچانا اس کا محبوب مشغلہ تھا۔ اسے پہلے ہی سے حصول زر کی لت پڑ گئی تھی۔ جوان ہوتے ہوئے اس کی ذہنی حالت دیوانگی کی طرف بڑھنے لگی تھی۔ لیکن کبھی کبھی وہ بالکل نارمل ہو جاتا تھا اس کی ماں گرسن ہمیشہ اس بات سے انکار کرتی رہی تھی کہ اس کا بیٹا کسی قسم کے ذہنی فتور میں مبتلا ہے۔ لیکن جب اس نے یہ خبر سنی کہ اس کا بیٹا قتل کے

الزام میں جیل چلا گیا تو اسے یقین آ گیا۔ جیل سے رہائی کے بعد سلم ماں کے پاس واپس آ گیا۔ ماں نے اس وقت تک اپنا ایک گروہ ترتیب دے دیا تھا ایڈی جو کبھی ذاتی باڈی گارڈ تھا اس کے گروہ میں شامل ہو گیا۔ فلن چار سال کی قید کے دوران ان میں آ ملا۔ وہ ایک چالاک سیف توڑنے کا ماہر تھا۔ اور ڈاکٹر ولیم ایک دفعہ کسی غلطی سے کسی مریض کی جان لینے کے جرم میں جیل چلا گیا تھا۔ اس کا نام سب برے الفاظ سے لینے لگے تو اس نے رہائی کے بعد گرسن کے گروہ میں شامل ہو جانا ہی مناسب جانا۔ ماں گرسن کو اب کسی کے زخمی ہونے پر ڈاکٹر کے لیے باہر جانے کی ضرورت نہ رہی۔ اس نے اپنے بیٹے کو ہر طرح سے ٹریننگ دے کر ان سب کا سردار بنا دیا تھا۔ اور سب اسے سردار کی حیثیت سے قبول کرنے پر مجبور تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ درحقیقت ماں گرسن ہی ان کی سردار ہے۔ سلم تو ایک نیم دیوانہ انسان تھا۔ جسے کسی بات کی پرواہ نہیں تھی۔ گروہ کے سبھی آدمی اس سے خوفزدہ رہتے تھے۔ صرف ایڈی ہی نے اپنا رعب قائم رکھا تھا۔ لیکن دل ہی دل میں وہ بھی سہما رہتا تھا۔

ریلی ان سب کو وہاں موجود پا کر گھبرا گیا۔

"ہیلو فرینکی!" ایڈی نے آواز لگائی۔ "تمہیں پھر ایک بار مجھے دیکھ کر حیرت ہوئی ہو گی۔"

ریلی آہستہ آہستہ نیچے آ گیا۔ اس کی نظریں سب کی حرکتیں دیکھ رہی تھیں۔

"ہیلو" اس نے کہا۔ "کیا بات ہے؟"

"وہ خوبصورت لڑکی کہاں ہے جسے تم لے جا رہے تھے؟" ایڈی نے پوچھا۔ "میرا خیال ہے تم اس لڑکی کے لیے اتنی دور نہ آئے ہو گے؟ کیا تم اس کے عوض اچھے نفع... [illegible] تو مجھے افسوس ہے۔ جو بڑے بیوپاری ہو کر

اسے راستہ ہی میں اتار دیا تھا" ریلی نے کہا۔

"اوہ! کون تھی وہ؟" ایڈی نے پوچھا۔

"تم اسے نہیں جانتے" ریلی نے کہا۔ سلم کے سوا سب اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"تم اسے گولڈن سلیپر سے تو نہیں پکڑ لائے تھے" ایڈی نے پوچھا۔

ریلی کو محسوس ہوا کہ اس کی آنتیں باہر نکل پڑیں گی۔

"وہ لڑکی" ریلی بولا "نہیں وہ لڑکی... اس کا اس معاملہ سے کیا کام" بات میں زور پیدا کرنے کے لیے وہ مسکرایا۔

ایڈی نے ایک قہقہہ لگایا "تم ضرور فلموں کے لیے کہانیاں لکھ سکتے ہو"۔

بڑے آہستہ سے سلم نے اپنی نظریں جوتوں پر سے اٹھائیں اور ریلی کی طرف دیکھا۔

"جانی کہاں ہے؟" سلم نے پوچھا۔

"اوپر ہوگا" ریلی کو پسینہ چھوٹ رہا تھا۔ سلم نے آہستہ سے پلٹ کر ایڈی کی طرف دیکھا۔ اس کی ہر حرکت سے خود اعتمادی ٹپک رہی تھی۔

"اسے لاؤ" اس نے کہا۔

جانی جو اوپر سب کچھ سن رہا تھا باہر نکلا اور ریلنگ سے دیکھنے لگا وہ کسی کو بھی اپنا دشمن بنانا پسند نہیں کرتا تھا۔ ریلی نے اس کی طرف گھور کر دیکھا لیکن اس نے پروا نہ کی۔ وہ تو سلم کو دیکھ رہا تھا۔

"ہیلو جانی!" سلم نے کہا۔

"ہیلو" جانی نے آہستہ سے کہا۔

"بہت دنوں بعد نظر آرہے ہو" سلم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے الماری کے اوپر نیچے چل رہے تھے "میں نے ایک نیا خنجر لے لیا ہے جانی!"

"اچھا کیا۔" جانی نے کہا اور ایڈی کی طرف دیکھا۔

سلم نے اچانک حرکت کی۔ کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ اس نے کہاں سے چمکتا ہوا خنجر نکالا تھا۔ دوسرے ہی لمحہ وہ جانی کے قریب پہونچ چکا تھا۔

"دیکھو" سلم نے خنجر جانی کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

جانی نے کوئی حرکت نہیں کی ڈاکٹر نسیم جواب تک خاموش کھڑا تھا بول اٹھا "ذرا صبر کرو سلم!"

"شٹ اپ!" سلم کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ اس نے پلٹ کر جانی کی طرف دیکھا "پیچھے آؤ۔"

"تم کیا چاہتے ہو؟" جانی وہیں سے بولا۔

ڈاکٹر نے ایڈی کو اشارہ کیا۔ ایڈی آگے بڑھا اور سلم کے کاندھے پر ہاتھ رکھا "ٹھہرو سلم! جانی ہمارا دوست ہے وہ ہمیں دھوکا نہیں دے گا۔" سلم نے ایلگنا کی طرف دیکھا۔ دوسرے ہی لمحہ اس کا خنجر غائب ہوچکا تھا وہ پھر پرسکون ہوگیا۔

ایڈی نے جانی سے کہا "میں ایلی کے ساتھ والی لڑکی کے متعلق جاننا چاہتا ہوں کیا تمھیں کچھ معلوم ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم کہ وہ لڑکی اس کی دوست ہے۔ لیکن وہ اس کمرے میں ہے۔" جانی نے کہا۔ ریلی اور بیلی کے چہرے سفید پڑ گئے۔

"ذرا ہم بھی دیکھیں۔" ایڈی نے کہا۔

جانی اندر چلا گیا اور لڑکی کو لے آیا۔ لڑکی آہستہ چلتی ہوئی ان کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ سب کے سب تکتے رہے۔ سلم خود بھی مبہوت ہوکر اسے دیکھتا رہا۔ ان سب کو دیکھ کر لڑکی کے چہرے پر خوف چھا گیا اور وہ دیوار سے ٹک کر کانپنے لگی۔

"اس کے پستول چھین لو" ایڈی نے کہا۔ دانی اور نلن وہیں کھڑے رہے

ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر ریلی اور بیلی کے ریوالور لے لیے لیکن جیسے ہی وہ سام کی طرف بڑھا۔ سام نے اپنے ریوالور کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن ریوالور نکالنے سے پہلے ہی داپی کی مشین گن نے گولیاں اگل دیں۔ سام پیچھے کی طرف گر پڑا۔ ریلی اور بیلی کانپنے لگے ان کو سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔ سلم نے ان دونوں کی طرف دیکھا اور پھر سام کی لاش کو دیکھا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

اس کو باہر لے جاؤ۔ سلم غرایا۔

ڈاکٹر اور داپی نے آگے بڑھ کر سام کی لاش اٹھائی اور باہر چلے گئے۔

"او کے ریلی!" ایڈی بولا۔ "اب تم اگلو۔"

میں کچھ نہیں جانتا۔

تم سام کا حشر دیکھ چکے ہو۔ یہ کہہ کر ایڈی آگے بڑھا اور ریلی کے کوٹ کی... جیب میں ہاتھ ڈال دیے۔ دوسرے ہی لمحہ اس کے ہاتھ میں نکلس تھا جسے سب دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے۔

"مجھے افسوس ہے ریلی!" ایڈی نے کہا۔ "میں تمہارے مستقبل کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

سلم نے آگے بڑھ کر ہار لے لیا۔ وہ کسی حیرت زدہ بچے کی طرح ہار کو دیکھ رہا تھا۔ ڈاکٹر کیا یہ اس لڑکی ہی کی طرح خوبصورت نہیں ہے۔" سلم نے کہا اور لڑکی کی طرف دیکھا۔ "اس لڑکی کو یہاں لے آؤ۔"

"چلو سلم! پہلے ان بدمعاشوں کو سبق دیں۔ ما انتظار کر رہی ہو گی۔" ایڈی نے عابدی سے کہا۔

"میں نے لڑکی کو لانے کے لیے کہا تھا۔" سلم غرایا۔

ایڈی نے شانے اچکائے اور لڑکی کی طرف بڑھا۔

"مجھ سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے" راستا نے آہستہ سے لڑکی سے کہا "لیکن سلم سے ہوشیار رہنا۔ وہ کسی زہریلے سانپ سے کم نہیں ہے۔" پھر وہ لڑکی کو نیچے لے آیا۔

سلم آگے بڑھا۔ "کیا یہ لڑکی پہلے فلموں میں کام کرتی تھی؟" اس نے حیرت سے کہا اور یہ ہار... یہ تو صرف اسی کے لیے بنایا گیا ہے" یہ کہہ کر اس نے ہار لڑکی کی طرف بڑھایا لڑکی بدک کر پیچھے ہٹ گئی۔

"سلم" ایڈی نے سخت لہجے میں کہا "وہ ہار کو چاہیے۔"

ڈاکٹر فکر مند نظر آرہا تھا اس نے سلم کو اس موڈ میں کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ ہمیشہ لڑکیوں سے دور بھاگتا تھا۔ آج نہ جانے کیا ہوگیا تھا اسے۔

سلم ان سب کی پروا کیے بغیر لڑکی سے بولا "میں گرسن ہوں تم مجھے سلم کہہ سکتی ہو۔ لو یہ ہار تمہارا ہے نا! اسے پہن لو" اس نے ہاتھ بڑھایا۔

لڑکی ڈر کر پیچھے ہٹ گئی۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔"

"سلم!" ایڈی پھر چلایا۔ "یہ ہار ہم سب کا ہے۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔"

"دیکھو وہ کیا کہہ رہا ہے" سلم نے لڑکی سے کہا "لیکن کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ یہ ہار مجھ سے لے سکے۔ سب مجھ سے ڈرتے ہیں" اس نے قہقہہ لگایا۔

لڑکی نے آہستہ سے ہاتھ بڑھایا، لیکن جیسے ہی اس نے ہار کو چھوا، اس نے زوردار چیخ ماری۔

"میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔ لے جاؤ اسے سامنے سے" وہ کانپ رہی تھی۔

سلم نے اچانک خنجر نکال لیا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ اس نے پلٹ کر ان سب کی طرف دیکھا "تم لوگ خاموش کیا کھڑے ہو۔ نکل جاؤ ان بدمعاشوں کو باہر"

داپی اور فلن نے ریلی اور بیلی کو دھکا دیا۔ ڈاکٹر نے ایک رسی اٹھائی۔ سب باہر آگئے۔ سلم نے ایک درخت کی طرف اشارہ کیا اور وہ دونوں کو درخت سے باندھنے لگے۔ واپی بیلی کو باندھ رہا تھا۔ اچانک بیلی نے حملہ کر دیا اور درخت کے پیچھے.... چھلانگ لگائی۔ داپی زمین پر گر پڑا۔ سلم کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"فائر مت کرو" سلم چلایا۔ فلن جو ریوالور نکال چکا تھا رک گیا۔ اور پھر آہستہ سے آگے بڑھنے لگا۔ بیلی نے اپنے پیچھے دیکھا جہاں صرف جھاڑیاں تھیں۔ سلم وہیں کھڑا رہا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر چمک رہا تھا۔ ڈاکٹر نے ہنگامہ دیکھ کر ایک جھاڑی میں پناہ لی۔ وہ ہمیشہ لڑائی بھڑائی سے گھبراتا تھا ایڈی لڑکی اور جانی کے ساتھ اندر ہی رہ گیا تھا۔

جیسے ہی فلن درخت کے قریب پہنچا بیلی نے اچانک اس پر بھی حملہ کر دیا۔ فلن لڑکھڑایا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ کر جھاڑیوں میں جا پڑا۔ بیلی فلن سے زیادہ طاقتور تھا۔ اس نے فلن کے جبڑے پر گھونسہ مارا فلن دوسری طرف جا گرا۔ بیلی نے دیکھا اب صرف سلم رہ گیا تھا۔ ایڈی اندر تھا اور ڈاکٹر اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ سلم خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔ بیلی آگے بڑھا اور سلم کے قریب پہنچ گیا۔ اچانک سلم کی آنکھیں خوفناک ہو گئیں۔ بیلی کو احساس ہوا کہ خطرہ سر پر ہے اسے سلم کے حملہ سے بچنے کی کوشش کی۔ لیکن ناکام رہا۔ سلم نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا اور دوسرے ہی لمحہ خنجر بیلی کے سینے میں پیوست ہو چکا تھا بیلی تڑپتا رہا اور آخر ٹھنڈا پڑ گیا۔ سلم نے بڑھ کر خنجر کھینچ لیا۔

داپی اور فلن زمین پر بیٹھے ہانپ رہے تھے۔ اس کے بعد سلم ریلی کی طرف مڑا جو درخت سے بندھا ہوا تھا۔

"مجھے مت مارو" ریلی گھگھیایا۔ لیکن سلم کا خنجر پھر ایک بار فضا میں بلند ہوا۔

اور ریلی کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی۔

دوسرا باب

جب مس بلانڈش کو ماگرسن کے سامنے لے جایا گیا تو اس کی آنکھوں پر کالی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ایڈی اس کے پیچھے تھا۔ اس نے روانہ ہونے سے پہلے ما کو فون پر سب حالات بتا دیئے تھے۔

ماگرسن اپنی کرسی پر بیٹھی لڑکی کو گھور رہی تھی۔ ایڈی سے فون پر حالات معلوم کر کے اس نے پلان بنا لیا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کام اگر سلیقے سے کیا جائے تو کم از کم ایک کروڑ ڈالر بلانڈش سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ اس نے اپنے گروہ کا رعب سارے شہر پر بٹھا رکھا تھا۔ شہر کا کوئی بدمعاش اس گروہ سے ٹکرانا پسند نہیں کرتا تھا۔

ماگرسن ایک موٹی بھدی عورت تھی۔ اس کی ٹھوڑی پر گوشت لٹک رہا تھا۔ اور کھچڑی بال کالے خضاب سے رنگے ہوئے تھے۔ اس کا چوڑا سینہ معمولی زیورات سے سجا ہوا تھا۔ وہ میلے لباس میں تھی۔ اس کے موٹے موٹے بازو بالکل ننگے تھے گروہ کے سبھی ممبر اس سے ڈرتے تھے اور ان میں سلم گرسن بھی شامل تھا۔

ایڈی نے لڑکی کی آنکھوں پر سے پٹی ہٹائی تو اپنے سامنے اس موٹی بوڑھی عورت کو دیکھ کر لڑکی گھبرا گئی۔

"ما! لڑکی کو یہاں لے آئے ہیں۔ یہ ہے مس بلانڈش" ایڈی۔

ماگرسن بہت کم سخن تھی۔ اس نے لڑکی کو گھورتے ہوئے کہا۔ "اے لڑکی!

تم بلانڈش جیسے کروڑپتی کی لڑکی سہی لیکن میرے لیے بہت معمولی ہو۔ تم یہاں اس وقت تک رہو گی جبتک تمہارا باپ تمہیں ہم سے خرید نہ لے۔ اب یہ اسمتھ پر منحصر ہے کہ وہ تمہیں جب تک چاہے یہاں رہنے دے۔ امید ہے کہ جب تک تم یہاں رہو گی۔ کوئی غلط حرکت نہیں کرو گی۔ ورنہ پھر تم جا لو کہ ہم کیا سلوک کریں گے۔"

لڑکی خاموشی سے دیکھتی رہی جیسے اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا ہو۔

"کیا تم سمجھ گئی ہو؟" ما نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں" لڑکی نے جواب دیا۔

"اسے اوپر والے کمرے میں لے جاؤ اور بند کر دو" ما نے حکم دیا۔

ایڈی ہی آگے بڑھا۔ اوپر لے جاتے ہوئے اس نے لڑکی سے کہا

"یہ بڑھیا بہت خراب عورت ہے۔ اس لیے جو کچھ وہ کہے مان لینا۔"

تھوڑی دیر بعد ایڈی نیچے آگیا۔ ڈاکٹر اور فلن بیٹھے ہوئے تھے۔ وا پی شاید خبر لانے کے لیے چلا گیا تھا۔ ایڈی نے ایک پیگ وسکی کا سنبھالا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سلم کہاں ہے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ سونے چلا گیا ہے"۔ ما نے کہا "اس کی فکر مت کرو۔ دیکھو تم لوگ کوئی غلط حرکت نہیں کرو گے۔ اگر کسی نے بھی لڑکی کے قریب پہنچنے کی کوشش کی تو... بہت برا ہوگا۔"

ایڈی مسکرایا "کیا وارننگ سلم کے لیے بھی ہے؟"

"سلم لڑکیوں کے پیچھے نہیں بھاگتا۔ بے کار بکواس مت کرو امید ہے تم لوگ سمجھ گئے ہو گے۔"

"میں بہرہ نہیں ہوں" فلن نے کہا۔

"میں نے کبھی پہلی بار سُن لیا تھا" ایڈی نے منہ بنایا۔

"او کے! اچھا اب غور سے سنو" مانے کہنا شروع کیا "یہ لڑکی بہت قیمتی ہے اس کا باپ مالدار آدمی ہے۔ اس نے اب تک پولیس کو خبردار کر دیا ہوگا اور پولیس چاروں طرف پھیل چکی ہوگی۔ اس لیے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں بلانڈش سے ایک کروڑ ڈالر وصول کرنا چاہیئے۔ اسے کوئی عذر بھی نہ ہوگا کیونکہ وہ اپنی بیٹی کو گنوانا پسند نہ کرے گا" مانے رک کر ایڈی کو دیکھا۔

"تم! شہر جا کر کہیں سے بلانڈش کو فون کرو۔ اس سے کہو کہ روپیے کا انتظام کر کے رکھے اور معمولی استعمال کے نوٹ ہوں۔ روپیہ پہونچانے کا طریقہ کل معلوم ہوگا۔ اسے وارننگ دو کہ کوئی غلط حرکت نہ کرے نہیں تو اس کی بیٹی کی جان خطرے میں پڑ جائے گی۔ ذرا سخت لہجے میں کہنا۔

"ضرور۔ میں ابھی جاتا ہوں" کہہ کر ایڈی اٹھ گیا۔ دروازے کے قریب پہونچکر وہ گھوما "ما! میں نے ہی لڑکی کو پہلے دیکھا تھا اور صرف میری وجہ سے یہ کام ہوا ہے اس لیے میرا حصہ زیادہ ہونا چاہیئے"۔

"ہم نے ابھی روپیہ حاصل نہیں کیا ہے" مانے خشک لہجے میں کہا "بس اب روانہ ہو جاؤ! باتیں بنانے کی ضرورت نہیں۔

ایڈی چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر بیوک کے اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔

"ما فلن کی طرف مڑی" تم بتاؤ۔ کون کون جانتا ہے کہ ریلی اور اس کے بدمعاش کیا کر رہے ہیں؟"

"پہلا شخص تو جانی ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ ریلی نے اس سے حصہ دینے کا وعدہ کیا تھا اس لیے ہمیں کچھ کرنا چاہیئے۔ وہ اس وقت ریلی اور اس کے ساتھیوں کو دفن کر رہا ہوگا"

"ٹھیک ہے، اور کون ہے؟"

فلن نے ایک لمحہ کے لیے سوچ کر کہا، "وہ لڑکا جس نے ریٹا کی کار میں پٹرول بھرا تھا۔ اس نے مجھے اور ایڈی کو اچھی طرح دیکھا ہے۔ شاید اس نے میری مشین گن بھی دیکھ لی ہو۔"

"اور کوئی ہے؟"

"نہیں"

"ہمیں محتاط رہنا چاہیئے۔ تم اس لڑکے کی خبر لو۔ شاید وہ پولیس کو خبر کردے۔ جلدی کرو۔" ماں نے فلن کو حکم دیا۔

فلن فوراً روانہ ہو گیا۔ اب صرف ڈاکٹر اور ماں رہ گئے تھے۔ ماں ہمیشہ ڈاکٹر کی عزت کرتی تھی۔ کیونکہ وہ پڑھا لکھا آدمی تھا۔ ڈاکٹر جیل میں فلن سے ملا تھا اور رہائی کے بعد دونوں ماں کے گروہ میں شامل ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر کو صرف شراب چاہیئے تھی جو اسے افراط سے ملتی تھی۔ ماں صرف اسی کا مشورہ قبول کیا کرتی تھی، لیکن اس پر عمل کرنا اس کی اپنی مرضی پر منحصر ہوتا تھا۔

"اگر ہم نے کام سلیقے سے کیا تو ہم مالدار ہو جائیں گے،" ماں نے کہا، "میں یہ مشہور کرا دوں گی کہ یہ کام ریلی اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے۔ پولیس عمر بھر ان کو تلاش کرتی رہے گی اور ہم چین کی بنسری بجائیں گے۔"

"یہ سب مجھے پسند نہیں ہے ماں!" ڈاکٹر نے بے چینی سے کہا، "مجھے لڑکی سے ہمدردی ہے۔"

ماں مسکرائی۔ "تم بہت نرم دل ہو ڈاکٹر! لڑکی نے اب تک عیش و آرام ہی دیکھا ہے کچھ دن تکلیف بھی سہنے دو اسے۔"

"ہاں! لیکن وہ جوان اور خوبصورت ہے۔ اس کی زندگی بیکار جائے گی۔ کیا تم

اس کو واپس نہیں کر سکتیں۔"

"نہیں! کبھی نہیں!" لڑکی واپس نہیں جائے گی۔ روپیہ ملتے ہی ہم اس کو ختم کردیں گے۔" نا نے سختی سے کہا۔

ڈاکٹر نے جلدی سے وہسکی حلق میں انڈیل لی اور نا کی طرف دیکھا۔ "مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ہمارے لیے بڑی بات ہے... لیکن... خیر مجھے کیا؟ میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔" ڈاکٹر نے کہا۔

"تم روپیہ ضرور پسند کرو گے ڈاکٹر!"

"بہت دن ہوئے میں روپیہ دیکھ کر خوش ہو جاتا تھا لیکن اب کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "ایک بات تمھیں بتا دوں۔ سلم کا اس لڑکی کے ساتھ برتاؤ کچھ عجیب سا تھا۔"

"کیا مطلب؟" ما چونک پڑی۔

"میں اس خیال میں تھا کہ سلم لڑکیوں سے دور رہتا ہے۔"

"ہاں!" ما نے کہا۔ "اور مجھے اس پر فخر ہے۔ کم از کم میرے پاس یہ مشکل نہیں ہے۔"

"لیکن وہ اس لڑکی میں دلچسپی لے رہا ہے۔" ڈاکٹر نے آہستہ سے کہا۔ "میں نے کبھی سلم کو اس موڈ میں نہیں دیکھا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس پر مرتا ہے اس لیے شاید اب تمھیں اس مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

"یہ وہم ہے تمھارا۔" ما نے منھ بنایا۔

"خیر تم خود دیکھ لوگی۔ مجھے کیا! اس نے لڑکی کو نکلس نا واپس کیا تھا کہ وہ اسے پہن لے لیکن لڑکی خوفزدہ ہو گئی تھی۔ ہار سلم کے پاس ہی ہوگا۔"

"کیا تمھیں یقین ہے کہ تم یہ سچ کہہ رہے ہو۔؟"

"مجھے پورا یقین ہے ما!"

"میں یہ سب روک دوں گی۔" ما نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "میں اسی وقت اس کا بندوبست کرتی ہوں۔"

"لیکن ذرا ہوشیاری سے کام لینا۔" ڈاکٹر نے وارننگ دی۔ "سلم خطرناک بھی ہوسکتا ہے۔ کہیں تم کسی مشکل میں نہ پڑجاؤ۔"

"پتہ نہیں تم لوگ کیوں اس سے خوف کھاتے ہو؟ وہ بالکل نارمل ہے۔" ما نے کہا۔

"میں نے تمہیں آگاہ کردیا۔ اب تم جانو اور تمھارا کام۔"

"خیر یہ بات چھوڑو۔ میں چاہتی ہوں کہ تم بلانڈش کے نام ایک خط لکھو جیسے ہم کل پہونچائیں گے" ما نے کہا "لکھو کہ وہ تیسرے دن یعنی پرسوں کے اخبار میں ایسا اشتہار دے کر وہ سفید پینٹ (Pekinese) کے پپّے فروخت کرنا چاہتا ہے۔ ہم سمجھ جائیں گے کہ وہ پیسہ تیار ہے۔ ساتھ ہی وارننگ دے دو کہ کسی قسم کی غداری لڑکی کے لیے مضر ثابت ہوگی۔"

"ٹھیک ہے ما!" یہ کہہ کر ڈاکٹر نے اپنا جام اٹھایا اور کمرے سے نکل گیا۔ ما بیٹھی سوچتی رہی۔ وہ یہ بات مان نہیں سکتی تھی کہ سلم اس لڑکی پر عاشق ہوگیا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو اس کو چاہیے کہ جلد سے جلد لڑکی سے پیچھا چھڑالے۔ وہ اپنے بیٹے کی حرکتوں پر نظر رکھتی تھی اور اس نے دیکھا تھا کہ سلم نے کبھی کسی لڑکی کے لیے خواہش ظاہر نہیں کی تھی۔

ما اٹھ کھڑی ہوئی۔ مجھے اس سے بات کرنی چاہیے۔ اس نے سوچا اور وہ پستول اس سے حاصل کرلینا چاہیے۔ بے شک اس کا فروخت کرنا آسان نہ ہوگا اسے محتاط رہنے کی۔ سوچتی ہوئی وہ سلم کے کمرے میں داخل ہوئی۔

سلم نے لباس بھی نہ اتارا تھا۔ اسی طرح بستر پر پڑا نکلس سے کھیل رہا تھا۔ جیسے ہی اس کی نظر ما پر پڑی نکلس غائب ہو گیا۔ لیکن ما کی نظروں سے یہ حرکت پوشیدہ نہ رہ سکی۔

"تم یہاں پڑے پڑے کیا کر رہے ہو سلم؟" ما نے پوچھا۔

"میں تھک گیا ہوں اور تم لوگوں کی باتیں نہیں سننا چاہتا" سلم نے جواب دیا۔

"ہم لوگ بہت جلد مالدار ہو جائیں گے۔ یہ لڑکی بہت قیمتی ہے"

سلم نے آہستہ سے ما کی جانب دیکھا۔ "لڑکی کہاں ہے"

ما نے اپنے بیٹے کو غور سے دیکھا جس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔

"میں نے اسے سامنے والے کمرے میں بند کر دیا ہے" وہ بولی۔

"وہ بہت خوبصورت ہے ما! میں نے اپنی زندگی میں ایسی لڑکی نہیں دیکھی" سلم نے بستر پر لیٹے لیٹے کہا۔

"خوبصورت! نہیں تو! لیکن تمہیں اس سے کیا؟ میں تو سمجھتی ہوں کہ وہ عام لڑکیوں کی طرح ہے۔ کوئی خاص بات تو ہے نہیں اس میں۔؟"

"تب تو تم شاید آنکھیں نہیں رکھتیں!" سلم نے منہ بنایا "وہ لڑکی تو بالکل فلموں کی ہیروئن لگتی ہے" سلم کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

تھوڑی دیر خاموشی رہی، پھر سلم نے کہا "میں اس لڑکی کو رکھ لینا چاہتا ہوں۔ مجھے وہ بہت پسند ہے"

"یہ کیا بک رہے ہو تم؟" ما نے غصہ سے کہا، "کیا تم سمجھتے ہو کہ ــــ وہ لڑکی تم جیسے گندے آدمی کو پسند کرے گی۔ میں ایسی بکواس سننا نہیں چاہتی۔ وہ نکلس کہاں ہے؟"

سلم نے غور سے ماں کو دیکھا۔ اور نکلس نکال کر آہستہ آہستہ ما کو دکھانے لگا۔

جہاں تک ماں کا ہاتھ نہ پہونچ سکے۔

"کیوں؟ اچھا ہے نا؟ لیکن تم اسے نہیں پا سکتیں۔ میں یہ ہار خود رکھوں گا، اس لیے کہ تمھیں دوں گا تو تم فوراً فروخت کر دوگی۔ اسی لیے میں ہار لڑکی کو واپس کر رہا ہوں۔"

ماں نے بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو پایا۔

"لاؤ ادھر لاؤ" وہ چلائی، "بیکار کی باتیں نہ بناؤ۔"

سلم بستر سے اتر پڑا اور آگے بڑھ کر ماں کے سامنے آگیا۔ "میں نے کہا تھا کہ ہار میں رکھوں گا۔"

ماں کو کبھی اس طرح کی باتیں سننے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ سلم نے کبھی ایسا برتاؤ نہیں کیا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ سکتے کے عالم میں رہی۔ پھر اس نے غصے سے کہا۔

"ہار ادھر لاؤ میں تمھیں مار دوں گی۔"

"پیچھے ہٹو" اچانک سلم کے ہاتھوں میں خنجر آگیا۔ سلم کا چہرہ خوفناک ہو گیا تھا۔ ماں آگے بڑھتے ہوئے رک گئی۔ خوف و حیرت سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ خنجر کی چمک دیکھ کر ایک سرد سی لہر اس کے سارے جسم میں دوڑ گئی۔

"دور رہو" وہ چلائی، "خنجر اندر رکھو۔"

سلم تھوڑی دیر دیکھتا رہا پھر مسکرایا۔ "کیوں؟ تم بھی خوفزدہ ہو گئیں جو سب ہی مجھ سے ڈرتے ہیں۔"

"میں کیوں ڈرنے لگی۔ تم میرے بیٹے ہو۔ تمھیں اپنی ماں پر خنجر نکالتے ہوئے شرم آنی چاہیئے۔ لاؤ وہ نیکلس دیدو۔" ماں نے نرمی سے کہا۔

"تمھیں نیکلس چاہیئے نا؟" سلم نے کہا، "مجھے وہ لڑکی چاہیئے۔ ایسا کرو کہ تم میرے لیے لڑکی کو رکھ لو۔ میں نیکلس دے دوں گا۔"

"تم شاید پاگل ہو گئے ہو۔ ماکا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی نکلس سلم کی جیب میں جا چکا تھا۔

جب تک لڑکی مجھے نہیں ملے گی تم نکلس نہیں پا سکتیں۔ سلم نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ تم لڑکی کو سمجھاؤ کہ میں اسے زخمی نہیں کروں گا اور اسے میرے ساتھ رہنے پر آمادہ کرو۔ تمھارے سارے بدمعاش مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ میرا کوئی دوست نہیں ہے۔ اگر تم لڑکی کو سمجھاؤ تو کیا بری بات ہے؟"

ما سوچنے لگی۔ سلم نے اگر نکلس دے بھی دیا تو وہ ابھی فروخت نہ کر سکے گی۔ ہو سکتا ہے کہ کئی مہینے گزر جائیں۔ ہار چاہے کسی کے پاس ہو۔ اہم بات تو یہ ہے کہ اس کا بیٹا مان جائے۔ اس نے خنجر کی طرف دیکھا۔ نہیں! اس وقت اسکی بات مان ہی لینی چاہیئے۔ رقم کے ملتے ہی لڑکی کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ تب تک اگر وہ لڑکی کے ساتھ رہنا چاہے تو رہنے دیا جائے۔ شاید ڈاکٹر ٹھیک ہی کہتا ہے۔ سلم کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ کچھ دن لڑکی کے ساتھ رہے گا تو ممکن ہے کہ نارمل ہو جائے۔

سلم کو محسوس ہوا کہ اس کو کامیابی ہوئی ہے۔ اس نے خنجر رکھ لیا۔

میں دیکھوں گی کہ میں کیا کر سکتی ہوں" ما نے آخر کہا۔

"اب تم عقل سے کام لے رہی ہو" سلم مسکرایا "جب تم لڑکی کو میرے ساتھ رہنے پر آمادہ کر لو گی تو میں یہ ہار تمھیں دے دوں گا"

"میں لڑکی سے بات کروں گی" ما نے کہا اور کمرے سے نکل آئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ ڈاکٹر ٹھیک کہتا ہے۔ سلم لڑکی پر فریفتہ ہو گیا ہے۔ اب وہ خطرناک بھی ہو گیا ہے۔ میں اسے قابو میں نہیں رکھ سکتی۔ شاید میں اب بوڑھی ہو چلی ہوں۔

جیسے ہی ایڈی شہر پہونچا اس نے کار سڑک کے کنارے کھڑی کردی اور اخبار خرید کر پڑھنے لگا۔

مس بلانڈش کے اغوا کی خبر جلی حرفوں میں چھپی ہوئی تھی۔ لیکن یہ اس کے لیے کوئی نئی خبر نہیں تھی۔ پولیس کیپٹن نے بیان دیا تھا کہ اسے ایک اہم کلو مل گیا ہے۔ جس کی تشریح نہیں کی گئی تھی۔

ایڈی نے کار سے نکل کر سگار اسٹور کی طرف قدم بڑھایا جو سڑک کے کونے پر تھا۔ دروازے سے گذر کر وہ دھوئیں سے بھر پور۔ ہال میں داخل ہوا تو دور ہی سے اسے داپی نظر آیا جو اسکاچ کی بوتل سے شغل کر رہا تھا۔

"ہیلو!" ایڈی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا، "کیا خبر ہے؟"

"کیا تم نے اخبار دیکھ لیا؟" داپی نے کہا۔

"اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے" ایڈی نے بار مین کو وسکی کا آرڈر دیتے ہوئے کہا۔

"شام کا اخبار ضرور دیکھنا۔ کیا تمھیں وہ بدمعاش نہیں یاد ہے جو ہم کو اطلاعات بہم پہونچاتا تھا۔ اسی نے کچھ بتا دیا ہے۔" داپی نے کہا۔

"کیسے؟ وہ پولیس انفارمر کب سے بن گیا؟" ایڈی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"بات یہ ہے کہ وہ ہار انشورڈ تھا اور انشورنس کمپنی نے انعام کا اعلان کروا دیا ہے۔ شاید یہی لالچ اسے آگیا ہے۔ اس نے پولیس کو بتا دیا ہے کہ بیلی نے اس ہار کے متعلق دلچسپی دکھائی تھی اب پولیس بیلی کو تلاش کر رہی ہے۔ یہ مشہور ہو گیا ہے کہ بیلی اور ریلی نے ہی یہ کام کیا ہے۔" داپی نے کہا۔

ایڈی مسکرایا۔

"فیڈرل کے آدمی آگئے ہیں اور بلانڈش سے مل چکے ہیں۔ سارا شہر سپاہیوں

سے بھرا ہوا ہے۔ ہوشیار رہو۔ اگر کسی نے تمھیں ریوالور کے ساتھ پکڑ لیا تو مصیبت آ جائے گی۔“ ڈاپی بولتا رہا۔

”میں نے ریوالور گھر ہی پر چھوڑ دیا تھا۔“ ایڈی اٹھ کھڑا ہوا۔ ”او کے! میں ذرا بلانڈش کو فون کر دوں۔ تم بھی ساتھ چلو۔“

ڈاپی اٹھ گیا۔ سامنے دوا کی دکان پر فون بوتھ تھا۔ ڈاپی تو وہیں رک گیا اور ایڈی سڑک پر نکل آیا۔ سڑک پار کرنے کے لیے وہ کنارے رک گیا کیونکہ ٹریفک زیادہ تھا۔ اس وقت اس نے اپنے قریب ایک لڑکی کو دیکھا جو قبول صورت اور سڈول جسم کی مالک تھی۔ اچھی لڑکی ہے۔ اس نے سوچا اور آگے بڑھ گیا اور ٹیلی فون بوتھ میں بند ہو کر نمبر ڈائل کیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے فوراً اپنا رومال نکالا اور ماؤتھ پیس پر رکھ دیا۔ اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔

”ہیلو! میں جان بلانڈش بول رہا ہوں۔ کون ہے؟“

”غور سے سنو دوست!“ ایڈی نے سخت لہجے میں کہا۔ ”ہم نے تمھاری لڑکی کو پکڑ لیا ہے۔ اگر تم اسے واپس لینا چاہتے ہو تو پولیس کو ہمارے راستے سے ہٹا لو۔ تمہیں ایک کروڑ ڈالر معمولی استعمال کے نوٹوں میں چاہیے۔ روپیہ تیار رکھو۔ ایک سفید سوٹ کیس میں ڈال کر رکھنا۔ دوسری ہدایات تمھیں بعد میں ملیں گی۔ کیا تم سمجھ گئے؟“

”ہاں! میری بیٹی کیسی ہے؟“ بلانڈش نے کمزور لہجے میں پوچھا۔

”وہ بالکل ٹھیک ہے۔ اور اس وقت تک ٹھیک رہے گی۔ جب تک تم ہماری بات مانتے رہو گے۔ اس لیے کسی قسم کی چالاکی نہ کرنا۔ تم خود سوچ سکتے ہو کہ اگر تم نے کچھ گڑبڑ کی تو لڑکی کا کیا حشر ہو سکتا ہے؟“ یہ کہہ کر ایڈی نے ریسیور پٹخ دیا اور مسکراتا ہوا باہر آ گیا۔

اب پھر وہ سڑک پار کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہی لڑکی ... شاپ پر کھڑی

ہے۔ لڑکی نے ایڈی کی طرف پلٹ کر دیکھا ایڈی نے جلدی سے اپنی ٹائی کی گرہ... درست کی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر ماکو رپورٹ نہ دینا ہوتی تو شاید وہ لڑکی کے قریب سے گزر رہا تھا۔ اس نے مسکرا کر لڑکی کی طرف نظر ڈالی اور سگار اسٹور کے قریب پہونچ کر رک گیا اس نے پلٹ کر دیکھا۔ لڑکی اسی کی طرف آرہی تھی۔ لیکن اس کی طرف دیکھ نہ رہی تھی۔ لڑکی ایڈی کے قریب سے گزری تو ایک سفید کارڈ نیچے گر پڑا۔ لڑکی آگے بڑھ گئی۔ ایڈی غور سے لڑکی کو دیکھتا رہا۔ اس نے طویل ٹھنڈی سانس لی۔ اور وزیٹنگ کارڈ زمین پر سے اٹھالیا۔ کارڈ پر لکھا تھا۔ روم نمبر ۳۴۱ پیلس ہوٹل۔

ایڈی نے یہ نہیں سوچا تھا کہ لڑکی طوائف ہوگی۔ کارڈ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی اس نے پلٹ کر دیکھا کہ لڑکی ایک ٹیکسی میں سوار ہو رہی تھی۔ خیر کبھی فرصت ملے گی تو دیکھا جائے گا۔ اس نے سوچا اور اسٹور کے اندر داخل ہوگیا۔

"سب ٹھیک ہے!" واپی نے کہا "چلو یہاں سے چلیں"

واپی وسکی کے دام ادا کر چکا تھا۔ دونوں باہر نکلے اور ایڈی کی بیوک کے قریب پہونچے۔ کار میں بیٹھتے ہوئے انھوں نے دیکھا کہ دو اسمارٹ پولیس آفیسر ایک فورڈ کار سے ٹھیک ٹیلی فون بوتھ کے سامنے اتر رہے ہیں۔

"پولیس" واپی نے لب ہلائے بغیر کہا۔

ایڈی نے فوراً بیوک اسٹارٹ کی۔ دونوں نارمل نظر آنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔

"پلٹ کر مت دیکھو" ایڈی نے وارننگ دی۔ جب تک کار دوسرے موڑ پر نہ مڑ گئی دونوں کو چین نہ آیا۔ پھر دونوں نے پیشانی سے پسینہ پونچھا اور دونوں اس وقت پہونچے جب ماکو اپنی رپورٹ دے رہا تھا۔

"سب ٹھیک ہے نا" ما نے پوچھا۔

"بالکل" فلن نے سر ہلایا، "اب وہ لڑکا کبھی بات نہ کر سکے گا۔"

ما نے سر ہلایا اور ایڈی کی طرف دیکھا اور کہا، "تم بتاؤ"

"میں نے بلانڈش سے کہہ دیا ہے۔ اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔"
ایڈی نے کہا "مجھے یقین ہے کہ وہ روپیہ تیار رکھے گا۔ پولیس چاروں طرف پھیل چکی ہے۔ رینی نے اپنی زبان کھول دی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ بیلی اس دن نکلس کے متعلق پوچھ تاچھ کر رہا تھا۔ اور اب پولیس اس کی تلاش میں ہے۔"

"مجھے یہی امید تھی" ما مسکرائی، "جب تک انھیں ان کی لاشیں نہ مل جائیں ہم بالکل محفوظ ہیں۔"

"لیکن لڑکی واپس جائے گی تو مصیبت آجائے گی۔ وہ سب کچھ جانتی ہے۔"
ایڈی نے کہا۔

"یہ تم سے کس نے کہا ہے کہ لڑکی واپس جائے گی۔" ما نے گھورتے ہوئے کہا۔

"اوہ! میں سمجھا۔" ایڈی بولا۔ "لیکن یہ کام کون کرے گا؟ میں تو اسے ہاتھ نہ لگاؤں گا۔"

"میں بھی نہیں" واپی جلدی سے بولا۔

"ڈاکٹر اس کا انتظام کر دے گا۔ تم بے فکر رہو" ما بولی۔

"لیکن کب؟" فلن نے پوچھا۔

"جب میں تیار ہو جاؤں گی۔ تمھیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں" ما نے غصے سے کہا۔

"خیر چھوڑو۔ وہ ہے کہاں ہے؟ میں اسے ایک بار پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔"
ایڈی نے کہا۔

"میں نے سینہ میں رکھ دیا ہے۔" ماں نے جھوٹ کہا، "تم لوگ بے کار باتیں بنا کرتے رہو گے یا کوئی کھانا بھی تیار کرے گا!"

ڈاپی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہائے!" ایڈی نے کراہتے ہوئے کہا: "میں تمہارا بنایا ہوا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ یہاں ایک عورت کی ضرورت ہے ماں!"

"تم جاؤ" ماں نے ڈاپی سے کہا اور وہ چلا گیا۔

ایڈی نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور سفید وزیٹنگ کارڈ نکالا جو اسے لڑکی سے ملا تھا۔ اس نے ایک بار پھر پتہ پڑھا اور لڑکی کے متعلق سوچنے لگا یونہی بے خیالی میں اس نے کارڈ پلٹ دیا اور پھر اچانک وہ چونک پڑا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔

کارڈ کے پیچھے لکھا تھا، "تم نے فرینک ریلی کا کیا حشر کیا ہے۔"

رات کے گیارہ بج رہے تھے جب ایک بیوک پیلس ہوٹل کے پاس رکی ایڈی اور فلن باہر نکلے۔ ڈاپی ڈرائیونگ سیٹ پر ہی رہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔" ایڈی نے آہستہ سے کہا: "اگر کوئی سپاہی نظر آئے تو کار یہاں سے ہٹا دینا اور یونہی گھومتے رہنا۔"

ایڈی اور فلن نے دروازے کی طرف قدم بڑھایا۔ ہوٹل معمولی سا تھا وہ دالان میں داخل ہوئے جہاں سوائے ایک کاؤنٹر کلرک کے کوئی نہیں تھا کلرک میز پر سر رکھے سو رہا تھا۔ ان دونوں کی آہٹ پا کر وہ بیدار ہو گیا۔

"کیا آپ کو کمرہ چاہیئے؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں" ایڈی نے کرخت لہجے میں کہا، "روم نمبر ۲۴۳ میں کون رہتا ہے؟"

کلرک چونک پڑا۔ "اس قسم کی معلومات دینے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ آپ کل صبح آئیے"۔ اس نے کہا۔

نلن نے اپنا ریوالور نکال لیا۔ اور کلرک کے چہرے کی طرف نشانہ لے کر بولا۔ "کیا تم نے اس کی بات نہیں سنی؟"

کلرک کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ اس نے کانپتے ہوئے رجسٹر بڑھا دیا۔ ایڈی نے ورق الٹنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بول اٹھا۔

"مس اینا بورگ! کون ہے یہ لڑکی؟" ایڈی نے آہستہ سے کہا۔ اس نے رجسٹر میں دیکھ لیا تھا کہ ۳۴۲ نمبر کے دونوں بازو کے کمرے خالی پڑے ہیں نلن نے آگے بڑھ کر اپنے ریوالور سے کلرک کے سر پر وار کیا۔ کلرک بے جان سا ہو کر گر پڑا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اتنی سختی سے مارنے کی کیا ضرورت تھی"، ایڈی بولا "بہتر ہوگا کہ اسے باندھ دو"۔

نلن نے آگے بڑھ کر کلرک کی ٹائی کھولی اور اس کے دونوں ہاتھ پیچھے لے جا کر باندھ دیئے۔ پھر دونوں کلرک کو کاؤنٹر کے پیچھے چھوڑ کر لفٹ کے ذریعہ دوسری منزل پر پہونچے۔

"تم یہیں ٹھہرو" ایڈی نے کہا "نیچے نظر رکھنا۔ میں دیکھتا ہوں"۔

روم ۳۴۲ راہداری کے آخر میں تھا۔ اس نے دروازے پر پہونچ کر کان لگا دیئے۔ کوئی آواز سنائی نہ دی۔ ایڈی نے ہینڈل گھمایا اور اندر داخل ہو گیا تھوڑی دیر تک وہ اندھیرے میں ساکت کھڑا رہا۔ ریوالور اس کے ہاتھ میں تیار تھا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر سوئچ دبایا۔ کمرہ روشن ہو گیا۔ کمرہ میں کوئی نہیں تھا۔ چاروں طرف کپڑے پھیلے ہوئے تھے۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ کمرے

میں کوئی نہیں ہے تو اس نے تلاشی لینا شروع کر دی۔ لیکن اسے کچھ نہ ملا۔ آخر لڑکی کہاں گئی؟ اس نے سوچا۔ بیزار ہو کر وہ باہر آ گیا۔

"وہ نہیں ہے" نلن کے پاس پہونچ کر ایڈی نے کہا۔

"تو پھر! چلو واپس چلیں"۔

"اس کے برابر کا کمرہ خالی ہے۔ ہم وہاں انتظار کریں گے"۔

"کیا نہ ٹریک کو کسی نے دیکھ لیا تو؟"

"کوئی دیکھے گا تو بعد میں سوچیں گے" یہ کہہ کر ایڈی آگے بڑھ گیا۔

دونوں روم ۲۴۱ میں خاموشی سے داخل ہوئے۔ ایڈی نے دروازے میں تھوڑی جھری رکھی تاکہ باہر نظر رکھ سکے۔ دونوں اندھیرے میں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

وقت گزرتا رہا۔ انتظار کرتے کرتے ایڈی بور ہو گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید اس نے وقت برباد کیا ہے اور وہ اٹھنے ہی والا تھا کہ دفعتاً اس نے کوئی آواز سنی۔ اور چونک پڑا۔ نلن نے دروازے سے آنکھ لگا دی۔ روم نمبر ۲۴۳ کے سامنے کے کمرہ کا دروازہ آہستہ آہستہ کھل رہا تھا۔ دوسرے ہی لمحہ ایک لڑکی باہر نکلی۔ اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ ایڈی فوراً پہچان گیا۔ یہ وہی لڑکی تھی اس سے پہلے کہ وہ اور کچھ سوچ سکتا لڑکی دوڑتی ہوئی سامنے روم ۲۴۳ میں داخل ہوئی اور انھوں نے چٹخنی چڑھانے کی آواز سنی۔

"کیا یہ وہی تھی؟" نلن نے پوچھا۔

"ہاں"۔

"وہ سامنے والے کمرے میں کیا کر رہی تھی۔؟"

ایڈی نے جواب دینے کے بجائے دروازہ کھول دیا۔ دونوں باہر آ گئے "ہم دیکھ ہی لیں گے" ایڈی نے کہا "تم پھر سیڑھیوں پر نظر رکھو"۔

نلن آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایڈی سامنے والے کمرہ میں داخل ہوا جہاں سے لڑکی نکلی تھی۔ اس نے سن گن لی لیکن کوئی آہٹ سنائی نہ دی۔ اس نے لائٹ آن کی، لیکن جیسے ہی روشنی کمرے میں پھیلی اس کی سانس رک گئی۔

ایک پستہ قد آدمی زمین پر پڑا ہوا تھا اور اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کے سر میں گولی ماری گئی تھی۔ اور وہ مر چکا تھا۔

اگرسن کچھ سوچ رہی تھی۔ اس کے چہرے کے تغیر نے ڈاکٹر کو بولنے سے باز رکھا جو وہیں بیٹھا تھا۔ کچھ دیر خاموش رہی آخر ڈاکٹر سے نہ رہا گیا۔

"تم کچھ پریشان نظر آتی ہو" وہ بول پڑا۔

"اپنا کام دیکھو اور مجھے تنہا چھوڑ دو" وہ غرائی۔

ڈاکٹر نے شانے اچکائے اور دروازے کے باہر آ گیا۔ چاندنی رات تھی۔ اس نے سگار سلگایا اور ڈیوڑھی میں سب سے آخری سیڑھی پر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر بعد وہ اٹھ کر الماری کی طرف بڑھی۔ الماری سے اس نے ایک بڑا سا بڑ کا دستانہ نکالا۔ ڈاکٹر اس کی نقل و حرکت کی آوازیں سُن رہا تھا۔ وستا نے ساتھ لے کر اوپر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے کمرہ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں صرف ایک کھڑکی تھی اس میں گرنے سے اٹی ہوئی ایک میز اور کرسی ایک طرف پڑی تھی۔ قالین بھی گندا ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر نے دروازہ اندر سے بند کیا اور مس بلانڈش کی طرف دیکھا جو شاید سوتے سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ ما بستر کے قریب آ کر اور لڑکی

کے قریب بیٹھ گئی۔

"میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں" نا نے کہا۔ "یہ دیکھو! کیا تم نے کبھی اس سے مار کھائی ہے؟" اس نے ربڑ کا دستانہ دکھایا۔

مس بلانڈش نے نفی میں سر ہلایا وہ شاید ابھی تک نیند میں تھی۔

"اس سے بہت درد ہوتا ہے۔ یہ دیکھو" یہ کہہ کر نا نے زور سے لڑکی کی ران پر دستانہ مارا۔ مس بلانڈش کو کمبل اوڑھے ہوئے تھی لیکن ضرب لگتے ہی وہ چیخ پڑی اور پوری طرح بیدار ہو گئی۔

"میرے قریب مت آؤ" وہ چلائی "تم کیا چاہتی ہو؟"

نا مسکرائی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر لڑکی کی دونوں کلائیاں پکڑ لیں۔ لڑکی بھی زور کرنے لگی لیکن ہاتھ چھڑا نہ سکی۔

"اس خیال میں نہ رہو" نا نے کہا "میں بوڑھی ہو گئی ہوں تو کیا ہوا؟ تم جیسوں کو آسانی سے قابو میں کر سکتی ہوں۔ میں تمہاری تھوڑی سی چربی نکالوں گی۔"

نیچے ڈاکٹر چیخوں اور کراہوں کی آوازیں سن رہا تھا۔ اتنے میں وا پی آ گیا۔

"ایڈی آ گیا؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں کیا ہوا؟"

"کیا یہاں پینے کو کچھ نہیں ہے؟" اس نے پوچھا۔

ڈاکٹر نے بڑھ کر ایک پیگ وسکی کا بنایا اور وا پی کو تھما دیا۔

"ایڈی کو کیا ہوا؟" ڈاکٹر نے پوچھا۔

"پتہ نہیں" وا پی نے ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا "ہم لوگ ہوٹل پہنچے تھے فلن اور ایڈی اندر چلے گئے اور میں باہر ٹھہر گیا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے دو

سپاہیوں کو دیکھا اور اپنی کار آگے بڑھا لے گیا۔ پھر گھوم کر ہوٹل کے سامنے سے گزرا تو گولیوں کی آوازیں سنیں۔ کچھ اور سپاہی بھی آ گئے تھے اس لیے میں چلا آیا۔"

"شاید ایڈی پھنس گیا ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔

"وہ اپنی دیکھ بھال کر سکتا ہے۔" وانی بولتے بولتے رک گیا۔ "یہ آوازیں... کیسی ہیں؟"

"شاید یہ لڑکی چیخ رہی ہے۔" ڈاکٹر نے آہستہ سے کہا۔

"میں اوپر دیکھ کر آتا ہوں۔" وانی اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہتر ہے کہ اوپر نہ جاؤ۔ ... اس کے ساتھ ہے۔"

وانی رک گیا۔ دونوں خاموشی سے لڑکی کی چیخیں سنتے رہے۔ آخر وانی سے نہ رہا گیا۔ اس نے ریڈیو آن کر دیا۔ چیخوں کی آواز دب گئی۔

اوپر ... ایک دفعہ پھر بستر پر بیٹھ رہی تھی۔ وہ ہانپ رہی تھی اس نے ... کو دیکھا ... [illegible] ... بیٹھی تھی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

"اب ہم ... [illegible] ... کر لڑکی اپنا درد بھول ... [illegible]

"نہیں! نہیں!" وہ چیخ پڑی۔

"تم یہاں سے زندہ نہیں جا سکتیں۔ اگر میری بات نہیں مانو گی تو میں تمہیں اور ماروں گی۔" ... غرائی۔

"نہیں! نہیں!" لڑکی پھر چلائی۔

... اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے پھر ربڑ کا دستانہ اٹھایا لیکن پھر اس کا خیال بدل گیا۔

"میں خواہ مخواہ تمہاری خوبصورت جلد برباد کر رہی ہوں۔ میں ڈاکٹر سے تمہارا بندوبست کراتی ہوں۔ مجھے پہلے ہی سوچنا چاہیئے تھا۔ وہ ضرور تمہارا انتظام کر دے گا۔" یہ کہہ کر وہ باہر آ گئی اور دروازہ بند کر لیا۔ لڑکی اپنا سر تکیہ میں چھپائے روتی رہی۔

ایڈی لاش کو گھورتا رہا جو یقیناً ہنی کی تھی۔ اس خیال سے اس کا پسینہ چھوٹ رہا تھا کہ کہیں اس وقت پولیس نہ آ جائے۔ اس نے چاروں طرف نگاہ ڈالی۔ کہیں بھی جدوجہد کے آثار نہیں تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ کسی نے دروازہ... کھٹکھٹایا ہوگا۔ ہنی نے جیسے ہی دروازہ کھولا ہوگا اسے گولی مار دی گئی ہوگی۔ زخم کے سوراخ سے ایڈی نے اندازہ لگایا کہ گولی اعشاریہ دو پانچ کے ریوالور سے چلائی گئی ہے۔

اس نے لاش کو چھو کر دیکھا۔ ہنی کا جسم ابھی تک گرم تھا۔ شاید اسے مرے ہوئے ایک گھنٹہ بھی نہیں گذرا تھا۔ ایڈی باہر آ گیا اور اس نے رومال سے دروازے کا ہینڈل صاف کیا۔ فلن اب بھی پہرہ دے رہا تھا۔ ایڈی نے آگے بڑھ کر ریما کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ دروازہ بند تھا۔ بار بار کھٹکھٹانے پر بھی کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے دروازے سے کان لگا دیئے۔ اسے آہٹ سنائی دے رہی تھی۔ پھر اس نے اندر کھڑکی کھلنے کی آواز سنی۔

"اے لڑکی! دروازہ کھولو۔" ایڈی نے آہستہ سے کہا۔

اچانک سناٹے میں کسی عورت کی چیخ گونج اٹھی۔ آواز سے معلوم ہو رہا تھا کہ لڑکی کمرے کی کھڑکی سے باہر کی طرف چیخ رہی ہے۔

"کم آن!" فلن چلایا، "چلو بھاگ چلیں۔"

ایڈی نے چھلانگ لگائی اور سیڑھیوں تک پہونچ گیا۔

"ٹھہرو" فلن نے روک دیا۔ دونوں نے دیکھا کہ دو سپاہی پستول ہاتھ میں لئے نیچے ہال میں کھڑے تھے۔ اچانک وہ ان کی طرف مڑے۔

ایڈی اور فلن پلٹ پڑے اور اوپر چڑھنا شروع کیا۔

"چھت پر" ایڈی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

آخری منزل پہونچکر کاریڈار میں دوڑنے لگے۔ اچانک کسی کمرے سے ایک آدمی نے جھانکا۔ فلن نے فوراً ریوالور سے فائر کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ کمرے کے اندر کسی عورت نے چیخ ماری۔ کاریڈار کے سرے پر ایک دروازہ تھا جو چھت تک جاتا تھا۔ دونوں آگے بڑھے۔ دروازہ پر تالہ لگا ہوا تھا۔ فلن نے اس پر فائر کر دیا۔ دروازہ کھل چکا تھا۔ دونوں ہانپتے ہوئے چھت پر پہونچ گئے۔

چھت کے کنارے پہونچ کر وہ رک گئے۔

"بہتر ہے کہ ہم الگ الگ راہ اختیار کریں" ایڈی نے کہا "تم بائیں طرف جاؤ میں دائیں طرف جاتا ہوں۔ پھر ملیں گے۔"

فلن ایڈی سے دور بائیں طرف بڑھتا گیا۔ اچانک کسی نے آواز لگائی۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ تو کسی کا سایہ دکھائی دیا۔ اس نے فوراً گولی چلا دی۔ سایہ گر پڑا فلن بھاگتا رہا۔

دوسری طرف چمنیوں کی آڑ لیتا ہوا ایڈی بڑھتا گیا۔ اس نے سڑک پر جھانک کر دیکھا۔ لوگ اپنے گھروں سے نکل کر جمع ہو رہے تھے۔ چار سپاہی نیچے کھڑے تھے۔ ٹھیک اسی وقت پولیس وین آکر رکی اور اس میں سے چار سپاہی ہوٹل کے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دور کہیں سے سائرن کی آواز آرہی تھی۔

ایڈی بڑھتا رہا۔ اس نے دوسری چھت پر پناہ لی۔ چمنی کی آڑ میں اس نے دیکھا کہ ہوٹل کی چھت پر اب کئی لوگ گھوم رہے ہیں۔ دفعتاً ہوٹل کے بائیں طرف اس نے فائر کی آواز سنی۔ اور ایک سایہ کو گرتے دیکھا۔

ایڈی وہیں رک گیا۔ اس کی طرف کوئی متوجہ نہیں تھا۔ وہ سب فلن کے پیچھے پڑ گئے تھے۔ وہ مسکرایا۔ اس نے فلن کو الگ کر کے عقل سے کام لیا تھا۔

وہ پھر چل پڑا۔ اور ایک روشن دان کی طرف بڑھا۔ بچنے کے لیے صرف یہی ایک راستہ رہ گیا تھا۔ اس نے سوچا اسے کچھ دیر کے لیے کہیں چھپ جانا چاہئے۔

اچانک ایک چمنی کے پیچھے سے ایک سپاہی نمودار ہوا۔ ایڈی دم بخود رہ گیا۔ ایک لمحہ کے لیے دونوں ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔ پھر جیسے دونوں کو ہوش آگیا۔ سپاہی نے ریوالور نکالنا چاہا لیکن ایڈی اس سے پہلے ہی اس پر حملہ کر چکا تھا اس نے ایک گھونسہ جڑ دیا اور اپنا ہاتھ سپاہی کے ریوالور والے ہاتھ پر ڈال دیا۔ سپاہی کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا۔ ایڈی اسے گولی بھی مار سکتا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ فائر کی آواز دوسرے سپاہیوں کو سیدھے ادھر لے آئے گی۔

وہ پیچھے ہٹا اور اس نے سپاہی کے جبڑے پر گھونسہ رسید کر دیا۔ جیسے ہی سپاہی جھکا اس نے اپنے ریوالور کے دستے سے اس کے سر پر ضرب لگائی سپاہی گر پڑا اور وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ایڈی نے ہانپتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا دور فائروں کی آوازیں آرہی تھیں۔ اس نے روشن دان کھول لیا اور اپنے دونوں پیر لٹکا دیئے۔ تھوڑی دیر سن گن لینے کے بعد وہ آہستہ سے کمرے میں کود گیا۔ اس نے ٹارچ نکالی۔ روشنی میں اس نے دیکھا کہ کمرہ بے کار بکسوں اور ٹرنکوں سے بھرا پڑا تھا۔ دروازہ کی طرف بڑھ کر اس نے آہستہ سے کھولا۔ کوئی آواز سنائی نہ دی۔ وہ باہر آگیا اور سیڑھیوں کے سرے پر پہنچ گیا۔ اس نے پھر ٹارچ روشن

کی اور سیڑھیاں طے کرنے لگا۔

پولیس سائرن کی آوازیں اس کے کانوں کو بہرہ کیے دے رہی تھیں۔ دور آتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی سن رہا تھا۔ دور فائروں کی آوازیں اب بھی آ رہی تھیں۔ نچلی منزل پر پہونچ کر وہ رک گیا اور ریلنگ سے جھانکنے لگا۔ دو سپاہی نیچے سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

اندھیرے میں ایڈی پسینہ میں ڈوب گیا۔ وہ بغیر کوئی آواز کیے پیچھے ہٹا اور راہداری کے پہلے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اندر لائٹ جل رہی تھی اور کوئی عورت کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی۔ اس کا صرف نچلا دھڑ ہی نظر آرہا تھا۔ ایڈی نے آہستہ سے دروازہ بند کیا اور عورت کی طرف قدم بڑھائے۔ قریب پہنچ کر رک گیا۔ شاید اس عورت کو احساس ہو گیا تھا کہ وہ کمرے میں تنہا نہیں ہے کیونکہ دوسرے ہی لمحہ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کے چیخنے سے پہلے ہی ایڈی نے اس کا منھ دبا دیا۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس کی کلائیاں تھام لیں۔

"آواز نکالی تو میں تمہاری گردن توڑ دوں گا۔" وہ سانپ کی طرح پھنکارا

لڑکی نے اس کی طرف دیکھا۔ یہ اٹھارہ انیس سال کی لڑکی تھی۔ وہ بہت خوفزدہ نظر آرہی تھی۔

"میں تمہیں نقصان نہیں پہونچاؤں گا۔"

لڑکی نے آنکھیں بند کر لیں۔ ایڈی نے باہر قدموں کی آوازیں سنیں۔

"مسخرو! پولیس مجھے تلاش کر رہی ہے۔ تم میری مدد کرو گی تو زندہ رہو گی۔

چلو بستر پر چلو" یہ کہہ کر ایڈی لڑکی کے ساتھ بستر کے قریب آگیا۔

"آواز نہ نکالنا" ایڈی نے کہا اور لڑکی کے منھ پر سے ہاتھ اٹھا لیا۔

میں آواز نہیں نکالوں گی" لڑکی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"تم بڑی اچھی لڑکی ہو۔"

ایڈی نے آگے بڑھ کر لائٹ آف کر دی اور پلنگ کے قریب زمین پر لیٹ گیا۔ دروازے اور اس کے درمیان پلنگ آ گیا تھا۔

"اگر وہ یہاں آئیں تو ہو سکتا ہے مجھے پا لیں۔ یہاں فائرنگ بھی ہو سکتی ہے اور تم زخمی ہو جاؤ گی۔ اس لیے بہتر ہے کہ خاموش رہو۔" ایڈی نے کہا۔

"میں خاموش رہوں گی۔ اطمینان رکھو۔"

قدموں کی چاپ سنتے رہے۔ دروازے کھلتے اور بند ہوتے رہے تھے۔ لوگ باتیں کر رہے تھے۔

"اب یہ تم پر منحصر ہے لڑکی! تم انھیں روک سکتی ہو۔" ایڈی نے یہ کہہ کر لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اسے حیرت ہوئی کہ لڑکی نے اس کا ہاتھ دبا دیا۔ "تمھیں مجھ سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔"

"میں خوفزدہ نہیں ہوں۔" وہ بولی۔

وہ انتظار کرتے رہے۔ ایڈی لڑکی کی سانسوں کی آواز اور اپنے دل کی دھڑکن صاف سن رہا تھا۔

اچانک بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔ دروازہ آہستہ سے کھلا۔ ایڈی نے اپنا ریوالور سیدھا کیا لیکن لڑکی نے اس کا ہاتھ دبا دیا۔ اچانک ٹارچ کی روشنی پھیل گئی۔ لڑکی نے ہلکی سی چیخ ماری۔

"کون ہے؟" اس نے پوچھا۔

"پولیس!" آواز آئی، "کیا تم اکیلی ہو؟"

"جی ہاں!" آواز آئی۔ "کیا بات ہے؟"

"دو آدمی باہر گھوم رہے ہیں۔ ان کے پاس ریوالور ہیں۔ خیر تمھیں کوئی

فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دروازہ اندر سے بند کر لو مس!"

دروازہ بند ہو گیا۔ اور قدموں کی آواز دور ہوتی گئی۔ ایڈی نے طویل سانس لی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ دروازے کا ہینڈل لگا کر وہ بستر کی طرف مڑا اور پلنگ کے قریب نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔

"شکریہ بے بی!" وہ بولا "تم نے اچھا کام کیا ہے۔ میں تھوڑی دیر اور ٹھہروں گا تاکہ یہ ہنگامہ ٹھنڈا پڑ جائے۔ تمھیں کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔"

لڑکی نے کچھ نہ کہا اور ایڈی کی طرف غور سے دیکھا۔ تاریکی میں صرف ایڈی کے جسم کا ہیولہ ہی اسے نظر آ رہا تھا۔

زمین سخت محسوس کر کے ایڈی اٹھ کر بستر پر بیٹھ گیا۔ آوازیں ختم ہو گئی تھیں۔ پولیس کاریں واپس جا رہی تھیں وہ سوچنے لگا۔ کیا فلن بچ نکلا ہو گا؟ ضرور بچ گیا ہوگا۔ وہ جانتا ہے کہ پولیس سے کیسے بچا جائے۔

تھوڑی دیر کے بعد لڑکی نے کہا "یہ سب مجھے ایک فلم کی طرح لگ رہا تھا۔ اگر تم نے میرا منھ نہ دبا دیا ہوتا تو میں شاید چیخ پڑتی۔"

ایڈی نے لڑکی کو دلچسپی سے دیکھا۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کھڑکی سے نیچے جھانکنے لگا۔ سارا ہجوم غائب ہو چکا تھا اور گلی پھر سے سنسان ہو چکی تھی۔

"اچھا اب مجھے جانا چاہیے" ایڈی نے کہا اور لڑکی کے قریب آ گیا۔

وہ مسکرایا "بہت بہت شکریہ بے بی! تم نے بڑی مدد کی۔"

"کیا تمھیں یقین ہے کہ اب کوئی خطرہ نہیں ہے؟" لڑکی نے پوچھا۔

"ہاں!" ایڈی نے جواب دیا "میں یہاں رات بھر تو نہیں رک سکتا!"

"کیوں نہیں رک سکتے؟"

ایڈی مسکرایا اور پھر اس نے کہا۔

"خیر جانتا ہوں کہ یہاں نہ رکنے کے لیے کوئی قانون نہیں بنایا گیا لیکن کیا تم چاہتی ہو کہ میں یہاں رک جاؤں؟"

لڑکی ہنس پڑی۔

تیسرے دن اخباروں میں اشتہار آ گیا کہ سفید رنگ کے پیپے برائے فروخت موجود ہیں۔

ماگرسن نے ڈاکٹر کی طرف اخبار اچھال دیا۔

"روپے تیار ہیں" وہ بولی۔ "اب انھیں وصول کرنا میرا کام ہے۔ یہ کام آسان ہے۔ فلن اور ڈوالی ایسے کر سکتے ہیں۔ تم بلانڈش کو خط لکھو کہ وہ میلس ویل پیٹرول [illegible] سے جو [illegible] پر ہے اپنی کار میں سفر کرے۔ وہاں سے وہ بلیو ہلنز [illegible] کا [illegible] ٹھیک رات کے ایک بجے پہنچے۔" ماں نے پلٹ کر فلن اور ڈوالی کو کہا "تم دونوں وہیں موجود رہو گے اور بلانڈش کی کار دیکھ کر مارچ جلانے [illegible] تیار رہو گے۔ جس پر وہ سفید بیگ نیچے پھینک دے گا۔ وہ پھر ڈاکٹر [illegible] کہ وہ کار کو نہ روکے۔ اس کی نگرانی کی جائے گی۔ اگر وہ پولیس کو ساتھ لائے گا تو اسے اپنی بیٹی سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

"تم دونوں" ماں [illegible] پڑی اور ڈوالی اور فلن کو دیکھتے ہوئے کہا "بیگ لیکر [illegible] یہاں پہنچو گے۔ بلانڈش کہنے کے خلاف نہیں کرے گا۔ اگر تمہارا تعاقب کیا جائے تو [illegible] راستے ہی میں گرا دینا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ لڑکی کی وجہ سے وہ تمہارا تعاقب نہیں کریں گے۔ سمجھ گئے؟"

"کل رات کو؟" فلن نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ لڑکی کو ختم کر دیا جائے گا؟" فلن نے سگریٹ

سلگاتے ہوئے کہا۔

ما چونک پڑی۔ "روپیے ملنے کے بعد سوچیں گے ہم

"کیوں؟ انتظار کیوں؟"

"تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟" ما غرائی۔

فلن اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ڈاکٹر کو گھور کر دیکھا۔ ڈاکٹر اس کی نظروں کی تاب نہ لاکر کمرے سے نکل گیا تو فلن ما کی طرف مڑا۔

"لڑکی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟" اس نے پوچھا "میں نے رات ڈاکٹر کو سرینج لیے ہوئے لڑکی کے کمرے میں جاتے دیکھا تھا!"

ما کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ لیکن وہ جلد ہی سنبھل گئی۔

"تم نے کیا دیکھا تھا؟" وہ بولی "کیا تمھیں دوسرا کام نہیں ہے جو دوسروں کی کھوج میں رہتے ہو؟"

اس کے لہجے کی سختی نے فلن کو چونکا دیا۔

"اوکے! اوکے! میں تو یوں ہی کہہ رہا تھا" اس نے جلدی سے کہا "آئندہ ایسی بکواس نہ کرنا" ما غرائی "اب باہر جاؤ۔"

فلن جلدی سے چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد واپی بھی فلن کے پاس پہونچ گیا دونوں ایڈی کے کمرے میں داخل ہوئے۔ ایڈی بستر پر بیٹھا رسالہ پڑھ رہا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"کل رات ہم ایک کروڑ ڈالر حاصل کر رہے ہیں" واپی بولا۔ "اشتہار آگیا ہے"

"ایک کروڑ! مائی گاڈ!" ایڈی نے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا حصہ لے کر کیا کرو گے؟" واپی نے پوچھا۔

میں جنوبی سمندروں میں کوئی جزیرہ خرید لوں گا اور اسے بے شمار خوبصورت لڑکیوں سے سجاؤں گا۔" ایڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جہنم میں جاؤ،" ولی نے کہا۔ "میں تو ایک ریسٹورنٹ خرید لوں گا جو بہت مشہور ہو گا۔"

ایڈی نے زور سے قہقہہ لگایا۔

پھر فلن، جو خاموشی سے دونوں کی باتیں سن رہا تھا بول اٹھا۔

"لڑکی کے کمرے میں کیا ہو رہا ہے ایڈی؟"

ایڈی کا قہقہہ اچانک رک گیا۔

"کیا مطلب؟" اس نے فلن کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"وہی جو کہہ رہا ہوں،" فلن بولا۔ "میں لڑکی کے کمرے کے بغل میں رہتا ہوں اس لیے سب کچھ سنتا ہوں۔ ڈاکٹر روزانہ اندر جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں سیرنج ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سلم بھی اندر جاتا ہے۔ کل رات گیارہ بجے سے صبح چار بجے تک وہ کمرے میں رہا تھا۔"

ایڈی اچھل پڑا۔ "سیرنج! کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"میرا خیال ہے کہ لڑکی کو کوئی نشہ انجکٹ کیا جاتا ہے۔"

"لیکن کیوں؟"

"میں نہیں جانتا۔ سلم اندر کیوں جاتا ہے؟"

ایڈی نے جلدی جلدی کپڑے پہن لیے اور کہا، "سلم! وہ جانور یقیناً وہ لڑکی کو زہریلا کر دے گا۔"

"پتہ نہیں۔ ما اس تذکرے پر بھڑک اٹھی تھی۔" فلن نے کہا۔

"میں بات کرتا ہوں۔" ایڈی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "آخر ان حرکتوں کی

کوئی حد ہوتی ہے۔"

"بہتر ہے کہ خاموش رہو" ڈاپلی نے وارننگ دی" وہ یہ سب پسند نہیں کرے گی۔"

ایڈی نے فلن سے کہا" سیڑھیوں پر نظر رکھو۔ ما آجائے تو خبردار کرنا میں ذرا لڑکی کو دیکھ آؤں۔"

"ضرور" کہہ کر فلن باہر نکل گیا۔

ایڈی دبے قدموں سے دوڑتا ہوا لڑکی کے کمرے کی طرف چل دیا۔ چابی دروازے ہی میں لگی ہوئی تھی۔ اس نے تالا کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

مس بلانڈش بستر پر چت لیٹی ہوئی تھی اور چھت کو پلک جھپکائے بغیر گھور رہی تھی۔ اس نے ایڈی کی طرف پلٹ نہیں دیکھا۔

ایڈی نے دروازہ بند کر لیا اور بستر کے قریب آگیا۔

"ہیلو بے بی!" اس نے کہا، تم کیسی ہو؟"

لڑکی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بدستور چھت کو گھورتی رہی۔ شاید وہ اس کی موجودگی سے بے خبر تھی۔

ایڈی نے اس کے شانے پکڑ کر جھنجھوڑے۔" جاگو بے بی! کیا ہوا ہے تمہیں؟"

بلانڈش نے آہستہ سے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں بے جان اور پھیلی ہوئی تھیں۔

"چلے جاؤ یہاں سے"۔ وہ بڑبڑائی اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

لیکن ایڈی بستر پر بیٹھ گیا۔

"تم مجھے پہچانتی ہو۔ میں ایڈی ہوں۔ میری طرف دیکھو۔"

تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر لڑکی نے آخر منہ کھولا "کاش میں مر جاتی۔

مرنے کے بعد مجھے کچھ احساس نہ ہوگا.... خواب!.... صرف ڈراؤنے خواب میں یہ وہ آدمی روزانہ آتا ہے لیکن وہ خواب کا حصہ نہیں لگتا۔ وہ تو سچ مچ کا آدمی ہے۔ وہ دراز قد ہے اور بدبودار ہے۔ وہ میرے پاس بیٹھ کر کچھ بولتا رہتا ہے. لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں مرجانے کی ایکٹنگ کرتی ہوں میں چیخنا چاہتی ہوں لیکن میرے چیخنے پر وہ سمجھ جائے گا کہ میں زندہ ہوں. اس لیے خاموش رہتی ہوں" بولتے بولتے وہ خاموش ہوگئی اور پھر اچانک چیخ پڑی "آخر وہ مجھے کچھ کرتا کیوں نہیں؟"

ایڈی اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کی پیشانی عرق آلود ہوگئی تھی اس نے دروازے کی طرف پلٹ کر دیکھا۔ کیا ماں نے سن لیا ہوگا؟ اس نے سوچا۔

مس بلانڈش پھر پرسکون ہوگئی تھی۔ فلن نے دروازے سے جھانک کر دیکھا" باہر آجاؤ۔ وہ کیوں چیخ رہی تھی؟"

ایڈی اسے ڈھکیلتا ہوا باہر آگیا اور تالہ لگا دیا۔ اس نے اپنی پیشانی پونچھی۔

"کیا ہوا؟" فلن نے پوچھا۔

"بہت کچھ۔ اس لڑکی کا مرنا ہی اچھا ہے" ایڈی بڑبڑایا۔

ایڈی تیزی سے اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ فلن اس کے پیچھے چلا آیا تھا۔ واپی ایڈی کے بستر پر بیٹھا تھا۔ وہ ایڈی کے چہرے کا تغیر دیکھ کر اٹھ گیا۔

"گیٹ آؤٹ!! تم دونوں دفع ہو جاؤ یہاں سے" ایڈی غرایا۔

واپی اور فلن جلدی سے باہر نکل گئے۔

ایڈی نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ بڑا آدمی ہے۔ زندگی میں پہلی بار وہ اپنے آپ سے شرمندہ ہوا تھا۔

ریلی کے گروہ کی کارستانی!
مقتول کی شناخت ہوگئی!
جان بلانڈش اغوا کنندگان کو رقم ادا کر رہا ہے۔

دوسرے دن اخباروں میں طرح طرح کی سرخیاں نظر آرہی تھیں۔ ایک رپورٹر نے لکھا تھا کہ ٹیلس ہوٹل کے کمرے میں پڑی لاش ایڈی ہینی کی تھی جس نے پولیس کو یہ خبر دی تھی کہ ریلی کا گروہ ان میں دلچسپی لے رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جان بلانڈش ایک کروڑ ڈالر کی رقم اغوا کنندگان کو ادا کرے گا۔ مسٹر بلانڈش نے اپنی بیٹی کی جان کے خوف سے پولیس سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے لیکن پولیس مستعد ہے۔

اگرسن اخبار پڑھ کر مسکرائی۔

"بہت خوب!" فلن نے کہا "سارا الزام بے چارے ریلی کے سر جا رہا ہے میرا خیال ہے کہ پولیس کیپٹن اگر سیڑھیوں سے نیچے گر پڑے گا تو تب بھی ریلی ہی کا نام لیا جائے گا۔"

"ہو سکتا ہے۔" ایڈی نے سوچتے ہوئے کہا "لیکن میں کچھ اور سوچ رہا ہوں آخر ہینی کو کس نے قتل کیا؟... وہ ریلی تو نہیں تھا کیونکہ وہ مر چکا ہے کیا اس لڑکی نے یہ کام کیا ہوگا؟ لیکن کیوں؟ میرا خیال ہے کہ وہ ریلی سے تعلقات رکھتی تھی۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو" ما نے سر ہلایا "روپیہ حاصل کرنے سے پہلے ہمیں یہ سب معلوم کر لینا چاہیے۔ ایڈی! تم پھر شہر جاؤ اور لڑکی کے متعلق معلومات حاصل کرو۔"

"او کے!" ایڈی اٹھ کھڑا ہوا "کیا تم میرے ساتھ آرہے ہو سلم!"

سلم جو کمرے کے سرے پر بیٹھا تھا ایڈی کی آواز پر بھی نہیں ہلا۔

"تم اکیلے جاؤ" ما نے جلدی سے کہا "اپنا ریوالور یہیں چھوڑ دو۔"

ایڈمی باہر کی طرف بڑھ گیا۔ تاشا اس کے پیچھے چلی آئی۔ دروازے کے قریب پہنچ کر وہ بولی، "تم پیٹر کاسماس سے دریافت کرو۔ وہ شہر کی ساری بڑی لڑکیوں کو جانتا ہے۔ اور ہاں اپنا ریوالور دے دو مجھے۔"

ایڈمی نے ریوالور دے دیا اور کہا، "کیا تم سلیم کو لڑکی کے قریب جانے سے باز نہیں رکھ سکتیں؟"

"اچھا نک پڑی"۔ تم اپنا کام دیکھو۔"

"کم از کم وہ اچھی لڑکی ہے۔ سلیم کو اس کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔"

"خاموش!" تاشا چلائی، "سلیم اس لڑکی کو چاہتا ہے۔ تم بس کان کھول کر سن لو کہ اس معاملے میں کسی کی بھی دخل اندازی مجھے پسند نہیں ہوگی۔ سمجھے!"

"جہنم میں گئی تمہاری بات!" ایڈمی دانت پیستے ہوئے چلایا۔ "تشدد سے دیکھیں تم لڑکی کو مار بھی ڈالو تو بھی ہم خاموش رہیں؟"

تاشا نے اپنا ہاتھ ایڈمی کے منہ پر کس دیا۔ ایڈمی پیچھے ہٹا۔ وہ تھوڑی دیر خاموش کھڑا اسے گھورتا رہا اور پھر مسکرا دیا۔

"ٹھیک کہا" اس نے کہا "بھول جاؤ میری بات کو"۔ یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔

راستے بھر وہ سوچتا رہا۔ مجھے محتاط رہنا چاہیئے۔ تاشا سلیم کی طرح خطرناک ہو سکتی ہے۔ اس لڑکی کی بدنصیبی پر اسے افسوس ہو رہا تھا لیکن وہ کیا کر سکتا ہے؟۔ اس لڑکی کے لیے وہ کیوں اپنی جان خطرے میں ڈالے؟

جس وقت وہ کاسماس کلب پہنچا تو دوپہر کے دو بج رہے تھے۔ کلب میں اس وقت صرف اسٹاف ہی نظر آ رہا تھا۔ لڑکیاں رقص کے لیے ریہرسل کر رہی تھیں۔ بیرے میزیں صاف کر رہے تھے۔ پیانو پر ایک آدمی بیٹھا کسی دھن کی مشق کر رہا تھا۔ ایڈمی کو دیکھ کر لڑکیاں مسکرائیں۔ سب اسے پہچانتے تھے۔

کچھ دیر ان سے گپ شپ کرنے کے بعد وہ آفس کی طرف بڑھ گیا۔

پیٹر کا سا اس اپنی میز پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ وہ ایڈی کو دیکھ کر متبسم ہوا۔ پیٹر پستہ قد اور فربہ آدمی تھا۔ باریک مونچھیں اس کے چہرے پر مضحکہ خیز لگ رہی تھیں

ایڈی نے بڑھ کر ہاتھ ملایا۔

"ہیلو،" اس نے کہا، "کیا ہو رہا ہے؟"

پیٹر نے اخبار رکھ دیا۔ "کیوں؟ کچھ بھی تو نہیں! کل رات کی فائرنگ نے میرا بزنس چوپٹ کر دیا ہے۔ بہت کم گاہک اب ادھر کا رخ کرتے ہیں، اور جو لوگ آتے ہیں وہ میری بیوی کے دوست ہوتے ہیں اور وہ بل ادا نہیں کرتے۔"

پیٹر نے ٹھنڈی سانس لی۔

"ہاں! ایسا معلوم ہوتا ہے وہ بدمعاش ایلن اس بار پٹ مار گیا ہے۔"

"میں نہیں سمجھ سکتا،" پیٹر کے چہرے پر الجھن تھی، "شاید مجھے کبھی یقین نہ آئے گا کہ یہ کام ریلی نے کیا ہے۔۔۔ ہاں اگر ماگرسن چاہے تو یہ کام کر سکتی ہے۔"

"نہیں ما نے یہ کام نہیں کیا ہے" ایڈی نے گھورتے ہوئے کہا، "ہم لوگ گذشتہ ہفتہ شہر سے باہر تھے۔"

"ضرور! ضرور!" پیٹر جلدی سے بولا، "میں نے تم میں سے کسی کو بھی بہت دنوں سے نہیں دیکھا، خیر کچھ بھی ہو۔ جیسے ہی وہ پیسے ادا ہوں گے اور لڑکی واپس آئے گی مصیبت شروع ہو جائے گی۔"

"مجھے کیا؟" ایڈی نے منہ بنایا، "یہ سب ریلی جانے" اس نے سگار سلگایا اور یونہی لاپرواہی سے پوچھا، "اپنا بورگ کون ہے؟"

پیٹر چونک سا پڑا، "تم اسے کیسے جانتے ہو؟"

"میں جانتا ہوتا تو تم سے کیوں پوچھتا۔ کیا تم اسے جانتے ہو؟"

"ہاں! جانتا ہوں۔"

"کیا کام کرتی ہے؟"

"وہ ریلی کی داشتہ ہے۔"

"بہت خوب! یہ میرے لیے نئی خبر ہے" ایڈی نے دلچسپی سے کہا۔

"میں اور بھی بتا سکتا ہوں۔ پیٹر نے فخریہ لہجے میں کہا، اینا آج کل ہوا کھا رہی ہے۔ سب کا ایک ہی سوال ہے کیوں؟ ریلی اور اینا اتنے قریب تھے کہ ایسا ہونا مشکل نظر آتا تھا۔ ویلی نے اپنی زندگی میں پہلی بار اتنی بڑی رقم پائی ہوگی کیا وہ ایسے وقت اینا کو بھول سکتا ہے؟"

"ہو سکتا ہے وہ اینا سے بیزار ہو گیا ہو" ایڈی نے کہا۔

"اینا کا خیال ہے کہ ریلی ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔ وہ کہتی ہے کہ ریلی کو کچھ ہو گیا ہے۔ شاید کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔"

ایڈی نے بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو پایا اور مسکراتے ہوئے کہا "تم ان عورتوں کو جانتے ہو جو اپنے آپ کو بہت خوبصورت سمجھتی ہیں۔ ریلی کو دولت مل گئی اس نے اینا کو چھوڑ دیا۔ بس!"

"ہو سکتا ہے۔"

"کیا اینا اب بھی پیلس ہوٹل ہی میں ہے" ایڈی نے پوچھا۔

پیٹر نے گھور کر دیکھا، "تمھیں اس سے اتنی دلچسپی کیوں ہے؟"

"ما جاننا چاہتی ہے" ایڈی نے آہستہ سے کہا۔

"اوہ! ہاں وہ اب بھی وہیں ہے لیکن دو پولیس آفیسر اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ پولیس کا خیال ہے کہ ریلی اینا سے ملنے وہاں آیا تھا۔ ہنری سے اس کی مڈبھیڑ ہو گئی تو اس نے ہنری کو قتل کر دیا۔ اور بھاگ گیا۔ اب وہ اس کی واپسی کے منتظر ہیں

ایڈی نے اپنی ٹھوڑی کھجائی۔ اس کا دماغ تیزی سے سوچ رہا تھا۔ آخرکار اس نے کہا، میں اس لڑکی سے دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ تم اس کو یہاں سے فون کرو اور یہاں بلاؤ۔ میں یہیں باتیں کروں گا۔ اس سے پولیس کو کچھ معلوم نہ ہوگا۔"

"نہیں! میں اس لڑکی کو کسی مصیبت میں پھنسانا نہیں چاہتا۔" کوئی مصیبت نہیں،" ایڈی بولا۔ "میں جیسا کر رہا ہوں ویسا ہی کرو۔ یہ ماگرسن کا حکم ہے۔"

پیٹر ماسے خوف کھاتا تھا۔ اس نے فوراً اینا کا نمبر ملایا۔

"اینا! کیا تم ہو؟ دیکھو میں تم سے ایک اہم بات کہنا چاہتا ہوں۔ فوراً یہاں آجاؤ۔ نہیں۔ کوئی کام نہیں ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے نکل ہی آئے۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ جلدی آجاؤ۔" اس نے فون رکھ دیا۔

"وہ آ رہی ہے۔ آدھ گھنٹہ میں پہونچ جائے گی۔" پیٹر نے آہستہ سے کہا۔

"شکریہ پیٹر! میں اسے کہوں گا۔ وہ یہ بات نہیں بھول سکے گی۔"

"وہ بھول ہی جائے تو اچھا ہے۔" پیٹر نے بے چینی سے کہا، "سنو لڑکی کے ساتھ کسی قسم کی سختی نہ کرنا۔"

"گھبراؤ نہیں۔ میں صرف چند باتیں کروں گا۔ اب تم آدھ گھنٹہ کے لیے باہر چلے جاؤ۔"

پیٹر نے شانے اچکائے "میرے کھانے کا وقت ہو رہا ہے" یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد ایڈی اٹھ کھڑا ہوا اور پیٹر کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کا رخ دروازے کی طرف تھا۔ اس نے میز کی بائیں طرف کی دراز کھولی۔ اس کا خیال ٹھیک نکلا۔ ریوالور موجود تھا۔ وہ محتاط رہنا چاہتا تھا۔ اینا خطرناک لڑکی ہے۔ اس کا خیال تھا کہ ہینی کو اینا ہی نے مارا ہوگا۔

آدھ گھنٹہ کے بعد دروازہ کھلا اور اینا داخل ہوئی۔ وہ ہلکے سبز رنگ کا لباس

پہنے تھی اور سر پر بید کی ہیٹ جمائے تھی۔ اس لباس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

جیسے ہی اس کی نظر ایڈی پر پڑی اس کے قدم رک گئے۔ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا پھر اس کی نظر ایڈی کے چہرے سے میز پر رکھے ہوئے ریوالور پر ٹھہر گئی۔

"ہیلو بے بی!" ایڈی نے شوخی سے کہا "اندر آجاؤ۔ اسے ایک دوستانہ ملاقات سمجھو۔ آؤ۔ بیٹھ جاؤ۔ لیکن سب سے پہلے اپنا ہینڈ بیگ دیدو"

تھوڑی سی جھجک کے بعد اینا نے اپنا بیگ ایڈی کی طرف اچھال دیا۔ ایڈی نے بیگ اور ریوالور میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"تم تو مجھے جانتی ہی ہوگی۔ کیوں؟"

لڑکی اب سنبھل چکی تھی۔ وہ آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں جانتی ہوں تم کون ہو" وہ بولی۔

ایڈی نے سگریٹ نکال کر لڑکی کو پیش کیا۔ جسے اس نے قبول کر لیا گیا۔ پھر ایڈی نے اپنا اور لڑکی کا سگریٹ سلگایا اور کرسی کی پشت سے ٹک گیا۔

"اپنا پتہ دے کر تم کہاں غائب ہو گئی تھیں؟" ایڈی نے پوچھا "میں رات تقریباً پھنس چکا تھا ہم چاہیں تو ایک دوسرے سے اچھا سلوک کر سکتے ہیں"

"کیا ایسا ہو سکتا ہے؟" لڑکی نے سرد لہجے میں پوچھا "فرینکی کہاں ہے؟"

"فرینکی! بھلا میں کیا جانوں؟"

"تم اور فلن اس رات فرینکی سے بٹرزل بینک کے پاس ملے تھے۔ جس رات وہ غائب ہوا تھا۔ بٹرزل بینک پر کام کرنے والا لڑکا میرا دوست تھا۔ اس نے مجھے فون کیا تھا۔ اس نے فلن کے پاس اسٹین گن دیکھی تھی۔ دوسرے دن تم کچھا

ختم ہو گیا۔ اب بتاؤ فرینکی کہاں ہے؟"

ایڈی گھبرا گیا۔ یہ خبر اس کے لیے سنجر کن تھی۔ اس نے سوچا مانے عقل سے کام لیا تھا جو اس لڑکے کو ختم کروا دیا۔

"میں نہیں جانتا بے بی! مجھ سے زیادہ تو تم ہی جانتی ہو گی"

اینا مسلسل اسے گھورے جا رہی تھی۔

"پھر تم نے اپنی یہ گن کیوں تانی تھی؟"

"بیلی اس رات بہت زیادہ مضطرب تھا۔ میں نے گن نہیں دکھائی۔ وہ جس نے ایسا کیا تھا فلن تھا۔ اس وقت بلانڈش کی لڑکی بھی ان کے ساتھ تھی۔ میں بھی کتنا بے وقوف ہوں کہ لڑکی کو نہ پہچان سکا۔ اگر پہچان لیتا تو اس وقت فرینکی سے اسے چھین لے جاتا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ اس کی نئی دوست ہے۔ اور میں نے یقین کر کے اسے جانے دیا۔"

اینا کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ میں یہ بات کبھی مان نہیں سکتی کہ ریلی نے مجھے چھوڑ کر کسی دوسری لڑکی کو اپنا لیا ہو گا۔"

"تم غلطی پر ہو۔ میرا خیال کچھ اور ہی ہے۔"

"کیا؟"

"چھوڑو۔ یہ سب تو لوگ ہی کہہ رہے ہیں۔"

"لوگ کیا کہہ رہے ہیں"۔ وہ غصہ سے بولی۔

"یہ جھوٹ ہے" وہ چلائی، "فرینکی مجھے چاہتا تھا۔"

"ہو سکتا ہے، ہو سکتا ہے۔" ایڈی نے اس طرح کہا جیسے اس کا دل رکھنے کے لیے کہہ رہا ہو۔ "لیکن وہ ہے کہاں؟ کیا وہ تمہیں روپیہ نہیں دے گا؟"

اینا اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگی۔ ایڈی دیکھ رہا تھا کہ اس نے لڑکی کا ذہن بدل

دیا ہے۔ اس نے لوہا گرم دیکھ کر ایک اور ضرب لگائی۔

"بلانڈ تھ کی لڑکی بہت خوبصورت تھی۔ ہو سکتا ہے ریلی سچ مچ اس پر مر مٹا ہو۔ میرا خیال ہے لوگ ٹھیک ہی کہتے ہیں۔"

"شٹ اپ!" وہ چلائی "وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا، مجھے یقین ہے"

"او نہہ" ایڈی کبھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے احساس ہوا کہ وہ بہت زیادہ بول رہا ہے۔ تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ پھر لڑکی بڑبڑائی۔

"میں اب اپنا خرچ کیسے پورا کروں؟"

"اگر تم چاہو تو مجھ سے قرض لے سکتی ہو" ایڈی نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"میں تم سے لینا پسند نہیں کروں گی۔"

"تمہاری مرضی، ویسے تم ریلی کے متعلق سوچ کر اپنا وقت برباد کر رہی ہو۔ اتنی دولت مل جانے کے بعد وہ تم جیسی کئی لڑکیاں حاصل کر سکتا ہے۔ اچھا خیر! میں تو چلا۔ بائی! بائی!" یہ کہہ کر ایڈی باہر نکل گیا۔ اینا کھڑکی سے باہر خلا میں گھور رہی تھی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

فلن نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی "پانچ منٹ اور ہیں" وہ بڑبڑایا۔ وہ اور روانی اس وقت بیوک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ روانی کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ بیوک کو جھاڑیوں میں سڑک کے کنارے کھڑا کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد روانی نے پوچھا۔

"اب کیا وقت ہے؟"

"خاموش رہو۔" فلن جھلا گیا۔ اس کی خواہش تھی کہ ایڈی اس کے ساتھ ہوتا۔ روانی مضطرب اور کمزور آدمی تھا۔ ایڈی کے ساتھ کام کرنے پر اسے یقین

ہو جاتا تھا کہ وہ آخر میں کامیاب رہیں گے۔

"میں کار کی آواز سن رہا ہوں۔" ڈاپی پھر بولا۔

"لو وہ آ گئے۔" یہ کہہ کر فلن کار سے باہر نکل آیا۔ دور کسی کار کے ہیڈلائٹ ابھرا رہے تھے۔ فلن کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ٹارچ تھی۔ کار تیزی سے ان کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔ جب فاصلہ تین فرلانگ کا رہ گیا تھا تو فلن نے ٹارچ جلائی اور بجھانی شروع کر دی۔

ڈاپی خاموشی سے دیکھتا رہا۔ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ فلن نے دیکھا کہ کار میں صرف ڈرائیور ہے۔ جیسے ہی کار اس کے قریب سے گزری کھڑکی سے ایک وزنی سفید رنگ کا بیگ گر پڑا اور کار آگے بڑھ گئی۔ تھوڑے انتظار کے بعد فلن نے آگے بڑھ کر بیگ اٹھا لیا۔

ڈاپی نے مشین گن رکھی اور کار اسٹارٹ کر دی۔ فلن دوڑتا ہوا کار کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔ "چلو" اس نے کہا اور کار چل دی۔

ڈاپی نے ایکسیلیٹر پر دباؤ ڈالا۔ کار تیزی سے راستہ طے کرنے لگی۔ فلن پیچھے نظر رکھے ہوئے تھا۔ تین میل تک وہ سیدھے ہی چلتے رہے۔ لیکن کوئی تعاقب نہیں کر رہا تھا۔

"ٹھیک! سب ٹھیک ہے۔ اب گھر کی طرف مڑ جاؤ" فلن بولا۔

دونوں جب اندر داخل ہوئے تو سب کو انتظار کرتے پایا۔ ماں نے بڑھ کر بیگ لیا اور زپ کھول دیا۔ سب اسے گھیر کر کھڑے ہو گئے تھے۔ سلم بھی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ بیگ میں نفیس نوٹوں کی گڈیاں سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں۔

"ہرا" ایڈی چیخا۔

"ہم! "ماں نے کہا۔ "روپیہ مل چکا ہے۔ ایک کروڑ ڈالر اب ہمارے ہیں۔"

"جلدی سے بانٹو نا!" ایڈی نے بے چینی سے کہا۔

"ہاں" دالی بھی بول اٹھا: "مجھے کیا ملے گا نا!"

نا نے زپ کھینچ کر بیگ بند کر دیا۔ اس نے باری باری سب پر نظر ڈالی اور کرسی کی طرف بڑھ گئی۔ سب خاموشی سے دیکھتے رہے۔

"کیا ہوا ہے تمھیں؟" ایڈی نے پوچھا۔

"ان نوٹوں کا ایک ایک نمبر نوٹ کر لیا ہو گا" نا نے کہا "تم چاہو تو شرط لگا سکتے ہو۔ پولیس کے پاس ضرور ان نوٹوں کے سارے نمبروں کی لسٹ ہو گی۔ یہ نوٹ ہمارے لیے آگ ہیں"

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟" ایڈی نے پوچھا "کیا ہم یہ روپیہ استعمال نہیں کر سکتے؟"

"ضرور کر سکتے ہیں اور پھر ہم میں سے ہر ایک برقی کرسی تک سفر آسانی سے کر سکتا ہے۔ ان روپیوں کو استعمال کرنا خودکشی کرنے کے برابر ہے" نا بولی۔

"تو پھر یہ روپے لینے کی کیا ضرورت تھی؟" ڈلن چیخ پڑا۔

"آپ پرسکون ہو جاؤ" نا نے کہا "میں سب سوچ چکی ہوں۔ میں ان روپیوں کا سودا سمگلر سے کروں گی جو برسوں تک ان روپیوں کو دبائے بیٹھا رہ سکتا ہے۔ ایک کروڑ کے بدلے میں وہ ہمیں پچاس لاکھ ڈالر ہی دے گا۔ تو کیا ہو گیا! نصف کروڑ بھی کچھ برے نہیں انھیں ہم خرچ تو کر سکیں گے۔"

اچانک سلم جھلا گیا اور فرش پر تھوکتے ہوئے بولا "باتیں! باتیں! تم صرف باتیں بنانا جانتی ہو" یہ کہہ کر وہ پھر رسالہ دیکھنے میں مشغول ہو گیا۔

"اس طرح تو میرا حصہ بہت کم ہو گا نا" ایڈی نے کہا۔

"ہاں! تم سب کو تین سو ڈالر ملیں گے۔ صرف تین سو ڈالر سمجھے!"

ایڈی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟"

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔" نا نے پرسکون لہجے میں کہا۔ "تین سو ڈالر تمہارے جیب خرچ کے لیے ہوں گے۔ میں تم سب کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ تم لوگ جیسے ہی روپیہ پاؤ گے بے تحاشہ خرچ کرو گے اور پھر پولیس سیدھی یہاں آجائے گی سمجھے! اسی لیے میں تمہیں صرف تین سو ڈالر دوں گی۔"

ایڈی نے بولنا چاہا لیکن پھر رک گیا۔ اسے خیال ہوا کہ نا ٹھیک ہی کہہ رہی ہے۔

"تم ٹھیک کہتی ہو نا۔" اس نے طویل سانس لی۔ "میں تو سمجھا تھا کہ میں مالدار ہو جاؤں گی۔"

"اور اب!" نا نے کلام جاری رکھا۔ "میں بتاؤں گی کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ ہم لوگ بزنس کریں گے۔ ہم پیراڈائس کلب (Paradise club) خرید لیں گے جو برائے فروخت ہے۔ ہم اسے نئی طرح سجائیں گے۔ تم لوگ میری مدد کرو گے پھر دیکھ لینا ہم اس کلب کو شاندار کلب بنا دیں گے اور تب بڑے آدمی بن جائیں گے۔ کیوں؟ کیا خیال ہے؟"

چاروں پھر پرسکون ہو گئے۔ سلم شاید نا کی باتیں سن ہی نہیں رہا تھا۔

"زندہ باد نا! تم سچ مچ ذہین ہو نا!" ڈاکٹر نے بے اختیار کہا۔

"ہاں!" ایڈی بھی بول پڑا۔ "بہت ہی اچھا خیال ہے۔"

نا مسکرائی۔ "ہم میں سے ہر ایک کلب کا حصہ دار ہوگا۔ ہر ایک کو نفع میں سے پانچواں حصہ دیا جائے گا۔ اس وقت تم لوگ کافی روپیہ پا سکو گے۔"

"ایک منٹ ٹھہرو۔" ایڈی بولا۔ "اگر پولیس نے پوچھا کہ کلب خریدنے کے لیے روپیہ کہاں سے آئے گا تو؟"

"میں نے سب سوچ لیا ہے۔ شلبرگ کہہ دے گا کہ اس نے روپیے ہم کو قرض دیے ہیں۔ نا بولی۔" تم نے یقیناً خوب سوچا ہے۔" سب نے مل کر کہا۔

"ہم کل ہی کلب خرید رہے ہیں" نا نے کہا۔

"اور اب صرف لڑکی کو ختم کرنا باقی ہے۔" فلن نے کہا، کیا تم نے ڈاکٹر سے بات کرلی ہے۔ نا! ہم لڑکی کو کہاں دفن کریں گے۔؟"

نا چونک پڑی اور اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔ ڈاکٹر کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ سلم کے ہاتھ سے رسالہ چھوٹ گیا۔ اس نے سب کو گھورتے ہوئے کہا، دفن کریں گے؟ کیا مطلب؟"

"کچھ نہیں۔" نا بولی۔ وہ فلن کو قہر آلود نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ایڈی نے فیصلہ کیا کہ یہی وقت اس کے لیے اچھا ہے۔

"نا! آخر لڑکی کا کیا انجام سوچا ہے؟" اس نے پوچھا اور آہستہ سے سلم سے دور ہٹتا گیا۔

نا ہچکچاتی رہی۔ لیکن سمجھ گئی کہ اب پیچھے ہٹنے کا وقت نہیں ہے۔ اس نے سلم کو دیکھے بغیر کہا "اسے ختم ہونا چاہیئے۔ لڑکی بہت کچھ جان چکی ہے جب وہ سو رہی ہوگی تو۔۔۔۔"

"نا!" سلم کی آواز نے اس کا جملہ پورا نہ ہونے دیا۔ وہ خونخوار نظروں سے نا کو گھور رہا تھا۔

"کیا بات ہے؟" نا نے اپنے خوف کو چھپاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ لڑکی میری ہے" سلم نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کوئی اسے ہاتھ نہیں لگائے گا۔ نہیں تو سب سے پہلے مجھ سے نپٹنا پڑے گا۔ وہ لڑکی میرے ساتھ رہے گی۔ سمجھیں!"۔

"دیکھو سلم! بے وقوف مت بنو" ما بڑی مشکل سے بول رہی تھی۔ اس کا حلق سوکھ رہا تھا۔ "ہم لڑکی کو ساتھ نہیں رکھ سکتے۔ وہ ہمارے لیے خطرہ ہے۔"

سلم نے اچانک کرسی کو لات ماری جو اس کے سامنے حائل تھی۔ اس کا خنجر اس کے ہاتھ میں آ چکا تھا۔ داپی اور ڈاکٹر جلدی سے پیچھے ہٹ گئے اور ما کو اکیلا چھوڑ دیا۔ سلم ٹھیک ما کے سامنے آ گیا۔ "اگر تم یہی چاہتی ہو تو پہلے تمھیں مجھ سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ کیا تم چاہتی ہو کہ میں تمھارا اگلا کاٹ دوں؟ اگر کسی نے بھی لڑکی کو چھوا تو میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا" وہ چلایا۔

ایڈی نے آہستہ سے ریوالور نکال لیا۔ لیکن ما نے دیکھ لیا۔

"خبردار ایڈی۔" وہ چیخی۔

سلم ایڈی کی جانب مڑا۔ اور ایڈی ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔

"تم نے سنا نہیں" سلم پھر چیخا۔ "وہ لڑکی میری ہے۔ کوئی اسے ہاتھ نہیں لگائے گا۔" اس نے سب کو باری باری گھورا اور پلٹ کر اپنے کمرے کی طرف چل پڑا۔

ایڈی اور فلن نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کمرے سے نکل گیا۔ داپی پسینے میں شرابور ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر نے اپنا پیالہ بھرا اور حلق میں انڈیل لیا۔ سلم سیڑھیوں کے سرے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے پلٹ کر ان پر نظر ڈالی اور مسکرایا۔

آخر کار اس نے اپنا رعب جما دیا تھا۔ اب سب اس کا کہنا مانیں گے۔ وہ پھر مس بلانڈش کے کمرے کی طرف بڑھا۔ اب وقت آ گیا ہے۔ لڑکی کے قریب بیٹھے رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ اب اپنی قوت بھی دکھلانا چاہیے۔

اس نے تالہ کھول لیا اور اندر داخل ہوا! مس بلانڈش نے دیکھا کہ سلم اس کے قریب آ رہا ہے اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ اب کیا ہونے والا ہے کانپتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

تیسرا باب

دروازے پر جلی حرفوں میں لکھا ہوا بورڈ لگا ہوا تھا "ڈیوڈ فنر پرائیوٹ جاسوس۔"

بورڈ نیا بنا ہوا تھا۔ اندر آفس میں ایک میز اور دو کرسیاں تھیں۔ فرش پر ترکی قالین بچھا ہوا تھا۔ کتابوں کی شلف میں قانون کی کئی کتابیں سجی ہوئی تھیں جن کو شاید اب تک پڑھنے کی نوبت نہ آئی تھی۔

ڈیوڈ فنر میز کے دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھا چھت کو تک رہا تھا وہ دراز قد اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ عمر تیئس کے قریب تھی۔ جبڑوں کی بناوٹ سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ اپنا کام کسی نہ کسی طرح نکال ہی لیتا ہوگا۔

بائیں طرف کا دروازہ استقبالیہ روم کی طرف جاتا تھا۔ لکڑی کی دیوار کمرے کو جدا کرتی تھی۔ یہاں ایک طرف کرسیاں بچھی ہوئی تھیں دوسری طرف چھوٹی میز اور کرسی تھی جہاں پالا ڈولالی، ڈیوڈ کی سکریٹری بیٹھی تھی۔ وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی بڑی بڑی نیلی آنکھیں اور سڈول جسم کی مالک تھی۔ وہ ٹائپ رائٹر کو سامنے رکھے چپ چاپ بیٹھی تھی۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد اس کی نظریں دیوار گیر گھڑی پر پڑتیں۔ اس وقت دن کے تین بج رہے تھے۔ پالا کو جمائیاں آ رہی تھیں۔

میز پر رکھا ہوا بزر بج اٹھا اور وہ چونک پڑی وہ اندر داخل ہوئی۔

"کچھ سگریٹ ہوں گے۔" فنر نے پوچھا۔

میرے پاس صرف تین ہیں۔ تم دو لے سکتے ہو۔" وہ بولی۔

"شکریہ!" نشتر نے سگریٹ سلگائی۔ "آج تم خوبصورت نظر آ رہی ہو!"

"ہاں!" پالا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"کچھ کام نہیں ہے کیا؟" اس نے پوچھا۔

"جتنا تم کو ہے اتنا ہی ہے۔"

"ڈرو نہیں۔ کچھ نہ کچھ کام ضرور آئے گا۔" نشتر نے یقین دلایا۔

"انتظار! یہ بات میں پچھلے ہفتے سے سن رہی ہوں۔" پالا نے فکرمند لہجے میں کہا "ڈیئر! اس طرح آخر کیسے کام چلے گا۔ کل فرنیچر والوں نے فون کیا تھا۔ وہ رقم کی تیسری قسط مانگ رہے ہیں نہیں تو وہ یہ سب لے جائیں گے۔"

نشتر نے کمرے کا معائنہ کیا۔

"کیا تم سمجھتی ہو کہ وہ یہ سڑا گلا فرنیچر واپس بھی لیں گے؟" اس نے پوچھا۔

"دیکھ لینا کیا ہوگا۔ لیکن میں کہاں بیٹھوں گی؟"

"کیا وہ تمہیں بھی ساتھ نہیں لے جا سکتے؟"

"ڈیئر ڈنشتر! تم ایک منٹ کے لیے سنجیدہ نہیں ہو سکتے۔" لڑکی نے جھلا کر کہا "اگر ہم جمعے تک دو سو ڈالر پیدا نہ کر سکے تو یہ آفس بند کرنا پڑے گا۔ سمجھے!"

"بے شک!" نشتر نے ٹھنڈی سانس لی۔ "ہمارے پاس کتنا بچا ہے؟"

"دس ڈالر اور پندرہ سنٹ" وہ بولی۔

"کیا کہا؟ تب تو پالا! ہم مالدار آدمی ہیں۔" وہ چلایا۔ "میں ایک آدمی کو جانتا ہوں جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔"

"چھوڑو۔ میں سوچ رہی ہوں تم نے غلطی کی جو یہ کام شروع کیا۔ تم تو ڈیوٹی پر (ایک اخبار) میں اچھا کما لیتے تھے!"

"اچھا! پھر تم بھی میرے ساتھ کیوں چلی آئی تھیں؟ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ کام کٹھن ہے۔ پہلے پہل مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

پالا مسکرائی۔" ہو سکتا ہے کہ وہ وجہ تمہاری محبت ہے۔"

"بس بس! اب تم شروع ہو جاؤ گی۔ تم بے وقوف ہو۔ تم جیسی لڑکی بڑی آسانی سے کسی کروڑپتی کو پھانس سکتی ہے۔ میں ایک بات کہوں۔ ہو سکتا۔ میں ہمیشہ ناکام رہوں۔ میرے دادا کا بھی دیوالیہ نکلا تھا اور میرا باپ غریب تھا۔"

"ہم کب شادی کر رہے ہیں ڈیوڈ؟" پالا نے ان سنی کر کے کہا۔

"تم گھر کیوں نہیں جاتیں؟" فنر جھنجھلا کر بولا۔ "یہاں رہ کر تمہارا دماغ خراب ہو رہا ہے۔ جاؤ آج تمہاری چھٹی ہے۔"

پالا نے بے بسی سے دیکھا اور پھر بولی۔ "تم پھر مسکنڈ سے ملو ڈیوڈ! اگر اچھی طرح پیش آئے تو وہ تمہیں پھر سے نوکری دلا دے گا۔ تم سب سے اچھے کرائم رپورٹر تھے۔ اس سے ضرور بات کرو۔"

"مشکل یہ ہے کہ وہ مجھ سے بات کرنا ہی پسند نہ کرے گا۔" فنر مسکرایا۔ "میں نے آنے سے پہلے اس کو ڈبل کراسر، پتھر دل اور بے عقل جیسے ناموں سے پکارا تھا۔ سمجھیں؟"

اچانک گھنٹی بج اٹھی۔ "شاید کوئی ملاقاتی ہے۔"

"کون ہو سکتا ہے؟" فنر نے پر خیال لہجے میں کہا۔

"شاید فون کاٹنے آیا ہو گا۔ ہم نے ابھی تک بل نہیں ادا کیا ہے۔"

"ہم ٹیلی فون رکھ کر کیا کریں گے؟" فنر نے کہا۔ "کٹ جانے دو۔"

پالا باہر چلی گئی۔ دو منٹ بعد وہ ہانپتی ہوئی واپس آتی۔ اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔ "یہ دیکھو۔ کون ہے؟" اس نے کہا اور وزیٹنگ کارڈ بڑھا دیا۔

نتر نے کارڈ بڑھا اور پالا کو حیرت سے دیکھنے لگا۔ "جان بلانڈش! کیا وہ خود آیا ہے؟" اس نے جلدی سے پوچھا۔

"ہاں اور تم سے ملنا چاہتا ہے۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہی ہیں۔"

"مجھے یقین ہے۔"

"خوب! تو پھر تمہیں کس بات کا انتظار ہے۔ اسے اندر بھیجو۔"

پالا نے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ "مسٹر نتر آپ سے مل سکتے ہیں جناب! اندر تشریف لائیے۔" وہ ایک طرف ہٹ کر راستہ دینے لگی۔ بلانڈش اندر آگیا۔ پالا باہر چلی گئی۔

نتر نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔ اسے حیرت ہوئی کہ بلانڈش معمولی تن و توش کا آدمی تھا۔ صرف ادھ کھلی آنکھیں سخت نظر آ رہی تھیں۔

بلانڈش نے تنقیدی نظروں سے چاروں طرف دیکھا۔

"میں ایک معاملہ تمہارے سپرد کرنا چاہتا ہوں" اس نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ تم ہی یہ کام کر سکتے ہو۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم عام لوگوں سے میل جول رکھتے ہو۔ اپنی بیٹی کو پانے کے لیے مجھے ایک ہی راستہ نظر آیا ہے۔ مجھے ایسا آدمی چاہیے تھا جو عام لوگوں سے تعلقات رکھتا ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

"آپ ٹھیک ہی فرماتے ہیں" نتر بیٹھ گیا "لیکن یہ تو بہت پرانی بات ہے۔ اب تو شاید تین ماہ سے زیادہ گزر چکے ہیں۔"

"میں سمجھتا ہوں" بلانڈش نے سگار سلگاتے ہوئے کہا۔ "میں نے فیڈرل کے آفیسرز کو ہر موقع دیا تھا لیکن وہ ناکام رہے۔ اب میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔ پولیس کیپٹن برنن نے مشورہ دیا تھا کہ میں تم سے ملوں۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ تم ایک بہترین کرائم رپورٹر تھے اور عام لوگوں سے اچھے تعلقات

رکھتے ہو۔ اس لیے میں تمھیں بھی ایک موقع دینا چاہتا ہوں۔ اگر تمھیں دلچسپی ہو تو میں تمھیں تین ہزار ڈالر ابھی دے دوں گا اور اگر تم کامیاب ہو گئے تو پھر تیس ہزار مزید پا جاؤ گے۔ یہ ہے سارا معاملہ اب تم کیا کہتے ہو؟"

فنس تھوڑی دیر تک ساکن ہو کر رہ گیا۔ آخر اس نے کہا، "میں یقیناً کوشش کروں گا لیکن میں وعدہ نہیں کر سکتا کہ کامیابی ہو گی۔ فیڈرل کے آدمیوں کا کام رہے تو ہو سکتا ہے کہ میں بھی ناکام رہوں۔ پھر بھی میں کوشش کرنا چاہتا ہوں۔"

"ہوں! تم ابتدا کہاں سے کرو گے؟" یلانڈ نے پوچھا۔

میرے پاس اغوا کی ساری باتیں ریکارڈ ہیں۔

اس وقت میں نیویارک میں کام کرتا تھا اور میں نے ہی کرائم رپورٹر کی حیثیت سے رپورٹ تیار کی تھی جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ میں پہلے اس کا مطالعہ کروں گا۔ ایک چیز میرے ذہن میں ہمیشہ کھٹکتی رہی تھی۔ میں ریلی اور میلی کو ذاتی طور سے جانتا ہوں۔ وہ صرف معمولی چور تھے۔ مجھے حیرت ہے کہ وہ اس اغوا کی ہمت کیسے کر سکے؟ یہ عقل میں آنے والی بات نہیں ہے۔ اگر آپ ان کے متعلق کچھ جانتے ہوتے تو آپ بھی یہی کہتے۔ زیادہ سے زیادہ وہ دونوں کسی چھوٹے پٹرول پمپ کو لوٹ سکتے تھے۔ لیکن اغوا نہیں! یہ ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ دوسرے میں نے اپنے آپ سے کئی بار پوچھا تھا کہ آخر وہ دونوں اچانک غائب کہاں ہو گئے؟ آپ نے جو رقم ان کو ادا کی تھی وہ اب تک بازار میں نہیں آئی۔ پولیس کو جس کی امید تھی وہ نہ ہوئی۔ اگر وہ روپے خرچ نہیں کر رہے ہیں تو کیسے جیتے ہیں؟ دوسرے ریلی کی ایک گرل فرینڈ تھی انیا بورک! جسے وہ بہت چاہتا تھا۔ میں یہ بات یقین نہیں کر سکتا کہ ریلی نے انیا کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا ہو گا۔

فنس تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر بولا، "میں برنن سے ملوں گا اور پورے

کیس کی تفصیلات کا معائنہ کروں گا ہو سکتا ہے کہ وہ کہیں غلطی کر گئے ہوں۔ میں ایک دو دن میں آپ کو حالات سے آگاہ کر دوں گا۔" نسر اچانک خاموش ہو گیا اور پھر بلانڈش کو گھورتے ہوئے اس نے پوچھا "کیا آپ کو امید ہے کہ آپ اپنی بیٹی کو پا سکیں گے؟"

بلانڈش نے سختی سے دانت بھینچ لیے "نہیں! وہ مر چکی ہو گی۔ مجھے یقین ہے" یہ کہ بلانڈش نے اپنا چیک بک نکالی اور لکھتا رہا۔ پھر چیک کاٹ کر نسر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا "دو ایک دنوں میں تمھاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔"

"ٹھیک ہے" نسر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اسے دروازے تک چھوڑنے آیا۔ دروازے کے پاس بلانڈش مڑا۔ "روپیوں کی پروا نہ کرو۔" وہ بولا "تم لوگوں سے ملو اور کوئی بھی اطلاع روپیوں سے خریدنا ضروری سمجھو تو خرید سکتے ہو۔ یہی ایک آخری طریقہ ہے۔"

"آپ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیجئے۔ میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔"

جب بلانڈش چلا گیا تو پالا بھاگتی ہوئی آئی۔

"وہ کیا چاہتا ہے؟ کیا اس نے کام دیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

نسر نے چیک اس کی طرف بڑھا دیا "یہ لو تین ہزار ڈالر کا چیک۔ اب تمھیں کسی طرح کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔"

پولیس کیپٹن چارلس برنن سرخ چہرے، سخت آنکھیں بھورے بال اور بگڑے جسم کا آدمی تھا۔ اس نے اٹھ کر نسر سے ہاتھ ملایا۔

"میں نے کبھی زندگی میں سوچا بھی نہ تھا کہ مجھے کسی پرائیوٹ جاسوس کی مدد کی ضرورت پڑے گی۔ بیٹھو! کیسی گزر رہی ہے؟" برنن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بہت خراب!" فنتر نے بیٹھتے ہوئے کہا
"میں نے یہ خبر حیرت سے سنی تھی کہ تم نے لائسنس کے لیے درخواست دی ہے۔ پرائیوٹ جاسوس کی زندگی بھی کچھ اچھی نہیں ہے۔"
"میری بھی اچھی نہیں گذر رہی ہے۔ بلانڈش سے تعارف کرانے کا شکریہ!"
برنن نے قہقہہ لگایا۔ فنتر کو حیرت ہوئی۔
"ایک بات کہوں" برنن نے ہنسی روکتے ہوئے کہا "جب سے اغوا کا یہ کیس آیا ہے۔ بلانڈش نے میرے دماغ کی چولیں تک ہلا دی ہیں۔ شاید عنقریب ہی میں پاگل ہو جاؤں گا۔ جان چھڑانے کے لیے ہی میں نے تمہارا نام لے لیا تھا سمجھے!"
فنتر چونک پڑا "کیا مطلب؟"
"ابھی انتظار کرو۔ خود ہی معلوم ہو جائے گا۔" برنن مسکرایا۔ بلانڈش نے اب تک میرا پیچھا نہیں چھوڑا ہے۔ صبح دوپہر شام۔ یا تو وہ یہاں موجود رہتا ہے یا فون کر دیتا ہے۔ کیا اغوا کنندان کو پکڑ لیا گیا؟ کیا میری بیٹی مل گئی؟ مدد ہو گئی۔ اب تک میں نے کم از کم ایک ہزار بار تو یہ جملے سنے ہوں گے۔ شاید میرے مرنے کے بعد میرے دل پر یہ الفاظ کندہ ہوں گے۔"
"خوب!" فنتر نے دانت پیستے ہوئے کہا "میں سمجھ رہا تھا کہ تم نے میرے لیے کام ڈھونڈا ہے۔"
"میں بلا ئے اسکاؤٹ نہیں ہوں۔ ایک بات کہوں۔ تم ان لوگوں کو نہ پکڑ سکو گے۔"
"لیکن وہ کہیں تو ہوں گے۔" فنتر نے کلام جاری رکھا۔
"ضرور کہیں نہ کہیں تو ہوں گے ہی۔ میکسیکو، کناڈا، جنت یا جہنم۔ کہیں تو

ضرور ہوں گے۔ ساری دنیا کی پولیس ان کی تلاش میں ہے۔ کہیں بھی تو نہیں ملے۔

"لڑکی کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا وہ مر چکی ہوگی؟"

"ہاں۔ وہ لوگ اسے زندہ کیسے رہنے دیں گے۔ وہ تو ان کے لیے بہت بڑا خطرہ ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے لڑکی کو اسی وقت قتل کر دیا تھا جب اس کا ساتھی میک گون قتل ہوا۔ لیکن لڑکی کو کہاں دفن کیا ہوگا؟"

"اینا بورگ کے متعلق کیا خیال ہے؟"

وہ اب بھی شہر ہی میں ہے۔ میرا ایک آدمی مہینوں سے اس کی نگرانی کر رہا ہے اب لڑکی کا ایک نیا دوست پیدا ہوگیا ہے۔ شاید وہ ریلی کو بھول چکی ہے۔

اب وہ پیراڈائس کلب میں کیبرے کرتی ہے۔"

"نیا دوست؟ کون ہے وہ؟" فنر نے پوچھا۔

"ایڈی شلٹز۔"

فنر کی پیشانی پر بل پڑ گئے پھر اس نے کہا۔ "میں اسے جانتا ہوں۔ گرسن کے گروہ کا آدمی ہے۔"

"ہاں وہی ہے۔ گرسن کے گروہ نے اب پیراڈائس کلب خرید لیا ہے۔ لوٹی راکھ نے ان کو فروخت کیا تھا۔ اور اب کلب نئے ڈھنگ سے سج گیا ہے۔" یہ کہہ کر برنن نے سگریٹ سلگائی۔

فنر کی دلچسپی بڑھ گئی ہے۔ "روپے کہاں سے ملے ان لوگوں کو؟"

میں نے سب چیک کر لیا ہے۔ رالف شلبرگ نے ان کو قرض دیا تھا۔ ماگرسن کے ساتھ معاہدہ ہوا تھا۔ وہی کلب چلاتی ہے اور پچاس فی صدی منافع اسے دیتی ہے۔"

فنر کی دلچسپی ختم ہوگئی۔ اس نے بھی سگریٹ سلگائی۔

"تو پھر! تحقیقات سب ختم ہوگئی کیا؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں ختم ہی سمجھو۔"

فنسر کو بڑی مایوسی ہوئی۔ تیس ہزار ڈالر حاصل کرنے کا خواب بکھرتا ہوا لگ رہا تھا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اینا بورگ ریلی کے ساتھ رہنے سے قبل کہاں کام کرتی تھی۔؟"

"کاساس کلب میں رقص کرتی تھی۔" برنن نے بیزاری سے کہا۔

"کاساس کلب" فنسر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے اپنی گھڑی دیکھی۔ "خیر! میں تمہارا وقت برباد کر رہا ہوں۔ اگر کچھ معلوم ہوا تو تمہیں بتاؤں گا۔"

"میرا خیال ہے اس کی نوبت نہ آئے گی کیونکہ تم کچھ معلوم نہ کر سکو گے۔"

راستہ بھر ڈیوڈ خیالات میں ڈوبا رہا۔ آفس پہنچ کر اس نے پالا کو موجود پایا حالانکہ شام کے چھ بج چکے تھے۔

"تم گئیں نہیں ابھی؟ کیا تمہارا کوئی گھر نہیں ہے؟" اس نے پوچھا۔

"اوہ! ڈیوڈ! میں سوچ رہی تھی کہ ہم تیس ہزار ڈالر کیسے خرچ کریں گے" پالا نے کہا۔

"کب کریں گے؟" کہہ کر فنسر اندر داخل ہو گیا۔ پالا اس کے پیچھے آ رہی تھی۔

"چونکہ تم اب بھی میرے لیے کام کر رہی ہو اس لیے میری مدد کرو۔ میری ریکارڈ فائل نکالو اور دیکھو کہ پیٹر کاساس کے خلاف کچھ مواد ہے یا نہیں۔؟"

فنسر ان دنوں جب وہ رپورٹر تھا شہر کے سارے بدمعاشوں کی کمزوریاں معلوم کرتا اور انھیں ایک فائل کی شکل دیتا رہا تھا

پانچ منٹ کے انتظار کے بعد پالا اب فائل لیے ہوئے داخل ہوئی۔

"پتہ نہیں تم کیا تلاش کر رہے ہو یہ لو تم خود دیکھ لو۔" وہ بولی۔

"تھینکس بیبی! اب تم جاؤ۔ مجھے کچھ کام ہے۔ ارے ہاں رات کا کھانا میرے ساتھ ہی کھانا" فنر نے کہا۔ پالا کا چہرہ دمک اٹھا۔

"مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ میں اپنا نیا گون پہنوں گی جو میں نے اب تک نہیں پہنا تھا۔ ہم تھیئس روم جائیں گے۔ سنا ہے بہت اچھا ہوٹل ہے" وہ بولتی رہی۔

وہاں تیئس ہزار ڈالر ملنے کے بعد جائیں گے۔ آج تو ہم کاساس کلب جا رہے ہیں۔ بزنس کے ساتھ ساتھ تفریح بھی ہو جائے گی

کاساس کلب!" پالا نے منہ بنایا۔ "وہ تو گھٹیا کلب ہے"

"چلو بھاگو یہاں سے۔ اور مجھے کام کرنے دو۔ رات کو آٹھ بجے میں تمہیں لینے آؤں گا۔ تیار رہنا" یہ کہہ کر فنر نے پالا کی کمر پکڑ کر دروازے کی طرف دھکیل دیا۔

وہ بڑی دیر تک فائل الٹتا رہا۔ پھر فائل بند کر کے فون پر کسی سے باتیں کرتا رہا۔ اور اس کے بعد آفس بند کر کے اس نے گھر کی راہ لی۔ غسل کرنے کے بعد کپڑے بدلے اور اپنا ریوالور ہولسٹر میں رکھ دیا۔

پالا بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔ کہیں بھی جانے سے پہلے وہ وقت پر تیار ہو جاتی تھی اور کسی کو انتظار کرانا اسے پسند نہ تھا۔ اس وقت وہ سیاہ لباس میں خوبصورت لگ رہی تھی۔ فنر دیکھتا رہ گیا۔ دونوں خاموشی سے کار میں بیٹھ گئے۔

"میرے پاس ہیٹر کے لیے خاص اطلاع ہے۔ وہ سنے گا تو اچھل پڑے گا۔ فنر بولا۔" پالا نے اسے گھورتے ہوئے کہا "ہم پہلے کھانا کھائیں گے"

"ضرور! پہلے کھانا پھر کام" یہ کہہ کر فنر نے پالا کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیا جسے پالا نے آہستہ سے ہٹا دیا۔

"صرف میرے ہونے والے شوہر کو مجھے چھونے کا حق حاصل ہوگا" وہ بولی۔

تم چاہو تو ایسا ہو سکتا ہے۔"

فنٹر نے قہقہہ لگایا۔ وہ پالا کو اسی لیے پسند کرتا تھا۔

کا سماس کلب بھرا ہوا تھا۔ لیکن انھوں نے اپنے لیے خالی میز تلاش کر ہی لی۔ فنٹر نے چاروں طرف نگاہ ڈالی: پچھلی بار سے اب تک کئی خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ اس نے منہ دیکھا اور کھانے کا آرڈر دیا۔ تھوڑی دیر بعد کھانا لگا دیا گیا۔ کم از کم کھانا اچھا ہی ہے۔ فنٹر نے پوچھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر دونوں ڈانس کرتے رہے۔ پھر اپنی میز پر آ گئے۔ فنٹر نے پالا سے کہا، اب بزنس ہونا چاہیے۔ تم یہیں ٹھہرو۔ تمھیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔"

جاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ تمھارا دوست تمھیں منہ نہیں لگائے گا۔ وہ بولی۔

فنٹر مسکراتا ہوا کلب کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کھٹکھٹائے بغیر کھول دیا اور اندر داخل ہو گیا۔

پیٹر اس وقت حساب کتاب دیکھنے میں مشغول تھا۔ فنٹر کی آمد پر وہ چونک پڑا۔ "تم سے اندر آنے کو کس نے کہا تھا؟" وہ غرایا۔ "کیا چاہتے ہو تم؟"

"ہیلو موٹے!" فنٹر نے کہا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ "آجکل نظر نہیں آ رہے ہو؟"

"تم کیا چاہتے ہو؟" پیٹر نے سوال دہرایا۔

"میں نے حال ہی میں ہیریلین کو دیکھا تھا۔" فنٹر نے آہستہ سے کہا۔

"کہاں؟" پیٹر نے چونکتے ہوئے بے ساختہ پوچھا۔

"فنٹر مسکرایا: "میں نے پرسوں اس سے بات کی تھی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ تم نے اس کی گرل فرینڈ کا اغوا کر لیا ہے۔ مجھے حیرت ہے پیٹر! اگر تم پکڑے گئے تو دو سال کے لیے اندر چلے جاؤ گے۔"

پیٹر کا چہرہ سفید پڑ گیا، یہ جھوٹ ہے۔ پتہ نہیں تم کیا کہہ رہے ہو؟"
"بے وقوف مت بنو پیٹر! ہیری نے تمھیں لڑکی کے ساتھ دیکھ لیا ہے۔ اب وہ تمھارے خون کا پیاسا بن گیا ہے۔ تم نے بھی تو زیورات کی چوری میں اسے پھنسا دیا تھا۔ وہ ضرور اپنا انتقام لے گا۔"
"میں اسے جان سے مار دوں گا" پیٹر غرایا "وہ ثابت نہیں کر سکتا کہ۔
"کر سکتا ہے۔ اس نے لڑکی کو پھر بلایا ہے۔ وہ تمھارے خلاف رپورٹ لکھوانے کو تیار ہے۔"
پیٹر کے پسینے چھوٹ رہا تھا "وہ کہاں ہے؟ مجھے بتاؤ وہ لڑکی کہاں ہے؟"
"میں بتا دوں گا۔ لیکن اس کی قیمت دینا ہوگی۔ مجھے کچھ معلومات درکار ہیں اگر تم میری مدد کرو گے تو میں تمھیں ان کا پتہ دے دوں گا۔" فنر نے کہا۔
"کیسی معلومات؟"
"ریلی سی۔ کیا تم اینا بورگ کو جانتے ہو؟"
"ہاں" پیٹر کے لہجے میں حیرت تھی "جانتا ہوں۔ وہ یہاں کام کرتی تھی"
"کیا اس نے کبھی یہ کہا تھا کہ ریلی کہاں چھپا ہے؟" فنر نے پوچھا۔
"وہ نہیں جانتی۔ مجھے یقین ہے۔"
"کیا اس نے ریلی کا ذکر نہیں کیا۔"
"کیا تھا وہ اسے کوس رہی تھی۔"
"وہ ایڈی سے کیسے ملی تھی!" فنر نے پوچھا۔
"کیا یہ سودا پکا ہے"۔ پیٹر نے جھجکتے ہوئے کہا "میں بتا دوں گا تو تم مجھے اس لڑکی کا پتہ بتا دو گے۔؟"
"سودا پکا" فنر نے کہا۔"

بلانڈنس کی لڑکی کے اغوا کے کچھ دنوں بعد ایڈی یہاں آیا تھا" پیٹر نے کہنا شروع کیا وہ اینا سے ملنا چاہتا تھا شاید ماگرسن کے حکم پر ل رہا تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ پولیس لڑکی کی نگرانی کر رہی ہے۔ لیکن اس نے مجھے لڑکی کو یہاں بلانے پر مجبور کیا۔ میرے فون کرنے پر وہ یہاں آئی تھی، لیکن میں نہیں تھا۔ ایڈی نے اکیلے میں باتیں کیں تھیں۔ اس کے دو دن بعد اینا نے اچانک میرے کلب میں کام کرنا چھوڑ دیا۔ اس نے کہا کہ اسے اچھا کام مل گیا ہے۔ جب پیراڈائس کلب پہ گرسن کے گروہ کے قبضہ میں آگیا تو وہ وہاں کام کرنے لگی۔ تب سے وہ ایڈی کے ساتھ رہتی ہے"۔

"ماگرسن اینا میں کیوں دلچسپی لے رہی تھی؟" فنر نے پوچھا۔

"یہ مجھے معلوم نہیں"۔

فنر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے رائٹنگ پیڈ اٹھا لیا اور کچھ لکھنے لگا۔ پھر اس نے پیٹر کی طرف بڑھا دیا۔ "یہ لو یہ ہیں لڑکی اور میری کے پتے"۔

جیسے فنر باہر نکلا پیٹر نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

فنر نے دیکھا کہ ایک دبلا سا آدمی پالا سے فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے اس آدمی کو دھکا دیا۔ "اوکے! اب خاموشی سے کھسک جاؤ" وہ بولا۔

اس آدمی نے فنر کے قد و قامت پر نظر ڈالی اور چلا گیا۔ پالا مسکرائی۔

"کچھ کامیابی ہوئی؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں! چلو چلیں۔ میں اب سونا چاہتا ہوں" فنر نے کہا۔

"اکیلے؟"

"ہاں اکیلے" یہ کہہ کر فنر نے پالا کو دھکیلا اور دونوں آگے بڑھ گئے۔ "کل میں اینا گرد سے ملنا چاہتا ہوں..." فنر نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور کار آگے بڑھ گئی۔

کیپٹن برنن نے ٹھیک ہی کہا تھا۔ پیراڈائس کلب اب ماگرسن کے گروہ کے قبضہ میں تھا۔ لیکن اس کا یہ خیال غلط تھا کہ ٹونی راکو نے کلب کو ماگرسن کے ہاتھ ڈیل... فروخت کیا تھا۔ ماگرسن، فلن اور رانڈی کے ساتھ ٹونی راکو کے پاس پہنچی تھی اور اس سے کہا تھا کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہوگا کہ اگر وہ کلب ان کے حوالے کر دے اور ایک فیصدی منافع قبول کر لے۔

ٹونی راکو کبھی ایک کامیاب جاکی تھا۔ وہ ایک منحنی سا آدمی تھا۔ وہ ماگرسن کے کیسلے جسم کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ کلب سے اس کو زیادہ نفع نہیں ملتا تھا پھر بھی اسے کلب بہت عزیز تھا۔ لیکن وہ سمجھ گیا کہ اگر وہ کلب کو ان کے حوالے نہ کرے گا تو ہو سکتا ہے وہ کسی انجانے حادثے کا شکار ہو جائے، اور وہ ابھی مرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے اس نے کلب کو ان کے حوالے کرنے میں ہی عافیت سمجھی۔

ما نے دیکھا کہ وہ بغیر کچھ خرچ کیے کلب کو حاصل کر سکتی ہے تو پھر کیوں نہ کوشش کرتی۔ پچاس لاکھ ڈالر کی رقم تو اس کے پاس موجود ہی تھی۔ اس نے کلب کو نئے فرنیچر سے سجایا۔ چاروں طرف آئینے لگوائے۔ لیکن سب سے پہلے اس نے ایک فولادی دروازہ سے پرانا دروازہ تبدیل کیا اور کھڑکیوں پر فولادی شٹر ڈلوائے جو ما کے میز کے قریب ایک بٹن دبانے سے خود بخود بند ہو جاتے تھے۔ اب یہ دو منزلہ عمارت بالکل نئی لگ رہی تھی۔

ٹونی راکو نے ایک فیصدی منافع پر احتجاج کیا تھا لیکن ما نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا تھا، عقل کا استعمال کرو ٹونی! کچھ نہ ملنے سے ایک فیصدی منافع بہتر ہے۔ بہت سے لوگ اس کلب پر دانت لگائے بیٹھے ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی کلب میں بم رکھ دے۔ اگر تم یہ کلب ہمیں دے دو تو ہمیں دیکھ کر کوئی اس کی ہمت نہ کرے گا۔

ٹونی اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اگر وہ کلب ان کے حوالے نہ کرے گا تو ہو سکتا ہے کہ ما

کا ہی کوئی آدمی کلب میں بم رکھ دے گا۔ اس لیے اس نے بغیر کسی چوں وچرا کے معاہدے پر دستخط کر دیے۔ یہ معاہدہ ماکے وکیل نے کچھ اس طرح تیار کیا تھا کہ بار بار پڑھنے پر بھی سمجھ میں نہ آسکتا تھا۔ ٹونی نے دوسری بار پڑھنے کی کوشش کی تو اس سے وہ چھین لیا گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ ایک فیصدی منافع بھی شاید ہی ملے۔

ماگرمن اس معاہدہ سے بہت خوش تھی۔ اگر اسے معلوم ہوتا کہ ٹونی نے قسم کھائی ہے کہ وہ ضرور اس کا بدلہ لے گا تو شاید وہ خاموش بیٹھی نہ رہتی۔

راکو کی شخصیت اتنی حقیر سی تھی کہ کسی نے بھی اس کی پرواہ نہ کی۔ انھیں اس کی امید نہ تھی کہ راکو ایک خطرناک دشمن بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

راکو نے بل کلکٹر کا کام سنبھال لیا تھا۔ وہ روزانہ صبح سے شام تک گلیوں گلیوں گھومتا اور دوسروں کے لیے کرایے وصول کرتا رہتا تھا۔ اس کام میں اس کے پیر جواب دے گئے تھے۔ جب بھی پیروں میں درد اٹھتا اسے خود آگیا آجاتا کہ یہ سب کس کی وجہ سے ہوا ہے۔

ماگرمن نے کافی سوچ بچار کے بعد کلب حاصل کیا تھا۔ یہ کلب آبادی سے دور تھا۔ اطراف میں سوائے دو ایک عمارتوں کے آبادی نہ تھی۔ مانے ایک خفیہ سیڑھی تعمیر کروائی تھی جس کا راستہ ایک سرنگ سے ہوتا ہوا بازو کی عمارت میں نکلتا تھا۔

کلب کو بہترین کاریگر نے سجایا تھا۔ ریسپشن ہال سفید چمکدار دیواروں سے بنا ہوا تھا جس پر گلابی رنگ کے آئینے لگے ہوئے تھے۔ ہال سے دائیں طرف ریسٹورنٹ اور ڈانس فلور تھا۔ اور بائیں طرف اوپر رہائشی کمرہ کا راستہ تھا۔ ریسٹورنٹ میں میزیں کچھ اس طرح لگی تھیں کہ میز پر بیٹھے ہوئے سارے ہال پر نظر رکھی جاسکے۔ تنہائی پسند جوڑے اس کلب کو پسند کرنے لگے تھے

بدنصیب حسینہ

ال میں ہمیشہ مدھم روشنی کے بلب روشن رہتے تھے۔

ریسٹورنٹ کے کونے پر ایک اور فولادی دروازہ تھا جس سے گزرنے پر جوا خانہ آتا تھا۔ اس کمرے سے آگے ماگرسن کا آفس تھا۔ اس کے بازو میں ایک کمرہ اور تھا جہاں گروہ کے آدمی اپنے خاص دوستوں کے لیے تفریح مہیا کر سکتے تھے۔

اوپر ایک ہی قطار میں چھ بیڈ روم بنے ہوئے تھے جہاں خاص خاص گاہک اپنی دوست لڑکیوں کے ساتھ رات گزار سکتے تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک کمرہ اور تھا جو ہمیشہ بند رہتا تھا۔ اسی کمرہ میں ... بلانڈش کو رکھا گیا تھا۔ اس کمرے میں کوئی کھڑکی یا روشن دان نہیں تھا۔

کلب کے نئے سرے سے افتتاح ہوا تھا۔ دوسرے دن اس کی شہرت سارے شہر میں پھیل گئی۔ لوگ اس کلب کا ممبر ہونا فیشن سمجھنے لگے۔ لیکن ماں نے یہاں ہوشیاری سے کام لیا تھا اس نے اشتہار دے دیا کہ صرف ۳۰۰ ممبر ہی قبول کیے جائیں گے۔ داخلہ کی فیس تین سو ڈالر رکھی گئی۔ اس پر بھی لاتعداد عرضیاں آگئی تھیں۔ ماں نے ان میں سے تین سو ممبر چنے تھے۔ یہ ممبر شہر کے مالدار تاجر اور اعلیٰ خاندان کے لوگ تھے یا حکومت کے عہدیدار۔ ماں چاہتی تو ممبر ہزاروں کی تعداد میں ہو سکتے تھے۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔

گروہ کے سبھی ممبر خوش تھے۔ اس کی دولت اور شہرت ان کے خواب و خیال میں نہ تھی۔ ڈاکی فلن اور ڈاکٹر قیمتی لباس پہنے کلب میں ادھر ادھر گھومتے رہتے تھے۔ ایڈی بھی بہت خوش تھا۔ وہ جوئے خانہ پر نظر رکھتا۔ فلن کے ذمہ ریسٹورنٹ کی نگرانی تھی۔ ماں کبھی آفس سے باہر نہ نکلتی تھی۔

صرف سلم ہی ایسا تھا جو ابھی تک دبلا پتلا ... لباس پہنے ہوئے تھا۔

کلب کی رنگینیوں سے بھی اسے دلچسپی نہ تھی۔ وہ اپنا زیادہ وقت مس بلانڈش کے ساتھ گزارتا تھا۔ اس نے ما کو مجبور کیا تھا کہ لڑکی کے لیے الگ بیڈ روم ہو جس میں سب آسائش ہوں۔ ما نے اس کی بات مان لی تھی۔ لڑکی کو کلب میں رکھنا خطرے سے خالی نہ تھا لیکن وہ مجبور تھی۔ اس کا خیال تھا کہ سلم کچھ دنوں میں لڑکی سے اکتا جائے گا اور اس وقت لڑکی سے پیچھا چھڑانا مشکل نہ ہوگا۔

مینری کاؤنٹر پر کھڑی گاہکوں کے ہیٹ اور کوٹ لیتی تھی۔ اس کے ذمہ دو کام تھے۔ کلوک روم کی دیکھ بھال کرنا اور اوپر جانے والوں پر نظر رکھنا۔ ما نے مینری کو صرف اس کے سڈول جسم کی وجہ سے رکھ لیا تھا مینری تنگ جیکٹ اور سفید ساٹن کے شارٹس پر مشتمل یونیفارم پہنے رہتی تھی۔ پہلے پہل اسے سخت محنت کرنی پڑی۔ لیکن پھر وہ عادی ہوتی گئی۔ اس وقت تقریباً سب لوگ اندر جا چکے تھے۔ اور وہ خاموش بیٹھی تھی کہ دفعتاً سلم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔ سلم کو دیکھ کر وہ ہمیشہ خوفزدہ ہو جاتی تھی جیسے ہی اس کی نظر سلم پر پڑی وہ گھوم کر کھونٹیوں پر لٹکی ہوئی ٹوپیوں اور کوٹوں کو بلاوجہ برابر کرنے لگی۔

سلم اس کی طرف دیکھے بغیر سیدھا اوپر پہونچا۔ اور مس بلانڈش کے دروازے پر رک گیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ کوئی راہداری میں نہیں تھا۔ اس نے تالہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ ہلکے رنگ کی دیواریں تھیں۔ فرش پر اعلیٰ درجہ کا قالین بچھا ہوا تھا۔ میز کرسیاں تھیں اور ایک طرف ٹیلی ویژن رکھا ہوا تھا۔ سلم جب بھی کمرے میں داخل ہوتا خوش ہو جاتا تھا۔ وہ ٹیلی ویژن کا شیدائی تھا۔ جب تک پروگرام ہوتے رہتے تھے وہ دیکھتا رہتا۔

بلانڈش ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھی تھی۔ گلابی رنگ کا لبادہ اس پر بہت

بج رہا تھا۔ وہ سلم کی آہٹ پر بھی نہیں پلٹی۔

"ہیلو!" سلم ہی بولا، "میں تمھارے لیے تحفہ لایا ہوں۔ تم خوش نصیب ہو۔"

مس بلانڈش نے ناخن تراش رکھ دیا اور اس کی طرف مڑی۔ خالی خالی آنکھیں اور جذبات سے عاری چہرہ دیکھ کر سلم پریشان ہو جاتا تھا۔

"یہ بہت قیمتی ہے۔" سلم نے کہا، "لیکن میں روپیوں کی پروا نہیں کرتا۔ بتا سکتی ہو میں کیا لایا ہوں؟"

مس بلانڈش نے کچھ نہ کہا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

"اٹھو!" سلم غصہ سے چلایا، "کیا ہو گیا ہے تمھیں؟"

لڑکی نے نشہ میں ڈوبی ہوئی آنکھیں کھول دیں۔ اور پیکٹ لے کر کھولنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔ سلم نے جھپٹ کر پیکٹ چھین لیا۔

"میں کھولتا ہوں۔" وہ بولا، "تم یہاں آئی تھی؟"

"نہیں میں نے نہیں دیکھا۔" لڑکی نے آہستہ سے کہا۔

"وہ تمھیں پسند نہیں کرتی اور تمھیں ختم کرنا چاہتی ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو تم اب تک کسی ندی کی تہہ میں ہوتیں۔ تم نہیں جانتیں کہ پانی سے نکلی ہوئی لاش کیسی ہوتی ہے! میں نے دیکھی ہے۔ بچپن میں کسی کنوئیں سے ایک لاش نکلی تھی۔ سب لوگ ڈر کر بھاگ گئے تھے۔ میں قریب سے دیکھنا چاہتا تھا لیکن سپاہیوں نے نہ دیکھنے دیا۔" کہتے کہتے سلم نے خنجر سے پیکٹ کی ڈوری کاٹ دی۔ "یہ دیکھو۔ یہ ایک تصویر ہے۔ اسے دیکھ کر مجھے تمھارا خیال آیا تھا اور میں نے فوراً خرید لیا۔ کیا تمھیں پسند ہے یہ۔" اس نے تصویر لڑکی کے ہاتھوں میں تھما دی۔ مس بلانڈش نے تصویر کو اندھوں کی طرح دیکھا اور پھر دوسری طرف دیکھنے لگی۔

سلم تھوڑی دیر تک خاموشی سے لڑکی کو دیکھتا رہا۔ تین مہینے لڑکی کے ساتھ

گزارنے کے بعد اس کی خواہش تھی کہ لڑکی اس سے کچھ بات کرے اور اس سے اختلاف کرے تاکہ وہ اپنے رعب دکھا سکے۔ لیکن لڑکی اپنے بچاؤ کے لیے جد وجہد ہی نہ کرتی تھی
"کیا تمھیں پسند نہیں ہے؟" وہ زور سے بولا "یہ بہت قیمتی ہے۔ کچھ کہو۔ بت کی طرح کیا خاموش بیٹھی ہو۔؟"
مس بلانڈش کانپتی رہی۔ پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بستر پر لیٹ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔
سلم نے تصویر کو نفرت سے دیکھا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔
"معلوم ہے اس کو خریدنے کے لیے مجھے سو ڈالر خرچ کرنے پڑے تھے۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ میں اس کی پروا کرتا ہوں؟" سلم چلایا۔ "اگر تمھیں پسند نہیں ہے تو صاف کہہ دو۔ میں تمھارے لیے کوئی دوسری چیز لا دوں گا" یہ کہہ کر اس نے اپنے خنجر سے تصویر پھاڑ دی۔ "اب تم اسے نہیں پا سکتیں سمجھیں! میں تمھیں بہت طرح دیتا ہوں تمھیں تو تکلیف دینی چاہیئے۔ جنھوں نے زندگی میں تکلیف نہیں اٹھائی انھیں کسی چیز کی تعریف کرنا بھی نہیں آتا۔"
مس بلانڈش نے کوئی حرکت نہیں کی۔ اور بدستور آنکھیں بند رکھیں۔
سلم اس پر جھک پڑا۔ اس نے خنجر کی نوک سے لڑکی کی ٹھوڑی کو پکڑ کر اٹھایا۔
مس بلانڈش نے آنکھیں کھول دیں۔ خنجر کی نوک چبھنے سے خون نکل آیا تھا۔
"میں تمھیں جان سے بھی مار سکتا ہوں سنتی ہو!" وہ چیخا۔ لڑکی پھر بھی بےبس رہی۔ یہ بے جان ہے۔ یہ ایک لاش ہے۔ سلم نے سوچا۔ اچانک اس کا دماغ پلٹا۔ اس لڑکی کی یہ حالت ما اور ڈاکٹر نے بنائی ہے۔ وہی اس کے ذمہ دار ہیں اس نے اپنا خنجر گھمایا۔ ان لوگوں نے اس کی خوشیاں چھین لیں ہیں اور اس خوبصورت لڑکی کو بے جان لاش میں تبدیل کر دیا ہے۔

"اندر آجاؤ۔" فنٹر نے راستہ دیا۔

"کیپٹن نے کہا تھا کہ میں تم سے ملوں۔" ڈائل نے کہا اور اپنی ہیٹ نکال کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ "تم بلانڈش کے کیس پر کام کر رہے ہو نا؟"

فنٹر نے دوسرے کپ میں کافی انڈیلی اور اس کی طرف بڑھا دی۔

"شکریہ!" ڈائل نے کہنا شروع کیا۔ "میں قریب دو مہینوں سے اس لڑکی... اینا بورگ کا تعاقب کر رہا ہوں، اس امید پر کہ شاید ریلی اس سے کبھی نہ کبھی ملے لیکن کیپٹن کا خیال ہے کہ میں وقت برباد کر رہا ہوں۔ روزانہ کی رپورٹ کی ایک کاپی میرے پاس ہے اگر تمھیں ضرورت ہو تو رکھ لو۔" یہ کہہ کر اس نے کچھ کاغذات فنٹر کی طرف بڑھا دیے۔

"تم ٹھیک وقت پر آئے ہو۔" فنٹر نے لمبی سانس لی۔ "میں آج اس لڑکی سے ملنے ہی والا تھا۔ وہی ایک آخری کلو ہے۔ میرا خیال ہے کہ ریلی غائب ہونے سے پہلے اس سے ملا تھا۔"

"بے کار ہے۔" ڈائل نے کہا۔ "صرف وقت برباد ہوگا۔ ہم نے لڑکی پر سوالات کی بوچھار کی تھی لیکن کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ ریلی اسے سچ مچ چھوڑ گیا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ لڑکی اب ایڈی کے ساتھ رہنے لگی ہے۔ اگر ریلی نہ چھوڑتا تو وہ کبھی ایڈی کی طرف نہ آتی۔"

"خیر! کچھ بھی ہو۔ میں اس سے ضرور ملوں گا۔" فنٹر نے کہا۔

"محتاط رہو۔ اس وقت ملنا جب ایڈی گھر پر نہ ہو۔"

"میں محتاط رہوں گا۔"

"کل رات میں پیراڈائس کلب میں تھا۔ میں نے سوچا کہ اس سے پہلے کہ میں لڑکی کا پیچھا چھوڑ دوں اس کا رقص ایک بار دیکھ آؤں۔ میں سمجھتا ہوں وہ بہت

جلد یہ کلب چھوڑ دے گی۔ اس کا رقص تو براڈوے میں بھی مقبول ہو سکتا ہے۔"

"مجھے حیرت ہے کہ بدمعاشوں کا گروہ اچانک کلب پر کیسے قابض ہو گیا" فنتر نے پوچھا۔

"ہاں! مجھے بھی حیرت ہے۔ میں کلب کو اس وقت بھی دیکھ چکا ہوں جب راکو اسے چلاتا تھا۔ لیکن اب بات دوسری ہے۔ تم دیکھو گے تو متحیر رہ جاؤ گے سلم کو چھوڑ کے سارے بدمعاش بہترین لباسوں میں رہتے ہیں۔"

"سلم!" فنتر نے کہا "شاید وہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔"

"ہاں" ڈائل مسکرایا۔ "کل رات تو اس نے میری جان ہی لے لی تھی۔ جب اینا بورگ کا رقص ہو رہا تھا میں نے سوچا کہ کلب کو قریب سے دیکھنا چاہیئے۔ اوپر جانے کا راستہ پر ایک لڑکی نگرانی کرتی تھی۔ خوش قسمتی سے اس وقت لڑکی گاہکوں سے بات کرنے پر مشغول تھی۔ میں نے اس کی نظر بچا کر اوپر کا راستہ لیا۔ اوپر سات کمرے ہیں۔ چھ تو بیڈ روم لگتے ہیں۔ لیکن کاریڈور کے آخر میں جو کمرہ تھا وہ بند تھا۔ کمرے کو باہر سے تالہ لگایا جا سکتا تھا۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ وہ دوسرے کمروں جیسا نہ تھا میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ لوگ ہوشیار ہو جائیں اس لیے واپس پلٹا۔ لیکن جیسے ہی سیڑھیوں سے قریب پہونچا میں نے کچھ آہٹ سنی۔ پلٹ کر دیکھا تو مقفل کمرہ کھل رہا تھا اور اچانک سلم نمودار ہوا اس کے ہاتھ میں خنجر چمک رہا تھا۔ میں گھبرا گیا اور نیچے کی طرف بھاگ نکلا۔ کلوک روم میں بیٹھی ہوئی لڑکی مجھے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ لیکن یہ سیدھا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کوئی پیچھے سے چیخ رہا تھا۔ دربان نے مجھے پکڑنا چاہا اور مجھے اس کو ایک گھونسہ رسید کرنا پڑا۔ جیسے ہی وہ نیچے گرا میں باہر نکل آیا۔ ایڈی میرا پیچھا کر رہا تھا۔ لیکن میں کسی نہ کسی طرح بھاگ نکلا۔"

"اوہ! ماگرسن شاید جپکلہ چلاتی ہے۔" نسٹر نے حیرت سے کہا کیا تم نے برنن کو بتادیا ہے؟"

"ہاں لیکن ہم لوگ کچھ نہیں کرسکتے۔ کلب کے سارے ممبر معزز شہری ہیں۔ تلاشی کا وارنٹ حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ دوسرے کلب کی عمارت کسی قلعہ سے کم نہیں ہے۔ دروازہ لوہے کا بنا ہے اور کھڑکیوں پر لوہے کے شٹرس لگے ہوئے ہیں۔"

"اس بند کمرے میں کیا ہوسکتا ہے؟"

"پتہ نہیں۔"

"یہ لڑکی اینا بورگ رہتی کہاں ہے؟"

"مالون کورٹ کی آخری منزل کے فلیٹ میں ریڈی کے ساتھ رہتی ہے"

یہ کہہ کر ڈائل چلا گیا۔

نسٹر تھوڑی دیر تک بیٹھا ڈائل کی رپورٹ پڑھتا رہا جس سے اسے کچھ نہ معلوم ہوا سوائے اس کے کہ ایڈی روزانہ گیارہ بجے گھر سے نکلتا ہے اور اینا ایک بجے کھانے کو نکلتی ہے۔

نسٹر نے کاغذات رکھ کر پالا کو فون کیا۔ پالا نے جواب دیا۔

"کیا خبر ہے؟" نسٹر نے پوچھا۔

"مسٹر بلانڈش نے فون کیا تھا" پالا نے کہا۔

"میں یہیں سے بات کرلوں گا۔ اور کچھ۔"

"ہاں! ایک موٹا آدمی آیا تھا۔ اس کا کتا کھو گیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم کتے کو تلاش کرو۔" پالا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہوں" نسٹر نے ٹھنڈی سانس لی "اچھا پھر ملیں گے" یہ کہہ کر اس نے فون

بن کیا اور پھر بلانڈش کا نمبر ملایا۔

میرا خیال ہے کہ اینا بورگ ہمارے کام آسکتی ہے" نبز نے کہا" پولیس اس سے کافی پوچھ تاچھ کرچکی ہے لیکن میں پھر کوشش کروں گا، میں اسے رشوت نہ دوں گا۔ آپ نے کہا تھا کہ روپیوں کی پروانہ کروں۔ کیا — اب بھی اجازت ہے؟"

"میں اس لڑکی سے کہوں گا کہ میں اسے براڈوے کے کسی نامور کلب میں نوکری دلا سکتا ہوں یا فلموں میں کام دلا سکتا ہوں۔ اس طرح وہ لالچ میں آجائے گی اور ہم معلومات حاصل کر سکیں گے"۔

"کوشش کرو" بلانڈش نے کہا۔

"میں پھر فون کروں گا" نبز نے یہ کہہ کر فون رکھ دیا۔

ایڈی شلٹز آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا۔ سورج کی کرنیں کھڑکی سے کمرے میں داخل ہو رہی تھیں۔ اس نے ٹائم پیس پر نظر ڈالی۔ دس بجنے والے تھے۔ اینا اس کے بازو میں سوتی ہوئی ہلکے خراٹے لے رہی تھی۔ ایڈی نے گھور کر دیکھا اور بستر سے اٹھ گیا۔ اس نے سگریٹ تلاش کر کے سلگایا اور ڈیننگ روم میں آگیا اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔ اس نے وسکی کا ایک پیگ لیا۔ خالی پیٹ میں شراب تیزاب کا اثر دے رہی تھی۔ لیکن کچھ دیر بعد اس کی طبیعت ہلکی ہو گئی۔ اور اس کا دماغ سوچنے کے قابل ہو گیا۔

اسے یاد آیا کہ پچھلی رات ایک پولیس آفیسر کس طرح بھاگ نکلا تھا۔ سلم نے شکایت کی تھی کہ وہ اوپر دیکھ چکا ہے۔ ما بہت بگڑی تھی۔ اور وہ لمحہ تو کبھی بھول ہی نہیں سکتا تھا جب سلم نے اس آدمی کو مارنا چاہا تھا۔ اگر اس وقت ما دخل نہ دیتی تو اس کا خاتمہ ہی تھا۔ اس خیال کے آتے ہی ایڈی کے جسم میں

سے لہر دوڑ گئی۔
کچھ بھی ہو۔ یہ ماں کی غلطی ہے کہ اس نے اپنے بے وقوف بیٹے کی بات مان کر
اب تک بلانڈش کی لڑکی کو رکھ چھوڑا ہے۔ اب یہ اسی کی ذمہ داری ہے۔
وہ پھر بیڈ روم میں آ گیا۔ اینا جاگ چکی تھی لیکن چت لیٹی چھت کو
تاک رہی تھی۔ اس کے جسم پر باریک لبادہ تھا۔
"اے! تم یہاں کوئی تماشہ نہیں دکھا رہی ہو"۔ ایڈی غرایا، "کپڑے پہنو۔"
دس منٹ بعد وہ غسلخانے سے باہر نکلا تو اینا کو بستر ہی پر پایا۔
"اس طرح پڑے پڑے کیا کر رہی ہو؟" وہ غصہ سے بولا، "کیا تم کافی تیار
نہیں کر سکتیں؟"
"تم خود بنا لو" اینا نے کہا اور اٹھ بیٹھی۔ "ایڈی میں اس زندگی سے بیزار
ہو گئی ہوں۔"
"لو پھر شروع ہو گئیں تم!" ایڈی نے منہ بنایا، "دو ماہ پہلے تم معمولی کلب
میں بے نام زندگی گزار رہی تھیں۔ میں نے تمھیں شہر کے سب سے اچھے کلب
میں کام دلایا۔ اب تم ہر ہفتہ ڈیڑھ سو ڈالر کما لیتی ہو۔ اب بھی تمھاری تشفی نہیں
ہوئی۔ اب کیا چاہتی ہو۔ اور روپیہ چاہیئے؟"
"میں اعلیٰ زندگی چاہتی ہوں"، یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گئی۔
ایڈی نے کچن میں آ کر کافی بنائی۔ اور ٹرے لے کر ڈائننگ روم میں آ گیا تو اینا
داخل ہوئی۔ اس نے کپڑے بدل لیے تھے۔ اینا نے دیکھا کہ میز پر شراب کی
بوتل کھلی پڑی ہے۔
"کیا تم تھوڑی دیر کے لیے شراب نہیں چھوڑ سکتے؟"
"او! شٹ اپ!" ایڈی غرایا۔

پھر دونوں خاموشی سے کافی پیتے رہے۔

اگر کوئی مجھے مالی امداد کرنے پر راضی ہو گیا تو میں اس جہنم سے نکل جاؤں گی۔" اینا بڑبڑائی۔

"اگر مجھے بھی کسی نے روپیہ دیا تو میں بھی یہی کروں گا۔" ایڈی نے کہا، "کیا تم اپنا رونا بند نہیں کر سکتیں؟ تم میں ہے ہی کیا؟ کپڑے اتار کر ننگے ہونا ہی تمھیں آتا ہے۔"

"سارے مرد ایک جیسے ہیں۔" اینا نے ٹھنڈی سانس لی، "کسی کو بھی مجھ سے دلچسپی نہیں۔ صرف میرا جسم چاہتے ہیں۔"

"تم تھوڑی دیر کے لیے تفریح مہیا کرتی ہو۔ تم کیسی ہو۔ اس کی پروا کون کرتا ہے"

"اگر میں بدصورت ہوتی تب؟ ایڈی کیا تم میری پروا کرو گے؟ نہیں حالانکہ اس وقت بھی میں ہی رہوں گی۔"

"اچھا اچھا! خاموش رہو۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ تم بدصورت نہیں ہو اس لیے کوئی بات نہیں۔"

"میں بڑھاپے سے ڈرتی ہوں۔ اس سے پہلے کہ میں بوڑھی ہو جاؤں میں کچھ بننا چاہتی ہوں۔ میں استاد بننا چاہتی ہوں یہ نہیں کہ کلب کی معمولی ڈانسر سمجھے!"

"ختم کرو یہ بکواس!" ایڈی نے منہ بنایا۔ "کوئی دوسری بات کرو۔"

"کلب کے اوپر کیا ہو رہا ہے؟" اینا نے اچانک پوچھا۔

ایڈی چونک پڑا۔ اس نے گھور کر دیکھا "کیا مطلب؟"

"میں اندھی نہیں ہوں۔ مجھ سے مت چھپاؤ۔ میرا خیال ہے کہ مسلم اوپر کسی لڑکی کو رکھے ہوئے ہے۔ کون ہے وہ ایڈی؟"

"تم پاگل ہو گئی ہو۔" ایڈی نے غصہ کا مظاہرہ کیا۔ "سلم لڑکیوں کی پروا نہیں کرتا۔"

"میں نے ڈاکٹر اور نا کو بھی اوپر جاتے دیکھا ہے۔ آخر وہاں کیا ہو رہا ہے؟"

"چپ رہو۔" ایڈی غرایا۔

"شاید میرا دماغ خراب ہو گیا تھا جو میں نے تمہارے ساتھ رہنا منظور کر لیا تھا۔" اینا بڑبڑائی۔

"کوئی بات کرتی ہوں اور تم شٹ اپ کہتے ہو۔ اس کے سوا کچھ بولنا نہیں آتا تم کو۔"

"بکواس کرو گی تو یہی کہوں گا۔" یہ کہہ کر ایڈی اٹھ کھڑا ہوا اور بیڈ روم میں چلا گیا۔ وہ کپڑے تبدیل کرنے لگا۔ اس کے جانے کا وقت ہو گیا تھا۔ اینا بھی پیچھے آئی۔

"کب تک تم گرسن کے گروہ میں رہو گے؟" اس نے پوچھا۔

"پھر شروع کر دیا تم نے؟ میں جا رہا ہوں۔ صبح ہی صبح تم بھیجہ کھا جاتی ہو۔"

اینا نے حقارت سے ایڈی پر نظر ڈالی "تم معمولی مہرا ہو۔ اور نا کے بوٹ چاٹتے ہو۔ جاؤ جا کر چاٹو۔" اینا نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"تم۔" ایڈی غرایا۔ "تم بہت بڑھ گئی ہو۔ میں تمھیں سبق دوں گا۔ تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس گھر میں میں پاس ہوں۔ سمجھیں!" یہ کہہ کر اس نے اینا کے دونوں بازو پکڑ لیے اور بستر کی طرف ڈھکیلا۔ پھر اس نے ایک ہاتھ سے اینا کے دونوں ہاتھ تھام لیے اور دوسرے ہاتھ سے مارتا رہا۔ اینا لات مارتی ہوئی چیخ رہی تھی۔ ایڈی اس وقت تک اسے مارتا رہا جب تک کہ اس کا ہاتھ دکھنے نہ لگا۔

پڑوسی اینا کی چیخیں سُن کر دیواروں کو بجا رہے تھے۔ آخر ایڈی نے اینا کو چیختے چلاتے چھوڑ کر باہر کا راستہ لیا۔

نستر عمارت کے سامنے اپنی کار میں بیٹھا تھا۔ اس نے ایڈی کو باہر نکلتے دیکھا اور اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ ایڈی اپنی بیوک میں بیٹھ کر روانہ ہوگیا۔

اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد نستر کار سے باہر نکلا اور عمارت میں داخل ہوگیا لفٹ کے ذریعہ اوپری منزل پہنچ کر وہ فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گیا۔ ادھر ادھر دیکھ کر اس نے گھنٹی بجائی اور پوزیشن لے لی۔ وہ محتاط رہنا چاہتا تھا۔

تھوڑے وقفہ کے بعد اس نے پھر گھنٹی بجائی۔ لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ نستر کی بھویں تن گئیں۔ اسے یقین تھا کہ لڑکی اندر موجود ہے۔ پھر وہ جواب کیوں نہیں دیتی۔ اس نے گھنٹی کے بٹن پر ہاتھ رکھ دیا اور دبائے رہا۔

دو منٹ بعد دروازہ زور سے کھلا۔ غم و غصہ سے بھری ہوئی اینا نے نستر کو گھور کر دیکھا، "کیا بات ہے؟" وہ چیخی "کیا یہ فائر اسٹیشن ہے جو اس طرح گھنٹی بجاتے ہو۔ چلے جاؤ یہاں سے۔" وہ دروازہ بند کرنے ہی والی تھی کہ نستر نے اپنا پیر آگے بڑھا کر ایسا کرنے سے روک دیا۔

"مس بورگ؟" اس نے پوچھا۔

"میں کسی سے بھی ملنا نہیں چاہتی" وہ پھر چیخی "چلے جاؤ۔"

"میں اسپیوک اینڈرسن اور آرٹ کمپنی کا نمائندہ ہوں" نستر نے کہا۔ "کیا اب بھی آپ ملنا نہیں چاہتیں؟"

براڈوے کی مشہور تھیٹر کمپنی کا نام سن کر وہ رک گئی۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو" اینا نے کہا۔

میں آپ سے جھوٹ بول کر کیا کروں گا؟" نسٹر نے کہا۔ مسٹر اسپیوک نے کل رات آپ کا رقص دیکھا تھا انھوں نے مسٹر اینڈرسن سے بات کرلی ہے۔ میں آپ کا تھوڑا وقت لینا چاہتا ہوں مس بورگ۔!"

"اگر یہ جھوٹ نکلا تو..." بولتے بولتے وہ رک گئی۔ کیا یہ سچ ہو سکتا ہے۔ کیا اسپیوک اور اینڈرسن اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔

"آپ ملنا نہیں چاہتیں تو ٹھیک ہے۔" نسٹر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا

اینا نے دروازہ کھول دیا "آپ اندر تو آجائیے" اس نے کہا۔

وہ نسٹر کو کمرہ نشست میں لے آئی۔ اس کے جسم میں درد ہو رہا تھا اور مار کے نشان بن گئے تھے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر اسپیوک، اینڈرسن اور ارٹ اس کا رقص دیکھنا چاہیں گے تو وہ زخم کے نشان دیکھ کر کیا سوچیں گے؟

"کیا آپ نیویارک میں کام کرنا پسند کریں گی؟" نسٹر نے پوچھا۔

اینا کی آنکھیں پھیل گئیں "نیویارک! میں ضرور کام کروں گی" اس کی آواز کانپ رہی تھی

"کیا آپ نے پیراڈائز کلب سے کوئی معاہدہ کیا ہے؟"

"یہ تو ہفتہ تک کے لیے ہوتا ہے۔ آپ فکر مت کیجئے" اینا جلدی سے بول پڑی۔

"گڈ! بیٹھ جائیے مس بورگ! میں آپ کو مستقبل کی کہانی سناؤں گا۔ نسٹر بولا یوں ہی بے خیالی میں اینا بیٹھ گئی۔ اچانک شدید درد کی ٹیس اٹھی تو وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ بیٹھ سکتی تھی۔ نسٹر نے حیرت سے کہا۔

"کیا آپ کسی نوکدار چیز پر بیٹھ گئی تھیں؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں! کھڑے رہنا ہی اچھا ہے۔ بیٹھ جانے سے میرا فیگر خراب ہو جائے گا" اینا نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی "آپ معاملہ کی بات کیجئے! اگر یہ جھوٹ نکلا..."

"یہ جھوٹ نہیں ہے۔" فنسر جلدی سے بولا۔ "ہمیں ایک آدمی مل گیا ہے جو براڈوے میں ایک میوزیکل ڈرامہ ترتیب دے رہا ہے۔ وہ کسی نئی لڑکی کی تلاش میں ہے کیا آپ، یہ قبول کریں گی؟"

"آپ کا مطلب ہے میں اسٹار بن جاؤں گی؟" اینا نے بے چینی سے پوچھا۔

"یہ تو آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ مسٹر اسپیوک اگر ہمارے موکل سے بات کریں تو سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔" فنسر نے بکواس جاری رکھی۔ "آپ کا مستقبل شاندار ہوگا۔"

"اوہ!" اینا کی آنکھیں دمک رہی تھیں۔ "یہ معاہدہ کب ہوگا؟"

"آپ دوپہر کو کھانا مسٹر اسپیوک کے ساتھ کھائیں گی اور کل دوپہر آپ نیویارک میں ہوں گی۔"

"آپ کو یقین ہے کہ آپ کا موکل مجھے پسند کرے گا؟" اینا نے پوچھا۔ "آپ نے کہا تھا کہ آپ کے موکل مسٹر اسپیوک بات کریں گے۔"

"مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے یاد دلا دیا۔" فنسر نے کہا۔ "یہی بات ہے۔ لیکن سب سے پہلے مجھے سب کچھ طے کرنا ہے۔ آپ برا مت مانیے۔ لیکن آپ کے دوست اچھے آدمی نہیں ہیں!"

اینا چونک پڑی۔ "کیا مطلب؟"

"آپ جن لوگوں کے ساتھ دیکھی جاتی ہیں۔ جیسے ایڈی شلٹر! کیا وہ اچھا آدمی ہے؟ آپ کی بے حد شہرت ہوگی مس بورگ! ہم نہیں چاہتے کہ آپ کی شہرت سے انہیں کوئی نقصان پہنچے۔"

اینا کی آنکھوں کی چمک غائب ہو گئی۔ "میں شادی شدہ نہیں ہوں۔ جیسے ہی نیویارک پہنچوں گی سب کو چھوڑ دوں گی۔"

"خوب! یہ اچھی بات ہے۔ لیکن سُنا ہے کچھ دنوں پہلے آپ ٹرنک ریلی کے ساتھ تھیں؟ اس کا نام اب کون نہیں جانتا۔ ذرا سوچیئے۔ اگر اخبار والوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ نامور اسٹار ریلی کے ساتھ رہ چکی ہے۔ تو پھر ساری محنت خاک میں مل جائے گی۔"

"میں!..... میں ریلی کو بہت کم جانتی ہوں" اینا ہکلائی۔

"دیکھئے مس بورگ! آپ کو مجھ سے کچھ چھپانا نہیں چاہیئے۔ آپ یہ مت سمجھیئے کہ میں آپ کے معاملات میں دخل دے رہا ہوں۔ ہم کوئی اسکنڈل نہیں بنانا چاہتے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ ریلی کو قریب سے جانتی ہیں۔"

"تو پھر! بات کرنے سے کیا فائدہ؟ اینا نے مایوسی سے کہا۔

"گھبرائیے نہیں۔ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ہوتا ہے۔ لیکن آپ خود دیکھئے یہ بات سب جانتے ہیں کہ آپ بدمعاشوں کے ساتھ رہتی ہیں۔ تو ہم کیا کریں گے ہم اس بات سے آپ کی تعریف کریں گے۔ ہم یہ مشہور کرا دیں گے کہ کیسے آپ ریلی کے ساتھ زندگی گزار رہی تھیں کیسے وہ آپ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ جب اس نے مس بلانڈش کا اغوا کیا تھا۔ اور پھر کیسے ایڈی کے ساتھ رہنے لگیں۔ یہیں سے آپ نے اچھی زندگی گزارنے کی ٹھانی اور براڈوے چلی آئیں۔ آپ نے اپنے ماضی کو... خیرباد کہا اور اچھی لڑکی بن گئیں۔ اس طرح آپ کی شہرت ہوگی۔"

اینا کو شاید یقین نہ آیا تھا۔ "کیا آپ سمجھتے ہیں لوگ یہ باتیں مان لیں گے؟" اس نے پوچھا۔

"اگر نہیں مانیں گے تو آپ کا خدا ہی حافظ ہے۔"

اینا میز سے ٹک گئی۔ وہ بیٹھنا چاہتی تھی۔ "یہ سب کیسے ہو سکتا ہے؟ اخبار نویسوں سے میں نفرت کرتی ہوں۔ ان کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ اخبار پڑھ

کہ لوگوں کے دلوں پر کیا گزرتی ہے۔ ان کو تو بس کہانیاں چاہئیں۔ اینا نے منہ بنایا۔

فنسر سوچ رہا تھا کہ اگر لڑکی کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ پہلے رپورٹر تھا تو بڑا مزہ آئے گا۔

"لوگ یقین کر لیں گے۔ اخباروں کی سرخیاں آپ کے متعلق ہوں گی" فنسر نے یقین دلایا۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" لڑکی نے حیرت سے پوچھا۔

"اس طرح سوچئے کہ اگر مسٹر بلانڈش آپ کے ذریعے مل جائے تو؟... آپ کے لیے کتنا فائدہ ہوگا! اخباروں میں تصویریں چھپیں گی ٹیلی وژن پر آپ کا انٹرویو لیا جائے گا۔ بلانڈش آپ کو انعام بھی دے سکتا ہے۔ کیوں؟" فنسر نے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا آپ نشے میں ہیں؟" لڑکی نے کہا "میں مس بلانڈش کے متعلق کچھ نہیں جانتی"

"آپ ریلی کو تو جانتی ہیں۔ آپ پولیس کو کوئی کلیو دے سکتی ہیں جس سے ریلی کو پکڑا سکیں"

دفعتاً اینا کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔

"کیا سمجھتے ہیں آپ؟ ہو سکتا ہے کہ ریلی نے مجھے چھوڑ دیا ہو۔ لیکن میں اسے پولیس کے حوالے کروں گی! نہیں! کبھی نہیں" وہ غصہ سے بولی۔

فنسر نے طویل سانس لی "اس کا مطلب ہے میں وقت برباد کر رہا ہوں۔ خیر چھوڑئیے میں مسٹر اسپیوک سے کہہ دوں گا کہ وہ کوئی دوسری لڑکی تلاش کرے"

"ایک منٹ ٹھہرئیے" اینا نے جلدی سے کہا "اگر میں کچھ جانتی ہوتی تو ضرور بتاتی"

"آپ نے ریلی کو آخری بار کب دیکھا تھا؟"

"اسی دن اغوا سے پہلے ریلی نے کہا تھا کہ وہ نکلس حاصل کرنے جا رہا ہے۔"

"کیا اس نے لڑکی کے اغواء کے متعلق کچھ نہیں کہا؟"

"نہیں!"

"تو آپ تب سے اب تک اس سے نہیں ملیں؟" نصر نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

اینا تھوڑی دیر جھجکتی رہی آخر اس نے کہا "اس لیے... مجھے فون کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ جانی کے گھر سے بول رہا ہے۔"

نصر نے طویل سانس لی۔ آخرکار اسے کامیابی ہوئی تھی۔ یہ بات پولیس کو نہیں معلوم تھی۔ "جانی! جانی فرسک کو نہیں جو شہر سے باہر رہتا ہے؟"

"ہاں وہی ہے۔ آپ کیسے جانتے ہیں؟" اینا نے حیرت سے پوچھا۔

"میں سب جانتا ہوں۔ ریلی وہاں گیا تھا۔ آپ نے پولیس کو کیوں نہیں بتایا تھا؟"

"آخر آپ ہیں کون؟" اچانک اینا بولی "یہ سب کچھ ڈرامہ ہے؟ کیوں؟"

نصر کوئی جواب دینے والا ہی تھا کہ اس نے آہٹ سنی۔ کسی نے دروازہ کھول لیا تھا۔ اور قدموں کی آواز قریب آرہی تھی۔ اچانک ایڈی اندر داخل ہوا۔

"میں اپنا پرس بھول گیا تھا۔ لعنت ہے تم..." بولتے بولتے وہ رک گیا اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس نے نصر کو دیکھ لیا تھا۔

"معاف کیجیے" نصر نے اٹھتے ہوئے کہا اور ایڈی کے جبڑے پر زوردار گھونسہ جڑ دیا۔ ایڈی دور جا گرا۔ اینا بیڈ روم کی طرف لپکی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنا ریوالور لے آتی نصر غائب ہو چکا تھا۔ ایڈی آہستہ سے اٹھ بیٹھا اور اینا کو گھورا۔

"کیا ہو رہا تھا؟" اس نے پوچھا۔ "اس بدمعاش نے جبڑا ہی توڑ دیا تھا۔ یہ پرینیا ریلیوڈ یہاں کیا کر رہا تھا؟"

"ریلیو ٹر؟" اینا چیخ پڑی۔
ایڈی چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ اب اس کا مستقبل خطرہ میں ہے۔

ناگرسن ابھی ابھی لنچ سے فارغ ہوئی تھی۔ اچانک ٹیلی فون بج اٹھا۔ ڈاکٹر ولیم نے جو ناکا ساتھ دے رہا تھا فون اٹھا لیا۔

"میں ایڈی ہوں۔" دوسری طرف آواز آئی "نا موجود ہے؟"
ڈاکٹر نے فون نا کی طرف بڑھا دیا۔ "ایڈی۔"
نا نے منھ لیے پچھتے ہوئے رسیور لے لیا۔ "کیا بات ہے؟"
"ایک مشکل لگتی ہے نا۔" ایڈی نے کہا۔ "کیا تمھیں ڈیوڈ نتریاد ہے جو ٹرینول میں کام کرتا تھا؟ وہ میری غیر حاضری میں یہاں آیا تھا۔ اس نے اینا کو بتایا کہ وہ اس کو براڈ دے میں کام دلا سکتا ہے اگر وہ بلانڈش کے بارے میں کچھ بتا سکے۔ اینا نے بتا دیا ہے کہ ریلی نے آخری بار جانی فرسک کے مکان سے اسے فون کیا تھا۔ وہ بھاگ گیا ہے۔"
"کیا کہا؟" نا غرائی "میں اسے جانتی ہوں۔ وہ جانی سے سب کچھ اگلوا لے گا۔ ہم نے اسے نہ مار کر غلطی کی تھی۔"
"اس لیے میں نے فون کیا ہے۔ سنو نا! اس میں اینا کی غلطی نہیں ہے وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔"
"تم فوراً یہاں آؤ۔"
اس بدمعاش نے میرے جبڑے ہلا دیے ہیں۔ بہتر ہے کہ تم فلن اور....
"میں نے کہا تھا کہ تم فوراً چلے آؤ سمجھے" نا چلائی اور فون پٹخ دیا۔
ڈاکٹر باتیں سن کر پیلا پڑ گیا تھا۔

"بت کی طرح بیٹھے کیا کر رہے ہو؟" ما چلائی۔ "جاؤ نلن والی اور سلم کو بلاؤ۔"

ڈاکٹر جلدی سے باہر چلا گیا۔ دوسرے ہی لمحہ نلن اور والی موجود تھے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر سلم کے ساتھ داخل ہوا۔

"سنو!" ما نے کہا۔ "ہم مشکلات میں پھنس گئے ہیں۔ وہ حرامزادی جو ایڈی کے ساتھ رہتی ہے کسی اخبار والے کو جانی کے متعلق بتا چکی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ جانی سے بات کرنے چلا گیا ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ جانی سے سب کچھ معلوم کر لے گا۔ اس لیے تم لوگ فوراً وہاں جاؤ۔ جانی کو ختم ہونا چاہیئے سمجھے! اگر وہ بدمعاش وہاں ہو تو اسے بھی ختم کر دو۔ دونوں کو وہیں دفن کر دینا۔"

"چار گھنٹے کا راستہ ہے یہاں سے۔ کیا تمھیں یقین ہے ..." نلن کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی ما چلائی۔

"کیا تم بہرے ہو؟ جلدی جاؤ۔ کار تیزی سے لے جاؤ۔ فنر سے پہلے تمھیں وہاں پہونچنا چاہیئے۔"

"میں نہیں جاؤں گا۔" سلم نے کہا۔ "مجھے دوسرا کام ہے۔ تم لوگ جہنم میں جاؤ۔"

ما تیزی سے اٹھ کر سلم کے سامنے آ گئی۔ اس کی خوفناک صورت دیکھ کر سلم پیچھے ہٹ گیا۔

"تم بھی جا رہے ہو" ما نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ "تم آج کل بہت بڑھے جا رہے ہو۔ بکواس بند کرو۔ اور فوراً روانہ ہو جاؤ نہیں تو بہت برا ہوگا۔"

بڑبڑاتے ہوئے سلم والی کے پیچھے ہو لیا۔

"عورت! عورت!" ما نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا

ہے۔ ہار کر.... کار ہیں.... ڈلنگر سب عورتوں کی وجہ سے مارے گئے تھے۔ اور اب ہمارا بھی یہی حال ہو سکتا ہے۔"

والی اور سلم دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ لیکن فلن ڈسک کے قریب رک گیا جہاں ینری بیٹھی تھی۔

"مجھے کچھ کام ہے بے بی! پروگرام کینسل سمجھو، نو بجے سے پہلے لوٹ آیا تو... خوش قسمتی کہلاؤں گا۔" یہ کہتے ہوئے فلن آگے بڑھ گیا اور دوڑتا ہوا کار میں بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی کار روانہ ہو گئی۔

ینری نے شانے اچکائے اور جاتی ہوئی کار کو دیکھتی رہی۔ اسے پروگرام کینسل ہونے کی پروا نہیں تھی۔ اس نے اپنا کوٹ پہنا۔ اسے بھوک لگی تھی۔ اس نے دربان کو دیکھ کر سر ہلایا اور باہر نکل گئی۔

وہ ہمیشہ قریب کے ایک چھوٹے ہوٹل میں کھانا کھاتی تھی۔ اور یہ بات ٹونی راکو اچھی طرح جانتا تھا۔ اس نے بھی فیصلہ کر لیا کہ وہ بھی وہیں کھائے گا۔ ہو سکتا ہے اس طرح ینری سے کچھ معلومات حاصل ہو جائیں جو ما کے خلاف کام آ سکیں۔ اس نے سلم فلن اور والی کو کار میں روانہ ہوتے دیکھا تھا۔

ینری نے ایک کونے کی میز پر بیٹھی تھی۔ وہ اس کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو بیوٹی!" اس نے کہا۔ "کیا تم میرے ساتھ کھانا پسند کرو گی؟"

ینری چونک پڑی۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور مسکرائی۔ اسے معلوم تھا کہ راکو پہلے پیراڈائز کلب کا مالک تھا۔ "میں ہمیشہ ساتھ کھانا پسند کرتی ہوں۔" اس نے کہا۔

راکو بیٹھ گیا۔ اس کے پیر دکھ رہے تھے کیونکہ وہ صبح سے چل رہا تھا۔ اس نے بہترین لنچ کا آرڈر دیا اور ینری کی طرف دیکھا۔

اچھا یہ تو بتاؤ کلب کیسا چل رہا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"بہت اچھا۔ روپے گننا ان کے لیے مشکل ہے" میزی نے ٹھنڈی سانس لی

کاش کچھ انکم میرے حصہ میں بھی آتی۔"

"اوہ! میرا خیال تھا کہ تمھیں بھی بہت ملتا ہوگا کیونکہ تم خوبصورت ہو۔"

"میں اس قسم کی لڑکی نہیں ہوں" میزی نے گھورتے ہوئے کہا

"معاف کرنا میرا یہ مطلب نہیں تھا" راکو بولا۔

اسی وقت کھانا لگا دیا گیا۔ کھانے کے دوران خاموشی رہی۔ راکو سوچتا رہا کہ کس طرح اس سے معلومات حاصل کی جائیں۔ لڑکی کو صرف روپیہ سے مطلب تھا۔

کھانا ختم کر کے میزی کرسی سے ٹک گئی "بہت اچھا کھانا تھا" اس نے کہا "شکریہ!"

"میں اچھا کھانا پسند کرتا ہوں" راکو نے کہا "اچھا یہ تو بتاؤ کہ تم بیس ڈالر لینا پسند کرو گی؟"

میزی نے مشتبہ نظروں سے دیکھا "کس بات کے لیے؟"

راکو نے اس کا ہاتھ تھپتھپایا "وہ نہیں جو تم سوچ رہی ہو" اس نے کہا "یہ تو صرف بزنس کی باتیں ہیں۔ اگر تم میرے ساتھ گھر چلو تو!"

"نہیں شکریہ!" میزی کا لہجہ سخت تھا۔ "میں نے پہلے بھی یہ باتیں سُن رکھی ہیں۔"

راکو ایسا بن گیا جیسے اسے اس کی باتوں سے صدمہ پہونچا ہو۔

"تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔ میرا خیال تھا کہ میں تم سے کچھ باتیں کروں اور اس کے بدلے تمھیں بیس ڈالر دوں گا۔ ہو سکتا ہے کہ آئندہ ہفتہ بھی تمھیں بیس ڈالر مل جائیں۔"

"تمیس ڈالر!" میری نے جلدی سے کہا۔ "کیا ہم یہاں بات نہیں کر سکتے؟"
"نہیں! یہ راز کی باتیں ہیں۔ خیر چھوڑو۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "بھول جاؤ ان باتوں کو۔ میں کسی اور سے باتیں کر لوں گا۔" یہ کہہ کر اس نے ویٹر سے بل منگوایا اور نوٹوں کی ایک گڈی نکال لی۔ اس میں سے دو تین نوٹ نکال کر بل ادا کیا۔ اس دوران میری بھوکی نظروں سے نوٹوں کی گڈی کو دیکھ رہی تھی۔
"اچھا اب میں چلوں گا۔ ملتی رہنا۔" راکو نے کہا۔
"اوہ، اتنی جلدی بھی کیا ہے؟" میری نے کہا۔ "ویسے تمہارا گھر ہے کہاں؟"
"اسی روڈ کے ناکے پر ہے۔ دو منٹ کا فاصلہ ہے۔"
میری جھجکتی رہی۔ پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔
"خیر چلو۔ ہم لڑکیوں کو روپیہ عزیز ہے۔ یاد رکھو کوئی ایسی ویسی بات نہیں ہوگی" وہ بولی۔ "ایسا خیال بھی نہیں ہے میرے دل میں" راکو نے جھوٹ کہا۔
راکو جھوٹی سی عمارت کی تیسری منزل کی ایک فلیٹ میں رہتا تھا۔ میری نے حیرت سے گھر کی آسائش کا سامان دیکھا۔
"تم اکیلے آدمی کے لیے یہ تو بہت ہے۔" اس نے کہا۔ پھر وہ گھوم پھر کر گھر کو دیکھتی رہی۔ راکو نے اس دوران وسکی کے دو جام تیار کر لیے تھے۔
"یہاں آکر بیٹھ جاؤ۔ ہم باتیں کریں گے۔" وہ بولا۔
میری اس کے سامنے صوفہ پر بیٹھ گئی۔ راکو نے جام بڑھایا۔
"شروع ہو جاؤ۔" وہ جام لیتے ہوئے بولی۔ "میں تیار ہوں۔"
راکو نے جام خالی کر دیا۔ میری نے بھی پینا شروع کیا۔ وسکی بہت تیز تھی۔ "بہت تیز ہے۔" وہ بولی۔
"نہیں تو۔"

میزی نے گلاس خالی کر دیا۔ اسے اچھی شراب پینے کو بہت کم ملتی تھی۔ راکو نے سگریٹ سلگائی اور میزی کی طرف بڑھا دیا۔ ایک جام اور لے لو۔ وہ بولا۔

"صرف آدھا پیگ" میزی نے کہا "نہیں تو میں آپے سے باہر ہو جاؤں گی۔"

"اس میں فکر کی کیا بات ہے؟" راکو نے کہا اور دونوں گلاس بھر دیا۔ میں ایک ایسی لڑکی کی تلاش میں تھا جو مجھے کچھ معلومات بہم پہونچائے۔ لیکن یہ راز کی بات ہے۔ مجھے گرسن کے گروہ کے متعلق کچھ معلومات درکار ہیں۔ تم اندر ہی رہتی ہو۔ کیا تم یہ کام کر سکتی ہو؟"

میزی کو راکو کی بات پسند نہ آئی۔ وہ ماگرسن سے بہت ڈرتی تھی۔ وہ سوچتی رہی۔ راکو غور سے دیکھتا رہا۔

"اگر تمھیں یہ بات پسند نہیں آئی تو جانے دو" وہ بولا "آؤ ہم میوزک سنیں۔ میرے پاس ریکارڈوں کی اچھی لائبریری ہے۔"

"تمھیں کس قسم کی معلومات درکار ہیں؟" میزی نے پوچھا۔

"میرے جانے کے بعد سے اب تک وہاں کیا کیا ہوا ہے؟ کیا تمھیں معلوم ہے؟"

"بہت کچھ!" وہ بولی "مجھے ڈر ہے کہ کہیں پولیس چھاپہ نہ مار دے۔"

"جلدی مت کرو" راکو نے کہا "تفصیل سے بتاؤ۔"

"ایسے نہیں پہلے روپے نکالو" میزی مسکرائی۔

راکو نے ٹھنڈی سانس لی۔ آجکل لڑکیاں روپیوں کے علاوہ کچھ سوچ ہی نہیں سکتیں۔ اس نے سوچا اور نوٹوں کی گڈی نکال کر بیس ڈالر گن کر میزی کو تھما دیے۔

"میں تم پر بھروسہ کرتا ہوں بے بی! اب کہو" راکو نے کہا۔

"اچھا سنو" میزی نے کہا "وہاں جوئے خانہ ہے جہاں ہر قسم کے جوئے

ہونے ہیں ۔ یہ سب خلاف قانون ہے ۔ وہاں کے دروازے لوہے کے بنے ہوئے ہیں اور کھڑکیوں پر شٹرز لگے ہوئے ہیں ۔ یہ بھی خلاف قانون ہے کیوں ؟"

راکو نے منہ بنایا ۔ یہ سب وہ پہلے ہی سے جانتا تھا ۔

"ابھی ابھی وہ لوگ کہاں جا رہے تھے ؟" اس نے پوچھا ۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ نلن نے کہا تھا کہ وہ دیر سے آئے گا شاید نو بجے ۔" مینزی نے کہا ، "ایک جام اور دو گے ؟"

راکو اپنے جذبات چھپاتے ہوئے اٹھا ۔ اور بڑے سکون سے اس کا جام بھرا ۔ "بولتی رہو ۔ کیا کچھ انہونی بات بھی کلب میں ہو رہی ہے ؟" اس نے پوچھا ۔

"ایک بات بتاؤں ۔ سلم ایک لڑکی رکھے ہوئے ہے ۔" مینزی نے کہا ۔

راکو نے سر ہلایا ، "نہیں ! کچھ اور بات کرو ۔ میں جانتا ہوں کہ سلم لڑکیوں کی پروا نہیں کرتا ۔"

مینزی کا چہرہ سرخ ہو گیا ، "کیا تم کہنا چاہتے ہو کہ میں جھوٹی ہوں ۔" اس نے زور سے کہا :

"میں کہتی ہوں سلم نے ایک لڑکی اوپر کمرے میں بند کر رکھی ہے ۔"

اچانک راکو کا دوران خون تیز ہو گیا ۔ اب ہوئی کچھ بات اس نے سوچا ۔

"کیوں ؟ لڑکی کو بند کیوں رکھا ہے ؟" اس نے پوچھا ۔

"پتہ نہیں ۔ سلم کو دیکھ کر مجھے تو پسینہ چھوٹ جاتا ہے ۔ وہ ہمیشہ لڑکی کے ساتھ رہتا ہے ۔ مجھے خوشی ہے کہ وہ لڑکی میں نہیں ہوں ۔ میں اس کے ساتھ کمرے میں بند ہونا ہرگز پسند نہ کروں گی ۔"

"کیا تم نے لڑکی کو دیکھا ہے؟" راکو نے دلچسپی سے پوچھا۔

"صرف ایک بار" مینری بولتی رہی "ہر رات کلب کے کھلنے سے پہلے سلم لڑکی کو لے کر باہر نکلتا ہے۔ اور کمپاؤنڈ میں گھماتا ہے۔ ایک رات میں ذرا جلدی چلی گئی تھی شاید میری گھڑی تیز تھی۔ اس وقت سلم اور لڑکی سیڑھیاں طے کر رہے تھے۔ میں نے ایک ہی جھلک دیکھی تھی۔ اتنے میں سا کا نمودار ہوئی۔ اور مجھے دھکیلتے ہوئے کلوک روم لے گئی۔"

"کیسی لڑکی ہے؟"

"میں نے چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ لیکن ایک عجیب بات میں نے نوٹ کی۔ وہ لڑکی اس طرح چل رہی تھی جیسے اسے کچھ نظر نہ آرہا ہو" مینری نے کہا۔

"سا کا یہ سب جانتی ہے؟"

"یقیناً! وہ اور ڈاکٹر روزانہ لڑکی کے کمرے میں جاتے ہیں۔"

راکو ایک لمحہ کے لیے سوچتا رہا پھر بولا "میں لڑکی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"میں تمھیں نہیں روکتی" مینری مسکرائی۔ "دس گیارہ بجے کے قریب کلب کے کمپاؤنڈ میں چھپے رہو۔ تم دیکھ ہی لوگے کہ سلم لڑکی کو لے کر ٹہلتا ہے۔"

"تو تمھارا خیال ہے کہ وہ لڑکی کو سامنے کے دروازے سے لے کر آتا ہے۔" راکو نے پوچھا۔

مینری کا سر بھاری ہو رہا تھا۔ وسکی بہت تیز تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور بولی "ایک خفیہ دروازہ بھی ہے جو بازو کے گودام سے نکلتا ہے۔"

راکو مسکرایا۔ اس نے روپے ضائع نہیں کیے تھے۔ اس نے مینری کو دیکھا۔

"شاید وسکی تمھارے لیے بہت تیز تھی۔ اچھا تم یہاں بستر پر لیٹ جاؤ" راکو نے کہا اور مینری کے کندھے پکڑ کر اسے اٹھایا۔ اگر وہ سنبھال نہ لیتا

تو وہ گر پڑتی۔

"اوہ! اوہ" وہ منمنائی۔ "کوئی میرے خوابوں کو توڑ رہا ہے۔"
راکو نے گھڑی دیکھی۔ تین بج کر کچھ منٹ ہوئے تھے۔ اس نے مینزی کو سہارا دے کر بستر پر لٹا دیا۔
"پھر وہی" مینزی بڑبڑائی۔ "پہلے کہتے ہیں صرف بزنس کی باتیں اور اب! ......"

چوتھا باب

نتر جب اس کے راستہ پر مڑا جو سیدھا جانی کے گھر تک جاتا تھا اس وقت شام کے چار بج چکے تھے۔ وہ تیز رفتاری سے یہاں تک آیا تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ گرسن کے گروہ کا کوئی آدمی ضرور اس طرف آئے گا۔ اس سے پہلے ہی وہ جانی سے دو دو باتیں کر لینا چاہتا تھا۔
روانہ ہونے سے پہلے اس نے پبلک کال بوتھ سے پالا کو فون کیا تھا اور کہا تھا۔ "میرا خیال ہے کہ میں کچھ سراغ پا گیا ہوں۔ تم برنن کو فون کرو اور اس سے کہو کہ وہ فوراً جانی فرسک کے مکان کی طرف آئے۔"
"تم اس کا انتظار کیوں نہیں کرتے" پالا نے گھبراتے ہوئے کہا۔
"فکر مت کرو۔ برنن کو ضرور فون کر دینا" اس نے فون رکھ دیا اور روانہ ہو گیا۔
اور اب جبکہ وہ اس مقام تک پہونچ گیا تو اس نے سوچا کہ پالا نے ٹھیک کہا تھا اس ویران جگہ پر اکیلے آنا ٹھیک نہیں تھا۔

پھر بھی وہ کار سے باہر نکلا۔ اس نے کار ایسی جگہ کھڑی کی تھی کہ سڑک پر آنے والوں کی نظر اس پر نہ پڑ سکتی تھی۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

عمارت کے قریب پہونچ کر وہ رک گیا۔ اس نے اپنا ریوالور نکال لیا۔ وہ کسی قسم کی بے احتیاطی نہیں برتنا چاہتا تھا۔ دھوپ تیز تھی۔ نستر کو ہمیشہ پیدل چلنے سے نفرت تھی۔ لیکن مجبوری تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا رہا۔ چاروں طرف جنگل پھیلا ہوا تھا وہ رک گیا۔ اور آہٹ لینے لگا۔ چاروں طرف سناٹا تھا۔ وہ دبے قدموں سے عمارت کے قریب پہونچا۔ اچانک کسی درخت پر ایک پرندہ پھڑپھڑایا۔ نستر آواز سن کر اچھل پڑا۔ لیکن پرندے کو دیکھ کر مسکرایا۔ ایک درخت کی آڑ میں پہنچ کر اس نے عمارت کی طرف دیکھا۔ لکڑی کی عمارت قبرستان کی سی خاموشی میں ڈوبی ہوئی تھی۔

اندر شاید جانی موجود تھا۔ کیونکہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور چمنی سے دھواں نکل رہا تھا۔ ریوالور سنبھالے وہ دبے قدموں دروازہ کے قریب پہونچا۔ اس نے کسی کے کمرے میں گھومنے کی آواز سنی۔ اس نے جھانک کر دیکھا۔

جانی ایک اسٹوو پر جھکا ہوا کچھ پکا رہا تھا۔ اور اس کی پشت نستر کی طرف تھی۔ تلنے کی بو سے نستر نے ناک سکوڑ لی۔ اس نے کمرہ کا جائزہ لیا۔ اس نے دیکھا کہ دروازہ کے قریب ایک محراب میں دو شاٹ گن رکھے ہوئے ہیں۔ اپنا ریوالور تانے ہوئے وہ اندر داخل ہوا۔

"ہیلو جانی!" اس نے آہستہ سے آواز دی۔

جانی چونک پڑا۔ وہ آہستہ سے سیدھا کھڑا ہوا اور اس کی طرف مڑا۔ ریوالور کو دیکھ کر اس کا چہرہ سفید پڑ گیا اور آنکھیں پھیل گئیں۔

"مجھے پہچانتے ہو؟" نستر نے پوچھا۔

"تم نے میری طرف ریوالور کیوں تانا ہے؟" جانی نے بالآخر منہ کھولا۔

نسٹر نے ریوالور جھکا لیا اور اپنا سوال دہرایا۔

جانی نے آنکھیں بھینچ کر غور سے دیکھا، "اوہ تم اخبار کے رپورٹر ہو! کیوں؟"

"تم نے ٹھیک پہچانا" نسٹر نے کہا، "بیٹھ جاؤ۔ میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔"

جانی لکڑی کے ایک بکس پر بیٹھ گیا۔

"اب سنو! جانی!" نسٹر نے کہنا شروع کیا۔ "تم مشکلات میں پھنس سکتے ہو۔ ایک لمبی مدت کے لیے تم جیل بھی جا سکتے ہو۔ لیکن تم یہ نہیں چاہو گے کیوں؟ نہیں تم ایسا کبھی نہ چاہو گے! تم مجھ سے تعاون کرو گے میں تمہیں بچا لوں گا۔ میں صرف کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

"پتہ نہیں تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم مجھے اکیلا چھوڑ دو" جانی نے خشک لہجے میں کہا۔

"ریلی اور اس کے ساتھی تین ماہ پہلے یہاں آئے تھے نا؟"

جانی چونک پڑا۔ "میں ریلی کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔"

"سنو! بے وقوف مت بنو" نسٹر نے تیز لہجے میں کہا، "جھوٹ بول کر تم بچ نہیں سکو گے۔ وہ یہاں آئے تھے اور ان کے ساتھ مس بلانڈش بھی تھی۔ ریلی نے یہاں سے اپنی گرل فرینڈ اینا بورگ کو فون کیا تھا۔ کچھ یاد آیا؟ وہ لڑکی اب سب کچھ بتا چکی ہے۔ اب تک اس نے صرف مجھے یہ بات بتائی ہے۔ اگر پولیس کو معلوم ہو گیا تو تم خود سوچ لو کیا ہو گا۔ پولیس تم پر تشدد کرے گی اور تمہیں سب اگلنا پڑے گا اس لیے بہتر ہے کہ اب تم خود صاف صاف کہہ دو۔ کیا ریلی یہاں آیا تھا؟"

جانی تھوڑی دیر کشمکش میں مبتلا رہا۔ بالآخر اس نے کہا، "ہاں! وہ یہاں آیا تھا اس کے ساتھ بیلی بوڑھا سام اور لڑکی بھی تھی۔ لیکن وہ زیادہ دیر تک یہاں نہیں رکے۔ صرف دس منٹ رک کر روانہ ہو گئے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ اغوا کے کیس

میں میرا نام آئے اس لیے میں نے ان کو بھگا دیا۔ ریلی نے یہاں سے اپنا کو فون کیا تھا پھر وہ سب چلے گئے۔ میں نہیں جانتا وہ کہاں گئے۔"

نسز سمجھ گیا کہ جانی جھوٹ بول رہا ہے۔

"لاؤ کے جانی!" اس نے کہا، "اس طرح تم بچ جاؤ گے۔ لیکن تم بدقسمت ہو جان بلانڈش معلومات دینے والوں کو انعام دے رہا ہے۔ پندرہ ہزار ڈالر کم نہیں ہوتے ہیں۔"

جانی کی آنکھیں جھپکنے لگیں۔ اس واقعہ کو تین ماہ گزر چکے تھے۔ ایڈی نے وعدہ کیا تھا کہ اسے بھی حصہ دیا جائے گا۔ وہ انتظار ہی کرتا رہ گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ان کو رقم مل چکی ہے۔ اس نے دانت پیستے ہوئے اخبار پڑھ کر گالیاں دی تھیں۔

"پندرہ ہزار ڈالر" اس نے دہرایا۔ "میں کیسے یقین کر لوں؟"

"میں تم کو دلاؤں گا تمہیں روپیہ" نسز نے یقین دلایا۔

بہتر ہے کہ خاموش رہوں۔ جانی نے سوچا۔ ناگرسن سے دشمنی مول لینا اچھا نہیں ہے۔

"نہیں! میں کچھ نہیں جانتا" جانی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو" نسز اٹھ کھڑا ہوا۔ "کیا تم چاہتے ہو کہ میں خود تم پر تشدد کروں۔" یہ کہتے ہوئے اس نے ریوالور کا دستہ جانی کے سر پر مارا۔ پھر ایک گھونسہ جڑ دیا۔

"کم آن! جانی! بولو ریلی کہاں ہے؟ تم بتا کر پندرہ ہزار کماؤ۔ ورنہ میں تمھاری درگت بنا دوں گا سمجھے!"

جانی خوف سے کانپنے لگا۔ "میں کچھ نہیں جانتا۔ تم جاننا چاہتے ہو تو گرسن

کے گروہ کے کسی آدمی سے پوچھو۔ وہ اس وقت یہیں تھے۔ انھوں نے ریلی کو مار..... ر....." بولتے بولتے جانی رک گیا۔ لیکن اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

"گرسن کا گروہ!" فنتر چونک پڑا۔ "ریلی کو کیسے مارا انھوں نے؟"

لیکن جانی کی نظریں فنتر کی بجائے دروازہ کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے کے جذبات دیکھ کر فنتر کا دوران خون تیز ہو گیا۔ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا۔ دروازہ پر کسی کا سایہ پڑ رہا تھا۔ اور پھر سب کچھ ایک ساتھ ہو گیا۔

فنتر نے فرش پر لوٹ لگائی اور پلٹیاں کھاتا ہوا کمرے کے آخری سرے پر پہونچ گیا جہاں لوہے کا ایک ڈرم پڑا ہوا تھا۔ ٹھیک اسی وقت مشین گن کی گرج سے فضا گونج اٹھی۔ گولیوں کی بوچھار کمرے میں آنے لگی۔ فنتر نے پلٹ کر دیکھا۔

جانی کے جسم پر لاتعداد گولیاں پیوست ہو چکی تھیں۔ وہ گر پڑا۔ دوسرے ہی لمحہ وہ تڑپ رہا تھا۔ پھر گولیاں ڈرم پر برسنے لگیں۔ ڈرم کی لگاتار آواز فنتر کو بہرہ کیے دے رہی تھی۔ لیکن وہ آرام میں تھا۔ تین چار سکنڈ تک گولیاں برستی رہیں پھر خاموشی چھا گئی۔ فنتر نے اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھا وہ بری طرح پھنس چکا تھا۔ یہ جگہ بھی محفوظ نہیں تھی۔ لے دے کے اب اسے برنن سے امید تھی۔ لیکن کیا وہ یہاں پہونچ جائے گا۔

وہ زمین پر لیٹ گیا اور کان لگا دیے۔ کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔ شاید کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اندر آ کر مقابلہ کرے۔

پھر اس نے بولنے کی آوازیں سنیں۔ کسی نے زور سے آواز لگائی۔

"باہر آؤ۔ ہم جانتے ہیں تم کہاں ہو۔ ہاتھ اوپر اٹھائے باہر چلے آؤ۔"

فنتر مسکرایا۔ "... اور وہاں آؤں گا۔" اس نے سوچا کبھی نہیں آنا ہے مجھے۔ تم

خون آئے۔ لیکن اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا۔ مشین گن پھر گرجنے لگی۔ فنبر نے سر چھپا لیا۔ پھر خاموشی چھا گئی۔

اچانک سینے کی آواز آئی "اوپر مجھے دو۔ اور تم لوگ زمین پر لیٹ جاؤ جلدی کرو۔"

فنبر چونک پڑا۔ ایک سرد سی لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ کیا ہونے والا ہے۔ وہ زمین سے چپک گیا اور اپنا سر اس نے دونوں ہاتھوں سے چھپا لیا۔ دو سکنڈ ایسے ہی گزر گئے جیسے دو سال ہوں۔ پھر تیسرے سکنڈ پر اس نے کسی چیز کے کمرے میں گرنے کی آواز سنی۔ اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ فنبر کو محسوس ہوا جیسے وہ بہرا ہو گیا ہو۔ دھماکہ بالکل قریب ہوا تھا۔ وہ زمین سے کئی فٹ اوپر اچھل گیا۔ اس نے دیکھا کہ چھت ٹوٹ گئی ہے اور کوئی دم میں گرنے والی ہے۔ اس نے ڈرم کی آڑ میں خود کو چھپا لیا۔ دوسرے ہی لمحہ لکڑی کی چھت دھڑام سے اس پر گر پڑی۔ کوئی سخت سی چیز اس کے سر سے ٹکرائی اور اسے ایسا محسوس ہوا جیسے بجلیاں چمک اٹھی ہوں۔ اور پھر اس کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا

اسے جب ہوش آیا تو ایسا محسوس ہوا جیسے اندھیرے میں اچانک سورج طلوع ہوا ہو۔ اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں۔

"تم ٹھیک ہو" کسی کی آواز اس کی سماعت میں ٹکرائی "اٹھو۔ کب تک پڑے رہو گے۔"

فنبر نے بڑی کوشش سے آنکھیں کھولیں۔ اس نے کسی کو اپنے اوپر جھکے دیکھا اور برنن کو پہچان کر آہستہ سے اٹھ بیٹھا۔

"ہاں! اٹھو! ٹھیک ہو نا تم؟" برنن نے کہا "کیا قصہ ہے؟ کیوں ادھم مچا رکھا ہے۔"

فنر نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔ کہیں زخم نہیں تھا لیکن اس کا سر بہت درد کر رہا تھا۔ "کون ادھم مچا رہا ہے؟" وہ غرایا۔

برنن نے اسے سہارا دے کر کھڑا کر دیا۔ فنر کراہتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ اب وہ اپنے آپ کو بہتر محسوس کر رہا تھا۔

"کیا ہوا تھا؟" برنن نے پوچھا۔

"تم نے کسی کو دیکھا تھا؟" فنر نے الٹا برنن سے سوال کیا۔

"صرف تمہیں اور پیچھے جالی کے جسم کو۔ کس نے بم پھینکا تھا؟"

"جالی مر چکا ہے؟"

"ہاں۔"

فنر ہر منٹ اپنے آپ کو بہتر محسوس کر رہا تھا۔ اب اس کے اعصاب قابو میں تھے اور دماغ سوچنے سمجھنے کے قابل ہو چکا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے چلتا ہوا قریب کے درخت کے تنے پر بیٹھ گیا۔ اس نے سگریٹ سلگائی اور خلا میں گھورنے لگا۔ اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ آخر اس نے برنن کی طرف دیکھا۔

"جانتے ہو!" اس نے کہا "ہم مس بلانڈش کے اغوا کا معمہ حل کر سکیں گے۔ تم ایک کام کرو۔ اپنے آدمیوں کو چاروں طرف پھیلا کر ایسی زمین تلاش کرواؤ جو کچھ دنوں پہلے کھودی گئی ہو۔ جلدی کرو۔"

"کیا ارادہ ہے؟" برنن نے حیرت سے کہا۔

"یہاں کچھ دنوں پہلے کسی کو دفن کیا گیا ہے۔ جلدی کرو برنن! کیا تم یہ کیس حل کرنا نہیں چاہتے؟"

برنن نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دیں۔ اور فنر کے قریب بیٹھ گیا۔

"کسے دفن کیا گیا ہے؟ پہیلیاں مت بجھاؤ۔ آخر کیا بات ہے؟" وہ بولا۔

"میں شرط لگا سکتا ہوں کہ ریلی، بلی اور سام یہاں دفن ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میں غلطی پر ہوں لیکن میں ایسا نہیں سمجھتا" فنتر نے برنن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

برنن اچھل پڑا۔ "بم کس نے پھینکا تھا؟" اس نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ گرسن کے گروہ کا کوئی آدمی تھا۔"

"آخر کیوں؟ تم سے ان کو کیا دشمنی ہو سکتی ہے؟"

"صبر کرو۔ ایک وقت میں ایک ہی کام کرنا چاہیئے۔ فنتر مسکرایا۔

برنن نے جھلا کر گالی دی۔ پھر سگریٹ سلگا کر پُرخیال انداز میں بیٹھ گیا۔

"تم خوش قسمت ہو کہ بچ گئے۔ میں نے تم سے ہاتھ دھو لیا تھا" برنن مسکرایا۔

"میں بھی یہی سمجھتا تھا" فنتر نے ٹھنڈی سانس لی۔ بے خیالی میں وہ ایک پرندے کو دیکھتا رہا جو ایک ٹہنی سے دوسری ٹہنی پر پھدک رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ... بلا اندرتس سے تیس ہزار ڈالر کیسے حاصل کرے گا۔

اچانک دونوں چونک پڑے۔ کوئی پکار رہا تھا۔

"معلوم ہوتا ہے کسی کو قبر مل گئی ہے۔" فنتر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

دونوں تیزی سے اس طرف بڑھے۔ تین سپاہی ایک جگہ کھڑے تھے۔ ایک سپاہی نے زمین کی طرف اشارہ کیا۔ یہاں کی زمین کھدی ہوئی لگتی تھی۔ مٹی پھیل گئی تھی۔ حالانکہ خشک پتیوں اور ٹہنیوں سے چھپائی گئی تھی۔

"یہاں کھودنا چاہیئے۔" فنتر بڑبڑایا۔ برنن نے حکم دیا۔ دو سپاہی وہاں سے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد دونوں کدال لیے ہوئے واپس آئے اور کھدائی شروع کر دی۔ تھوڑی سی محنت کے بعد وہ رک گئے۔ انھوں نے گڑھے کے اندر مٹی ہٹائی۔ فنتر اور برنن قریب آگئے۔ بدبو کا ایک بھبکا گڑھے سے نکلا۔ اور سبھوں نے ناک پر رومال رکھ لیے۔ مٹی سے اچانک کسی کا سر نمودار ہوا۔

"کس کی لاش ہے کیپٹن!" سپاہی بولا۔

"تین آدمی ہوں گے" فنزر نے کہا اور برنن کی طرف مڑا۔ "چلو! اب ہمیں یہاں سے چل کر فوراً پولیس ہیڈ کوارٹر پہونچنا چاہیئے"۔

برنن نے سپاہیوں کو مزید ہدایات دیں اور کہا کہ وہ اور فورس اور ڈاکٹر کو بھیج دے گا۔ پھر وہ فنزر کی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"بات اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب گرسن کا گروہ پیراڈائز کلب سنبھال لیتا ہے"۔ فنزر نے کہا اور کار میں بیٹھ گیا۔ "ہمیں پہلے ہی سوچنا چاہیئے تھا کہ گرسن نے کیسے روپیہ حاصل کیا ہوگا۔ اس نے کہا تھا کہ شبلرگ نے قرض دیا تھا۔ کیوں؟ اور شبلرگ اس قسم کے روپیوں کے بدلے کچھ بھی کر سکتا ہے"۔

برنن کار میں بیٹھتے بیٹھتے رک گیا۔ "تم کیا کہہ رہے ہو؟" وہ غرایا۔

"جانی نے مرنے سے پہلے بتایا تھا کہ گرسن کا گروہ اس وقت یہیں موجود تھا جب ریلی اور اس کے ساتھی مس بلانڈش کو لے کر آئے تھے۔ کس طرح گرسن کو معلوم ہو گیا کہ ریلی بلانڈش کی لڑکی کو اغوا کر لایا ہے۔ وہ جانتے تھے کہ ریلی صرف جانی کے مکان کا رخ کرے گا۔ وہ یہاں آئے اور ریلی اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر کے دفن کر دیا۔ اور اب دیکھو۔ روپیے گرسن نے حاصل کر کے کلب خرید لیا۔ اغوا کا سارا الزام ریلی کے سر گیا۔ حالانکہ وہ خاموشی سے دفن کیا جا چکا تھا۔" فنزر نے ٹھنڈی سانس لی۔

"اس کا ثبوت کیا ہے؟" برنن نے پوچھا۔ "اگر تینوں کی لاشیں مل بھی گئیں تو ہم یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ گرسن کے گروہ نے ہی انھیں ختم کیا ہے۔ جانی کے مرنے کے بعد اب ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے"۔

"تم ٹھیک کہتے ہو" فنزر نے سر ہلایا۔ "ہمیں ثبوت تلاش کرنا چاہیئے۔ جانتے ہو میں کیا سوچ رہا ہوں۔"؟

"کیا سوچ رہے ہو۔ سُپر مین!" برنن نے کار چلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں بلانڈش چیر اڈائز کلب میں موجود ہے۔" فنر نے آہستہ سے کہا۔ برنن چونک کر پلٹا اور فنر چیخ پڑا۔ "دیکھو کار سنبھالو۔"

برنن نے زور سے بریک لگایا اور کار کنارے کھڑی کر دی۔

"آخر تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" وہ غرایا۔

"یاد ہے ڈائل نے کہا تھا کہ کلب میں اوپر ایک ایسا کمرہ ہے جو ہمیشہ مقفل رہتا ہے۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ لڑکی وہیں بند ہے۔" فنر نے برنن کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہم جلد ہی معلوم کر لیں گے" برنن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"کیسے؟" فنر نے پر خیال لہجے میں پوچھا "کلب کسی قلعہ سے کم نہیں ہے کہ تم اندر گھس جاؤ۔ اندر پہونچنے سے پہلے ہو سکتا ہے کہ لڑکی کو ختم کر دیا جائے یا کسی دوسری جگہ اسے پہونچا دیا جائے۔ یاد رکھو بلانڈش لڑکی کو زندہ چاہتا ہے اس لیئے ہمیں محتاط رہنا چاہیئے۔ عقل سے کام لو برنن!"

"او کے! تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟" برنن نے پوچھا۔

"مجھے سوچنے دو" فنر نے کہا۔ برنن نے کار اسٹارٹ کر دی اور تیزی سے دوڑاتا رہا۔ فنر کا دماغ اس سے زیادہ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ آخر اس نے کہا "ہم اینا بورگ کو گرفتار کریں گے۔ وہ جانتی ہے کہ گرسن کا گروہ ریلی کے پیچھے جانی کے گھر تک گیا تھا وہی ایک گواہ ہے۔ اس کے علاوہ وہ اپنا زیادہ وقت کلب میں گزارتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ جانتی ہو کہ مس بلانڈش کلب میں ہے شاید اسے پتہ نہیں کہ ریلی کو گرسن کے گروہ نے ختم کیا تھا۔ اگر ہم اسے یہ بات بتا دیں تو وہ ہمیں بہت کچھ بتا سکے گی۔ اس سے پہلے کہ اینا کو بھی ختم کر دیا جائے اسے

گرفتار کرلو۔"

اچانک برنن نے ایک دوا کی دکان کے پاس کار روک دی اور اتر گیا۔

"میں ابھی انتظام کرتا ہوں۔" یہ کہتا ہوا وہ اندر چلا گیا۔ فنر [illegible] آیا۔ اس نے گھڑی دیکھی چھ بج کر کچھ منٹ ہوئے تھے۔ ابھی وہ شہر سے کافی دور تھے۔

وہ سوچتا رہا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ مس بلانڈش اب بھی کلب میں موجود ہو۔ تین مہینوں تک بدمعاشوں کے ساتھ رہنا اس کے لیے کتنا مشکل ہوگا۔ اس کا کیا حشر ہوا ہوگا؟ کیا سلم گرسن؟... اس کے آگے وہ کچھ سوچ نہ سکا۔

برنن واپس آگیا تھا۔ "میں نے اینا بورگ کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا ہے"

فنر کچھ نہ بولا۔ برنن نے کار اسٹارٹ کردی اور تیز رفتاری سے بڑھ گیا۔

پانچ بجے کے بعد راکو باہر نکلا۔ ہینری کے جانے کے بعد وہ آدھ گھنٹہ تک آرام کرتا رہا تھا اور سوچتا رہا تھا۔

وہ پراسرار لڑکی کون تھی؟ اس نے فیصلہ کرلیا کہ وہ تحقیق کرے گا۔ وہ جانتا تھا کہ سلم دانی اور فلن باہر گئے ہیں۔ اور رات گئے تک واپس نہیں آئیں گے اب رہا ایڈی۔ وہ اس وقت کلب میں نہیں آئے گا۔ اس نے سوچا۔ اب صرف ما گرسن اور ڈاکٹر رہ جاتے ہیں اسے محتاط رہنا چاہیئے۔ وہ ڈاکٹر کو ہینڈل کر سکتا ہے۔ لیکن ما سے خوفزدہ تھا۔

ہفتہ کا دن ہونے کی وجہ سے کلب کے بازو کا گودام بند تھا۔ ہینری نے کہا تھا کہ گودام سے ایک خفیہ راستہ جاتا ہے۔ وہ یہ راستہ تلاش کرنا چاہتا تھا۔ گودام لگے ہوئے ہوٹل کی عمارت نہایت گھٹیا تھی۔ ہوٹل ایک یونانی کی ملکیت تھا۔ جسے راکو اچھی طرح جانتا تھا۔ راکو نے اس سے کہا کہ وہ کھلی چھت سے ڈھونڈنا

ہوا سورج دیکھنا چاہتا ہے۔ ہوٹل کا مالک اسے گھورتا رہا اور پھر شانے اچکائے۔
خیال رہے کہ میں کسی مصیبت میں نہ پڑوں" اس نے کہا۔
"کوئی مصیبت نہیں پیارے! بے فکر رہو" راکو نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔
چھت پر پہونچ کر وہ رُک گیا۔ یہاں سے گودام میں پہونچنا آسان تھا، راکو کو بھی کوئی مشکل نہ ہوئی۔ گودام کی عمارت میں پہونچ کر تقریباً بیس منٹ کی تلاش کے بعد آخر اس نے خفیہ دروازہ ڈھونڈ نکالا۔ مزید دو سکنڈ بعد وہ دروازہ کھول چکا تھا دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ تاریک راہداری میں داخل ہوا۔ جو سرنگ کی طرح تھی۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تیار تھا۔ آخری سرے پر ایک اور دروازہ تھا اسے بھی راکو نے بہ آسانی کھول لیا۔ دروازے سے گزرنے کے بعد اس نے اپنے آپ کو ایک نہایت آراستہ کمرہ میں پایا۔ ایک طرف بڑا سا ٹیلی وژن رکھا ہوا تھا۔ فرش پر بیش قیمت قالین بچھا ہوا تھا۔ کمرے کے سرے پر ایک اور دروازہ تھا۔ وہ ایک منٹ تک وہیں رک کر آہٹ لیتا رہا۔ پھر آگے بڑھ کر دروازے سے کان لگا دیے کوئی آواز نہ سن کر اس نے آہستہ سے دروازہ کھول دیا۔
مس بلانڈش بستر کے کنارے بیٹھی ہوئی تھی۔ اور خالی خالی نظروں سے فرش کو تک رہی تھی۔ وہ ایک سوتی سفید لباس پہنے تھی۔ اس کی مخروطی انگلیوں میں ایک سگریٹ سلگ رہا تھا۔
راکو نے حیرت سے لڑکی کو دیکھا۔ اس نے اپنی زندگی میں اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی۔ صورت اس کی جانی پہچانی لگ رہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اس نے لڑکی کو پہلے کہیں دیکھا ہے۔
وہ دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوا۔ لڑکی نے پلٹ کر نہیں دیکھا اس

نے آہستہ سے سگریٹ نیچے گرا کر اپنے پیروں سے کچل دیا۔

"ہیلو! " راکو آہستہ سے بولا "تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

نشہ میں ڈوبی ہوئی آنکھیں اس پر ٹک گئیں۔

"پلیز! یہاں سے چلے جاؤ" لڑکی نے کہا۔

اس کی آنکھیں دیکھ کر راکو سب کچھ سمجھ گیا کہ کیا معاملہ ہے۔ "تمھارا نام کیا ہے؟"

"میرا نام!" لڑکی نے کہا "پتہ نہیں۔ تم چلے جاؤ یہاں سے۔ وہ تمھارا یہاں ہونا پسند نہیں کرے گا۔"

راکو سوچ رہا تھا کہ اس نے لڑکی کو پہلے کہاں دیکھا تھا۔ اس نے لڑکی کے سنہری مائل سرخ بالوں پر نظر ڈالی اور اچانک اس کی آنکھیں چمک اٹھیں اسے یاد آگیا کہ یہ لڑکی جان بلانڈش کی لڑکی ہے۔ جس کی تصویریں وہ کئی مرتبہ دیکھ چکا ہے۔ اسے حیرت ہوئی کہ یہ لڑکی گرسن کے گروہ میں کیسے آپہونچی؟ وہ خوشی سے اس طرح کانپنے لگا کہ اسے سانس لینا دشوار ہو رہا تھا۔ کیا اچھا موقع ہاتھ آیا ہے بدلہ لینے کا۔ اس کے علاوہ پندرہ ہزار ڈالر کا انعام بھی تو ہے۔

"تمھارا نام بلانڈش ہے نا؟" اس نے پوچھا "کیا تمھیں یاد ہے کہ تم چار ماہ پہلے اغوا کی گئی تھیں؟"

لڑکی نے راکو کو گھور کر دیکھا "بلانڈش! نہیں تو یہ میرا نام نہیں ہے۔" وہ بولی "ہاں یہی تمھارا نام ہے۔" راکو نے پھر کہا "تھوڑی دیر میں تمھیں سب کچھ یاد آجائے گا۔ اچھا اب اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔"

"میں نہیں جانتی تم کون ہو؟ پلیز! یہاں سے نکل جاؤ۔"

راکو نے لڑکی کا بازو پکڑ کر اٹھانا چاہا لیکن لڑکی نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور پیچھے ہٹ گئی۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں "مجھے مت چھوؤ۔ وہ چیخی۔

راکو گھبرا گیا۔ آواز سن کر کوئی آ گیا تو مصیبت ہو جائے گی۔ اس نے سوچا وہ لڑکی کو لے جانا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تو لڑکی کو بے ہوش بھی کر سکتا تھا لیکن دن کا وقت تھا اس لیے مشکل تھی۔

"کم آن!" وہ بے چینی سے بولا "سلم تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ میں تمہیں لینے آیا ہوں۔"

سلم کا نام سن کر میں بلانڈش کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی راکو نے اسے سہارا دے کر باہر نکالا۔ گودام سے باہر نکل کر وہ سیدھے ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ اور ڈرائیور کو اپنے گھر کا پتہ بتا دیا۔ جب تک ٹیکسی روانہ نہ ہوئی اسے چین نہ آیا۔

دوسری طرف ما گرسن فون پر فلن سے باتیں کر رہی تھی۔

"کام ہو گیا ما!" فلن نے کہا "ہم واپس ہو رہے ہیں۔"

"کیا دونوں ختم ہو گئے؟" ما نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"بس تو پھر جلدی واپس آ جاؤ۔" یہ کہہ کر ما نے فون رکھ دیا۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور ایڈی داخل ہوا۔ اس کے جبڑے پر تازہ نشان صاف نظر آ رہا تھا۔ ما نے تیز نظروں سے گھورا۔

"تم اور تمہاری عورتیں" وہ زور سے چیخی "وہ حرام زادی اب تک سب کام بگاڑ دیتی۔"

ایڈی بیٹھ گیا۔ اس نے سگریٹ سلگائی اور کہا "اس میں اینا کی غلطی نہیں تھی

یخر کیا ہوا۔"

"شکر کرو کہ میں نے سب ٹھیک کر دیا۔ ابھی فلن کا فون آیا تھا۔ انھوں نے جانی اور فنر کو ختم کر دیا ہے۔

"اینا نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے تو صرف اتنا کہا تھا... ایڈی جلدی سے بولا۔

"میں اسے یہاں ہرگز برداشت نہیں کر سکتی" ما غرائی۔

ایڈی نے بولنا چاہا لیکن ما کا چہرہ دیکھ کر خاموش رہ گیا۔ اسے یاد آیا کہ اینا نے اس سے پوچھا تھا کہ اوپر کون لڑکی رہتی ہے۔ اگر یہ بات ما کو معلوم ہوجائے تو فوراً اینا کا خاتمہ کرا دے گی۔

ما غور سے ایڈی کو دیکھ رہی تھی، "کیا ہے تمھارے دماغ میں؟" اس نے پوچھا۔ "دیکھو ما!" ایڈی نے کہا "اب تک ہم بچے رہے ہیں۔ اب ہم کلب کے مالک ہیں اور کافی مالدار ہیں۔ سب کچھ ہے لیکن کب تک ایسا رہے گا؟ اینا نے کچھ بول دیا تو ہمیں ایسا محسوس ہوا جیسے کام بگڑ گیا ہو۔ پھر ہم نے جانی اور اس رپورٹر کو ختم کرا دیا۔ اب ہم محفوظ ہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کب تک؟"

ما نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ وہ سمجھ گئی کہ ایڈی کیا کہنا چاہتا ہے۔ دفعتاً ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ وہ بہت پیئے ہوئے تھا۔ "کیا ہوا؟" اس نے آتے ہی پوچھا۔

"سب ٹھیک ہے" ما نے جواب دیا۔

"ما! آخر تمھاری سمجھ میں یہ بات کیوں نہیں آتی؟" ایڈی نے تیز لہجے میں کہا "جب تک لڑکی زندہ ہے ہم بالکل غیر محفوظ ہیں۔"

"کیا تم مجھ سے یہ کہہ رہے ہو کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟" ما غرائی۔

"ہاں! میں یہی کوشش کر رہا ہوں" ایڈی نے کہا۔ اگر وہ لڑکی نہ ہوگی تو

ہمیں کوئی فکر نہ ہوگی۔ ہمیں جان کو مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ ؟اسی لیے نا کہ پولیس جان کی مدد سے یہاں نہ پہونچ جائے اور لڑکی کو دیکھ لے۔ اگر لڑکی نہ ہوتی تو ہم پولیس کو تلاشی لینے دیتے اور ان پر ہنستے ہوتے۔

ڈاکٹر نے رومال نکال کر چہرہ پونچھا اور کہا "ما! یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ جب تک لڑکی زندہ ہے ہم ڈائنامیٹ پر بیٹھے ہیں۔"

ما اٹھ کھڑی ہوئی اور کمرے میں ٹہلنے لگی۔

"کیا لڑکی پر دل کا دورہ نہیں پڑ سکتا؟" ایڈی نے ڈاکٹر سے پوچھا "سلم اس وقت کچھ نہ بولے گا" ایڈی جانتا تھا کہ ما اور ڈاکٹر سلم سے خوفزدہ ہیں۔ اس نے ان کی دکھتی رگوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

ما ٹہلتے ٹہلتے رک گئی اور پلٹ کر ڈاکٹر کو دیکھا۔

"کچھ کیا جا سکتا ہے جس سے ایسا ممکن ہو سکے۔" ڈاکٹر نے آہستہ سے کہا "مجھے یہ سب پسند نہیں ہے لیکن ہم لڑکی کو اب رکھ نہیں سکتے۔"

ما نے تھوڑی سی ہچکچاہٹ کے بعد پوچھا "کیا سلم جان جائے گا؟"

"وہ کچھ ثابت نہ کر سکے گا۔ لڑکی نیند کی حالت میں مر جائے گی۔"

ما نے گھڑی پر نظر ڈالی "وہ ایک دو گھنٹوں میں پہونچ جائے گا" اس نے کہا۔

"یہ کام ہونا چاہیئے ما!" ایڈی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

ما بیٹھ گئی اس نے اپنی مٹھیاں کس لیں "ہاں! ہمیں یہ کام کرنا ہی پڑے گا ڈاکٹر تم یہ کام کر دو۔ کام ہو جانے کے بعد تم باہر چلے جاؤ۔ سلم کو خود دیکھ لوں گی۔ میں کہہ دوں گی کہ لڑکی کے پاس میں نہیں گئی۔ تم بھی جاؤ ایڈی!"

ایڈی نے طویل سانس لی۔ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس نے سوچا۔ لڑکی

کے خاتمہ کے بعد وہ اینا کو پھر سے کلب میں لا سکے گا۔

ڈاکٹر پسینے میں ڈوب رہا تھا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"جاؤ۔ جتنی جلدی یہ کام ہو اتنا ہی اچھا ہے۔"

آہستہ آہستہ چلتا ہوا ڈاکٹر کمرے سے نکل گیا۔

"اور تم!" ماں ایڈی کی طرف مڑی۔ "تم بھی باہر گھوم آؤ۔ دس بجے سے پہلے یہاں مت آنا۔"

"او کے ماں!" ایڈی اٹھ کھڑا ہوا۔ دروازہ کے قریب پہنچ کر وہ مڑا۔ "جب لڑکی کا خاتمہ ہو جائے تو اینا کلب میں آسکتی ہے نا؟"

"ہاں! تب آسکتی ہے۔" ماں نے آہستہ سے کہا اور سوچتی رہی۔ "مجھے کوئی دوسری لڑکی تلاش کرنی پڑے گی۔ سلم کو لڑکیوں کا چسکا لگ چکا ہے۔"

ایڈی نے غور سے ماں کو دیکھا۔ "یہ آسان نہ ہوگا۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ماں مسکرائی "روپیہ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ سمجھے!"

ایڈی باہر نکل آیا۔ اس نے ڈاکٹر کو اوپر جاتے ہوئے دیکھا۔ اسے خوشی تھی کہ یہ کام اس کے سپرد نہیں ہے۔ اسے افسوس تھا کہ لڑکی کا آخر یہ انجام ہوا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ لڑکی کی موجودہ زندگی سے اس کی موت بہتر ہے۔ وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ وہ فلم دیکھنے کا پروگرام بنا چکا تھا۔ اس کے بعد وہ اینا کو لے کر کھانے جائے گا۔ یہی سوچتے ہوئے اس نے کار اسٹارٹ کر دی اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

جیسے ہی اس کی کار روانہ ہوئی دو پولیس آفیسر زہرنن کی ہدایت پر کلب کے دروازہ کے قریب اپنی اپنی جگہ سنبھال کر بیٹھ گئے اور کلب کی نگرانی کرنے لگے۔

سلم سیڑھیوں کے پاس کھڑا ما کو گھور رہا تھا جو اوپر کھڑی تھی۔ واپی اور
فلن اس کے دائیں بائیں کھڑے تھے۔ ما کے چہرے کے جذبات دیکھ کر فلن حیران
رہ گیا۔ اس نے ما کو اتنا پریشان کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ اس وقت اپنی عمر سے
زیادہ بوڑھی لگ رہی تھی۔
سلم نے ما کو کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ ضرور کچھ ہو گیا
ہے۔
"کیا ہوا؟" اس نے پوچھا، "کیوں اس طرح کھڑی ہو۔؟"
ما نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ریلنگ کا سہارا لیے کھڑی رہی۔
"کیا ہوا؟" آخر بولتا کیوں نہیں؟" سلم غرایا۔
ما نے سوچا کہ اگر میں کہہ دوں کہ کیا ہوا سلم مجھے قتل کر دے گا۔ کاش ایڈی
یہاں ہوتا۔ ایڈی ہی ایسا تھا جو سلم کو ہینڈل کر سکتا تھا۔ فلن اور واپی خاموشی
سے ما کو قتل ہوتے دیکھتے۔
"لڑکی چلی گئی ہے۔" ما نے مردہ لہجے میں کہا۔
سلم چونک پڑا۔ تم جھوٹ بول رہی ہو۔ وہ چلایا۔ ضرور تم نے کچھ کیا ہے۔
"نہیں! میں کمرے میں گئی تو لڑکی نہیں تھی۔ وہ چلی گئی ہے۔" ما نے پھر کہا۔
سلم تیزی سے سیڑھیاں طے کر کے ما کے سامنے پہونچ گیا۔
"بوڑھیا! تم مجھے ڈرانا چاہتی ہو۔ میں دیکھوں گا۔ اگر تم نے لڑکی کو کچھ کیا
ہے تو میں تمھیں قتل کر دوں گا۔ سمجھیں!" دانت پیستے ہوئے وہ سیدھا مس
بلانڈش کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔
ما منتظر رہی۔ وہ کمرے میں سلم کی حرکات کی آوازیں سن رہی تھی۔
"کیسے گئی تھی ما؟" فلن نے آہستہ سے پوچھا۔

ماں نے پلٹ کر دیکھا۔ فلن کی آنکھوں میں چھپا ہوا خوف اس کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکا۔ "مجھے نہیں معلوم۔ میں جب اندر گئی تو وہ جا چکی تھی۔" اس نے کہا۔

"ڈاکر کہاں ہے؟"

"وہ بھاگ گیا ہے۔ تم چلے بھی جاؤ۔ اب آگے کوئی راستہ نہیں ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں پولیس گھیرا ڈال دے گی۔" ماں نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

سلم کمرے سے نکل آیا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر چمک رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ماں کے پاس آ گیا۔ "تم نے اس کا خاتمہ کیا ہے۔ کیوں؟ تم ہمیشہ لڑکی کے پیچھے پڑی رہیں" اس نے سرد لہجے میں کہا۔ "اور اب..... اب تمھاری باری ہے میں تمہیں قتل کر دوں گا۔"

"میں نے لڑکی کو چھوا تک نہیں" ماں نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔ "کوئی اسے لے گیا ہے۔ وہ اپنے آپ بھاگ نہیں سکتی۔ یقین نہ ہو تو..... اچھا آؤ آگے بڑھ کر مجھے قتل کر دو۔ کیا اس طرح تم لڑکی کو پا سکو گے؟ اس طرح تو تم لڑکی کے ساتھ مجھ سے بھی ہاتھ دھو لو گے۔"

ماں نے دیکھا کہ سلم شک و شبہ میں پڑ گیا ہے۔

سلم نے بے بسی سے ماں کو دیکھا پھر فلن کی طرف نظر ڈالی۔

"ہمیں کیا کرنا چاہیئے ماں؟" اس نے بالآخر پوچھا۔ "لڑکی کسی طرح ملنی چاہیئے۔"

ماں نے طویل سانس لی۔ وہ موت کے پنجے سے بچ گئی تھی۔

اچانک ہال کا دروازہ کھلا اور ڈاکر لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ اس نے دور ہی سے دیکھ لیا کہ حالات کیسے ہیں۔

"ڈاکو لڑکی کو لے گیا تھا" وہ چیخا۔ "مسٹر بھی ہو ناں!"

سلم تیزی سے آگے بڑھ آیا اور فلن کو دھکا دیتے ہوئے ڈاکٹر کے سامنے آگیا۔
اس نے ڈاکٹر کا کالر پکڑ کر ہلایا۔ "کہاں ہے وہ؟" وہ غرایا۔ "تمھیں کیسے معلوم کہ لاکو اسے لے گیا ہے؟"
مانے جلدی سے آگے بڑھ کر سلم کا ہاتھ جھٹک دیا۔
"اسے اکیلا چھوڑ دو۔" وہ بولی اور ڈاکٹر سے نرم لہجے میں پوچھا۔ "تم کیا کہہ رہے تھے؟"
"جب میں تمھیں چھوڑ کر باہر گیا تو میں بہت پیاسا تھا۔ اس لیے میں نے بار کا رخ کیا.... مجھے شراب دو...." ڈاکٹر بولتے بولتے رک گیا۔
مانے واپی کو اشارہ کیا اور وہ دوڑتا ہوا بار کی طرف چلا گیا۔
"بات پوری کرو" سلم پھر غرایا۔
"میں بار میں سے باتیں کرتا رہا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ سرخ بالوں والی وہ لڑکی کون تھی جو راکو کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھی تھی۔ میں نشہ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس لیے کچھ خیال نہ کیا۔ لیکن جب دوسری بار بھی اس نے یہی سوال کیا تو مجھے ہوش آگیا۔ اور میں سیدھا یہاں آیا ہوں۔" ڈاکٹر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔
سلم تیزی سے دروازہ کی طرف بڑھ گیا۔
"ٹھہرو۔" ما چلائی۔ "جلدی مت کرو...."
سلم پلٹ کر دیکھے بغیر آگے بڑھتا رہا اور باہر نکل گیا۔
"جاؤ تم دونوں اس کے پیچھے جاؤ" مانے فلن اور واپی سے کہا۔
"وہ جائے جہنم میں" فلن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے۔ مجھے کچھ رقم دے دو۔ میں کہیں دور چلا جانا چاہتا ہوں۔"
"نہیں! تم کہیں نہیں جا سکتے۔ تم لوگ پوری طرح اس میں پھنس چکے ہو۔ میں

رنہ یہ نہیں دوں گی" ما نے سخت لہجے میں کہا، "تم لوگوں کے لیے کوئی راستہ نہیں ہے سمجھے! جاؤ! اس کے پیچھے جاؤ۔"

فلن تھوڑی دیر کھڑا رہا پھر نالی کے ساتھ باہر نکل گیا۔ ما ڈاکٹر کی طرف مڑی اور اس کا کندھا تھپتھپایا، "میں سمجھی تھی کہ تم کبھی واپس نہ آؤ گے۔" اس نے کہا۔

"میں آخر جاؤں گا کہاں؟ میں دور چلا جانا چاہتا ہوں لیکن اچانک مجھے محسوس ہوا کہ میں کہیں نہیں جا سکتا" ڈاکٹر نے کہا۔

"تم میرے ساتھ ہی رہو گے" ما نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف مڑ گئی۔

مس بلانڈش راکو کے کمرے میں بستر پر لیٹی چھت کو تک رہی تھی۔ کوئی دوسرا موقع ہوتا تو راکو اتنی خوبصورت لڑکی پاکر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا لیکن اب اس کا ذہن کسی آنے والے خطرے سے پریشان تھا۔ لڑکی کو لے آنے کے بعد اس نے سوچا۔ کہ پولیس کو بلانے سے بہتر ہے کہ لڑکی کے باپ سے خود بات کرے۔ اس طرح وہ پندرہ ہزار ڈالر کا انعام حاصل کر سکے گا۔ ہو سکتا ہے پولیس اسے دھوکہ دے دے۔

اس نے ٹیلی فون ڈائرکٹری چھان ماری لیکن بلانڈش کا نمبر نہ ملا۔ اس نے انکوائری فون کیا لیکن جواب ملا کہ نمبر معلوم نہیں ہے۔ راکو کو کیا معلوم تھا کہ کروڑپتی ہونے کے بعد فون نمبر ڈائرکٹری میں نہیں آتا۔ وہ گھبرا گیا۔ اس نے یکے بعد دیگرے شہر کے سارے بڑے ہوٹل فون کر کے معلوم کرنا چاہا لیکن ہر جگہ سے اسے ناکامی ہوئی۔ اگر جلد ہی وہ بلانڈش سے رابطہ قائم نہ کر سکا تو مصیبت آجائے گی۔ اس کا خیال تھا کہ سلم یہاں نہیں آسکتا کیونکہ اسے معلوم ہی نہ ہوگا۔ لیکن اسے معلوم ہو گیا تو اس کا بچنا مشکل تھا۔

اس نے لڑکی کی یادداشت بحال کرنا چاہی۔ اس نے سارے پرانے اخبار تلاش

کرکے لڑکی کو دکھلائے جن میں اغوا کی داستانیں چھپی تھیں لیکن لڑکی کو کچھ یاد نہ آیا۔

"اے لڑکی!" راکو نے آواز دی۔ اسے احساس ہوا کہ لڑکی کو لائے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔ "کیا تم تھوڑی دیر توجہ دے سکتی ہو؟ میں تمہارے باپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تمہیں نمبر معلوم ہے؟"

لڑکی بدستور خاموشی سے چھت کو تکتی رہی۔ شاید وہ اس کی موجودگی سے بے خبر تھی۔ راکو جھنجلا گیا۔ اس نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ "اے لڑکی! ابا کو..."

اس کے ہاتھ کا لمس محسوس کرکے لڑکی کو گویا ہوش آ گیا۔ اس نے راکو کا ہاتھ جھٹک دیا اور خوف زدہ ہوکر پیچھے ہٹ گئی۔

"او کے، او کے!" راکو نے جلدی سے کہا۔ "مجھ سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں میری بات سنو۔ کیا تمہیں اپنے باپ کا فون نمبر معلوم ہے؟"

"مجھے مت چھوؤ۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔" وہ بولی۔

راکو اپنے غصہ کو بڑی مشکل سے دبا رہا تھا۔ "اگر میں تمہارے باپ سے بات نہ کر سکا تو ہم دونوں مصیبت میں پھنس سکتے ہیں سمجھیں! سلم یہاں آجائے گا۔ اب بتاؤ تمہارے باپ سے کیسے بات کروں؟"

دفعتاً لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی اور دروازے کی طرف بھاگی۔ ابھی وہ دروازہ کھولنے ہی والی تھی کہ راکو پہنچ گیا۔

"دور رہو۔" وہ چیخی۔ "مجھے باہر جانے دو۔"

راکو نے لڑکی کو دھکا دے کر بستر پر دھکیل دیا۔ "خاموش رہو۔" وہ غرایا۔ "کیا تم چاہتی ہو کہ سلم یہاں آجائے؟"

[illegible]

"تم نہیں جانتیں کہ تم کیا کہہ رہی ہو!" راکو نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "کیا تم اپنے گھر جانا نہیں چاہتیں؟"

"نہیں! میرا کوئی گھر نہیں ہے۔" وہ بولی "میں صرف سلم کو چاہتی ہوں۔"

"میں پولیس کو فون کرتا ہوں۔" راکو کھڑا ہو گیا "میں اور برداشت نہیں کر سکتا" وہ سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے روپیہ نہ ملیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ سلم یہاں پہونچ جائے پولیس کو آنا چاہیئے۔

اس نے نمبر ڈائل کرنا شروع کیا۔ مس بلانڈش نے اچانک چھلانگ لگائی اور راکو کے قریب پہونچ گئی۔ اس نے ٹیلی فون کا تار پکڑ کر زور سے کھینچا۔ تار کٹ گیا۔

ایک لمحہ کے لیے راکو سُن ہو کر رہ گیا۔ اس کے سارے جسم میں سرد سی لہر دوڑ گئی۔

"پاگل لڑکی!" وہ غرایا۔ "یہ تم نے کیا کیا!"

لڑکی دُور کر پیچھے ہٹ گئی۔ "تم اس سے کہہ دو کہ تم ہی مجھے یہاں لائے تھے۔ میں خود آنا نہیں چاہتی تھی۔ تمہیں اس سے کہنا ہوگا۔" اس نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟... تم... تم!" غصہ کی وجہ سے راکو کو الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ "کیا تم سلم سے دور نہیں رہنا چاہتیں؟ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا تھا۔"

مس بلانڈش دیوار سے ٹیک لگا کر سسکیاں بھرنے لگی۔ "نہیں!" وہ بولی۔ "میں اس سے دور نہیں جا سکتی۔ وہ تو اب زندگی بھر میرے ساتھ رہے گا۔"

"تم پاگل ہو گئی ہو۔" راکو چیخا۔ "میں پولیس کو لے کر آ رہا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ مڑا۔ لیکن مس بلانڈش اس کی راہ میں حائل ہو گئی اور ہاتھ پھیلا دیے۔

"نہیں! تم نہیں جا سکتے۔ جب تک وہ نہ آ جائے تم یہیں رہو گے۔ تمہیں اس سے کہنا ہوگا کہ تم ہی مجھے یہاں لائے تھے سمجھے!" وہ چلائی۔

گھبرائے ہوئے راکو نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر بستر پر دھکیل دیا اور دروازہ کی

طرف بھاگا۔ مس بلانڈش نے میز پر پڑا ہوا ایش ٹرے اٹھالیا۔ راکو دروازہ کھول ہی رہا تھا کہ وزنی ایش ٹرے اس کے سر پر پڑا اور وہ سر پکڑ کر دروازہ کے قریب ہی بیٹھ گیا۔

مس بلانڈش دیوار سے ٹکی دیکھتی رہی۔ راکو نے کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن لڑکھڑا کر گر پڑا۔

پھر دروازہ کھلنے کی آواز سن کر مس بلانڈش نے نظر اٹھائی۔ غسل خانے کا دروازہ آہستہ سے کھلا اور اچانک سلم نمودار ہوا۔ وہ عمارت کے پچھلے حصہ سے آیا تھا۔ اس کی تیز نظریں پہلے مس بلانڈش پر پڑیں پھر راکو پر جاکر ٹھہر گئیں۔

نیم بے ہوش راکو کو احساس ہوا کہ خطرہ سر پر ہے۔ وہ کانپنے لگا اور اپنے دونوں ہاتھ بچاؤ کے لیے آگے کر لیے۔

سلم آگے بڑھا۔ اس کی مسکراہٹ زہریلی تھی۔ مس بلانڈش نے اس کے ہاتھ میں چمکتا ہوا خنجر دیکھا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ سلم کا خنجر والا ہاتھ بلند ہوا اور کئی بار راکو کے جسم میں خنجر پیوست ہوا۔ راکو کی ہر کراہ اور چیخ پر مس بلانڈش کا جسم کانپ کر رہ گیا۔

مسلسل دو گھنٹوں تک اینا بورگ پولیس ہیڈ کوارٹر کی حوالات میں بند رہی وہ خوفزدہ تھی۔ ایک گھنٹے تک وہ چیختی چلاتی رہی اور سپاہیوں کو برا بھلا کہتی رہی۔ لیکن کوئی اس کے قریب نہیں آیا۔ آخر کار وہ تھک کر بیٹھ گئی۔ اور اب وہ نروس ہو چکی تھی۔

وہ سوچتی رہی۔ آخر مجھے کس جرم میں پکڑا گیا ہے؟۔ اپنے پکڑے جانے کا واقعہ یاد کر کے وہ جھلا گئی۔ جب ایڈی کا سے فون پر باتیں کر کے جلدی میں

روانہ ہو گیا تو اینا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب اتنا زندگی کو خیرباد کر دے گی۔ ایڈی کے باہر نکلتے ہی اس نے اپنے کپڑے اکٹھا کیے اور ایک سوٹ کیس میں بند کیے۔ ایڈی آڑے وقتوں کے لیے ہمیشہ کچھ رقم الماری میں جمع رکھتا تھا۔ اینا نے وہ ساری رقم اٹھا لی اور ٹیکسی کر کے سیدھے ریلوے اسٹیشن روانہ ہو گئی۔

راستہ بھر وہ آئندہ کا پروگرام بناتی رہی۔ وہ نیویارک چلی جائے گی جہاں وہ کسی ہوٹل میں ملازمت کر لے گی۔ ایڈی اور ٹاگرسن سے الجھنے سے بہتر ہے کہ کسی معمولی ہوٹل ہی میں نوکری کر لے۔ ٹیکسی اسٹیشن پہنچ کر رک گئی۔ ابھی وہ کرایہ چکا رہی تھی کہ دو مضبوط جسم والے پولیس آفیسر اس کے قریب آ گئے۔ ایک نے اپنا شناختی کارڈ دکھایا۔

"تم اینا لورگ ہو؟" اس نے پوچھا۔

"تم مس لورگ بھی کہہ سکتے تھے" اینا نے تیز لہجے میں کہا۔

"پولیس کیپٹن تم سے بات کرنا چاہتے ہیں" اسی آفیسر نے پھر کہا، "زیادہ وقت نہیں لگے گا۔"

اتنے میں ایک پولیس کار قریب آ کر رک گئی۔ اینا محسوس کر رہی تھی کہ گزرتے ہوئے لوگ اسے گھور رہے تھے۔

"مجھے ٹرین پکڑنا ہے" وہ چلائی "جا کر اپنے کیپٹن سے کہہ دو۔"

ایک مضبوط ہاتھ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"لم ان! لے بی! جلدی کرو۔ کیا تم کوئی مصیبت کھڑی کرنا چاہتی ہو؟"

"ہاتھ ہٹاؤ" وہ چلائی۔ وہ ہاتھ جھٹک کر خاموشی سے کار میں بیٹھ گئی "میں اپنے وکیل سے تم لوگوں کو اس کا مزہ چکھاؤں گی۔"

کسی نے قہقہہ لگایا اور کار روانہ ہو گئی۔ اینا خوف سے کانپ رہی تھی۔ آخر اسے

کس جرم میں پکڑا گیا ہے !۔ کیا ہنی ؟ کیا انھیں معلوم ہو گیا کہ ہنی کی قاتل میں ہوں ؟
ہنی کا خیال آتے ہی وہ دانت پیسنے لگی۔ جب اسے معلوم تھا کہ ہنی بھی اسی ہوٹل میں موجود ہے جس میں وہ ٹھہری تھی تو غصہ کی ایک لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی تھی۔ سوئر کمینہ پولیس کو ریلی کے متعلق خبر دے رہا تھا۔ ابھی مزہ چکھاتی ہوں۔ اس لیے ہنی کے کمرہ کا رخ کیا تھا۔ جیسے ہی ہنی نے دروازہ کھولا اس نے فائر کر دیا تھا۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس پر کسی کو شبہ نہ ہوگا۔ لیکن اب! کیا انھیں یہ سب معلوم ہو گیا ہو گا ؟ پولیس ہیڈکوارٹر پہنچ کر اس لے اپنے وکیل سے بات کرنی چاہی لیکن کسی نے اس کی پرواہ نہ کی۔

دفعتاً وہ چونک پڑی۔ لاک اپ کا دروازہ کھل رہا تھا۔ ایک لیڈی آفیسر باہر کھڑی تھی۔ "باہر آؤ۔ کیپٹن تم سے بات کرنے کو تیار ہیں" وہ بولی۔

بھگتنا پڑے گا سب کو" اینا بڑبڑاتی ہوئی آفیسر کے ساتھ چل پڑی۔

برنن کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے پیر جیسے جم کر رہ گئے۔ اس نے فنر کو دیکھ لیا تھا جو برنن کے ساتھ بیٹھا تھا۔ کسی نے پیچھے سے دھکا دیا اور وہ آگے بڑھی۔

"تمھیں اس کے لیے جواب دہ ہونا پڑے گا" وہ برنن کی طرف دیکھ کر چلائی۔ میں اپنے وکیل سے بات کروں گی"۔

"بیٹھ جاؤ" برنن نے پرسکون لہجے میں کہا۔ "تمھیں کس سے بات کرنی ہے"

اینا نے بے چینی سے برنن اور فنر کو دیکھا اور خاموشی سے بیٹھ گئی۔

"تمھیں یقین ہے کہ مس بلانڈش پیراڈائز کلب میں اس وقت سے موجود ہو جب سے اس کا اغوا ہوا تھا" برنن نے آہستہ سے کہا۔

اینا کی آنکھیں پھیل گئیں "تم پاگل ہو گئے ہو۔ سب جانتے ہیں کہ ریلی نے یہ کام کیا تھا" وہ بولی۔

ہم بھی یہی سمجھتے تھے لیکن اب دوسرا خیال ہے۔" برنن نے کہا" گرسن کے گروہ نے ریلی سے لڑکی کو چھین لیا تھا جواب کالب میں ہے۔"

"کیا تم ایڈی کو پھنسانا چاہتے ہو؟" اینا بولی" ایسا ہے کہ مجھ سے کسی مدد کی امید نہ رکھو۔"

فنز جو اب تک خاموش تھا بول اٹھا" وقت برباد ہو رہا ہے برنن! اسے پہلے تماشہ دیکھ آنے دو۔ اگر اس پر بھی اس نے منہ نہ کھولا تو سب بیکار ہے۔"

برنن نے سر ہلایا۔ اس نے ایک سپاہی کو اشارہ کیا۔ سپاہی اینا کو لے کر کمرہ سے نکل گیا۔ فنز اور برنن نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"میں سمجھتا ہوں وہ کچھ نہیں جانتی" برنن نے کہا، ہم اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔"

ہم بہرحال کوشش کر رہے ہیں"۔ فنز نے جواب دیا۔

تقریباً دو منٹ بعد اینا آفیسر کے ساتھ واپس آئی۔ آفیسر اس کو سہارا دیئے ہوئے تھا۔ اینا کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔ وہ بے جان سی کرسی پر گر پڑی۔ وہ کانپ رہی تھی۔

"کیا تم نے ریلی کو پہچان لیا؟" برنن نے پوچھا۔

"تم نے میرے ساتھ ایسا برتاؤ کیوں کیا؟" وہ چلائی۔

فنز اٹھ کر اس کے قریب آ گیا" تم نے ریلی کا بچا کھچا دیکھ لیا ہے۔ یہ گرسن کے گروہ کا کارنامہ ہے۔ ہم نے تینوں کی لاشیں حاصل کر لی ہیں۔ ان کو ختم کر کے کسی کچھوے کی طرح مضبوط تھی۔ واہ! کیا کام کیا ہے مانے! ایڈی نے بھی تم کو خوب بے وقوف بنایا ہے۔ اس نے تم کو یقین کرنے پر مجبور کر دیا تھا کہ ریلی بھاگ گیا ہے کیوں؟ سارا الزام ریلی پر جا رہا تھا جبکہ وہ دفن کیا جا چکا تھا۔ کیا تمہیں رقم کا کچھ حصہ ملا تھا؟ میرا خیال ہے نہیں! تم کو صرف برہنہ رقص کرنے کا ہی کام ملا تھا اور ساتھی

کے لیے ایڈی جیسا بدمعاش! خیر! اب تم ان سے بدلہ لے سکتی ہو۔ کیا خیال ہے؟
"دور ہو جاؤ مجھ سے" اینا چیخ پڑی "میں کچھ نہیں جانتی۔"
"ہوش میں آؤ" فنزنے کہا "اب تم آزاد ہو۔ ہمارے ساتھ تعاون کرو گی تو ہم تمھاری مدد کریں گے۔ اب سنو! ہم جاننا چاہتے ہیں کہ مس بلانڈش کلب میں موجود ہے یا نہیں؟ کیا وہ اس بند کمرے میں ہے؟"
اینا غصہ سے کانپ رہی تھی "تم خود معلوم کرلو" وہ بولی۔
"تم اپنے آپ کو لڑکی کی جگہ تصور کرو" برنن بول پڑا "ذرا سوچو کیا تم سلم جیسے جانور کے ساتھ رہنا پسند کرو گی؟ کم آن رینا! اگر کچھ جانتی ہو تو بتادو۔ لڑکی مل گئی تو پندرہ ہزار ڈالر کا انعام بھی ہے۔"
"اوہ! خاموش رہو" اینا دانت پیستے ہوئے بولی "میں نے نہ کبھی پولیس کا ساتھ دیا ہے اور نہ اب دوں گی سمجھے!"
"کیا میں اس سے پانچ منٹ علیحدگی میں بات کر سکتا ہوں؟" فنزنے برنن سے پوچھا برنن فوراً اٹھ کر باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے دونوں آفیسر بھی نکل گئے۔
"تم اپنا وقت برباد کر رہے ہو" اینا نے منہ بناتے ہوئے کہا "میں کچھ نہیں کہوں گی۔"
"تم ضرور کہو گی" فنزنے سختی سے کہا "ویسے میں تم سے ایک بات ضرور کہوں گا۔ برنن کو یہ معلوم نہیں کہ تم اس رات ہوٹل پیلس کے ایک کمرہ میں موجود تھیں جس رات ہینی کا قتل ہوا تھا۔ اسے شاید یہ بھی معلوم نہیں کہ تمھارے پاس اعشاریہ دو پانچ کا ریوالور بھی ہے۔ ہینی کے جسم سے اس سائز کی گولی نکلی تھی۔ اگر میں برنن کو یہ بات بتادوں تو وہ ہینی کے قتل کا کیس حل کر سکتا ہے۔ تم میرا ساتھ دو گی تو میں خاموش رہوں گا۔ نہیں تو میں برنن کو اس

طرف متوجہ کر دوں گا۔"

اینا نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ لیکن خاموش رہی۔

"کیا خیال ہے؟" نسترنے پھر کہا "کیا مس بلانڈش کا سب میں موجود ہے؟"

تھوڑی سی جھجک کے بعد اینا نے کہنا شروع کیا۔

مجھے معلوم نہیں لیکن۔ اس مقفل کمرے میں کوئی لڑکی ضرور رہتی ہے۔ میں نے کبھی اس کو نہیں دیکھا۔ اس لیے نہیں بتا سکتی کہ وہ ہی مس بلانڈش ہو گی۔"

نسترنے طویل سانس لی اور آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"چلے آؤ برنن!۔ اس نے بتایا ہے کہ کمرے میں ایک لڑکی رہتی ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتی کہ وہی مس بلانڈش ہو گی۔"

برنن اندر آگیا "تمھیں کیسے معلوم کہ کمرے میں لڑکی بند ہے؟" اس نے اینا سے پوچھا۔

"میں نے دوسروں کی باتیں سنی ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے ماکو بارہا اوپر جاتے دیکھا ہے وہ اپنے ساتھ زنانہ استعمال کی چیزیں لے جاتی ہیں۔ سلم بھی اوپر جاتا ہے۔ وہ بھی عورتوں کے استعمال کی چیزیں لے جاتا ہے۔" اینا نے کہا۔

"اچھا اب بتاؤ اندر جانے کا کوئی دوسرا راستہ ہے؟"

"یہ مجھے معلوم نہیں۔"

"کاسب کھلنے کے بعد کیا ہم اندر داخل ہو سکتے ہیں؟" نسترنے پوچھا۔

"نہیں۔" اینا نے کہا "ہر ممبر کو باقاعدہ جانچ پڑتال کے بعد داخلہ دیا جاتا ہے۔"

"اوکے!" برنن نے سپاہیوں کو آواز دی "اسے لے جاؤ اور..."
"تم مجھے نہیں روک سکتے" اینا نے چیخ کر کہا۔
"لڑکی کے ملنے تک تم یہیں رہو گی سمجھیں!" برنن نے کہا "لے جاؤ"
سپاہیوں نے اینا کو زبردستی باہر نکالا۔
اس نے ہمیں صرف اتنا ہی بتایا ہے کہ کوئی لڑکی کمرہ میں بند رہتی ہے" برنن نے فنبر سے کہا "کلب دس بجے کھلتا ہے۔ لوگوں کو اندر جانے سے روک دینا چاہیئے۔ اس وقت آٹھ بج رہے ہیں۔ ان کا کوئی آدمی ہاتھ آجائے تو ہم اسے بولنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے اندر جانے کا دوسرا کوئی راستہ ضرور ہوگا" یہ کہہ کر برنن نے فون کا رسیور اٹھا لیا اور ماؤتھ پیس میں بولا "ڈائل! دیکھو گرسن کے گروہ کے کسی آدمی کو یہاں پکڑ لاؤ۔ ہو سکتا ہے کوئی باہر گھوم رہا ہو" اس نے فون رکھ دیا۔
بلانڈش کو بتانا چاہیئے کہ کیا ہو رہا ہے" فنبر نے کہا۔
"اوکے! بتا دو" برنن نے فون کی طرف اشارہ کیا۔

ایڈی شاٹز کو محسوس ہوا کہ وہ اتنا بہادر نہیں ہے جتنا وہ اپنے آپ کو سمجھتا ہے۔ وہ اس وقت تھیٹر میں بیٹھا ہوا پکچر دیکھ رہا تھا۔ پکچر۔۔۔ بہت اچھی تھی لیکن ایڈی کا دماغ کہیں اور تھا۔
وہ مس بلانڈش کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اب تک اس کا خاتمہ ہو چکا ہوگا۔ لڑکی کی لاش ما کیا کرے گی؟ شاید مجھے اور فلن کو یہ کام کرنا پڑے۔ سلم کا اس پر کیا ردعمل ہوگا؟ اچانک ایڈی کو محسوس ہوا کہ وہ اب کسی قیمت پر بھی ما کا ساتھ نہ دے سکے گا۔ اس خیال کے آتے ہی وہ بے چین ہو گیا۔ شاید ہوس

کی تاریکی میں اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دوسرے لوگوں کی ٹانگوں سے مڑتا ہوا باہر آگیا آٹھ بج کر تین منٹ ہو چکے تھے۔ اس کا حلق سوکھ رہا تھا۔ سڑک پار کر کے وہ ایک بار میں داخل ہوا۔ اور ایک بڑے پیگ ادسکی کا آرڈر دیا۔ پیالہ ہاتھ میں لے کر وہ فون کی طرف بڑھا۔ اس نے سوچا کہ اینا کو فون کر دے تاکہ وہ تیار رہ سکے۔ پھر وہ دونوں کھانا کھا سکیں تنہائی سے وہ گھبرا گیا تھا۔

اس نے نمبر گھمایا۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی۔ اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے آخر اینا فون کیوں نہیں اٹھاتی؟ کیا وہ باہر چلی گئی ہے؟ اس نے فون رکھ دیا پیالہ خالی کر کے اس نے پیسے چکائے اور باہر آگیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ گھر جاکر دیکھے گا کہ کیا معاملہ ہے۔ وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

عمارت کے قریب پہونچ کر اس نے اپنی کار کنارے کھڑی کی اور باہر آگیا۔ نیگرو چوکیدار اخبار پڑھ رہا تھا۔

"ہیلو! کرلی!" ایڈی اس کے پاس رک گیا "کیا تم نے مس یورگسا کو باہر جاتے دیکھا تھا؟"

چوکیدار نے اخبار رکھ دیا "ہاں! مسٹر ایڈی! آپ کے جانے کے دس منٹ بعد وہ بھی چلی گئیں" اس نے ایڈی کو عجیب نظروں سے دیکھا "وہ اپنے ساتھ سوٹ کیس بھی لیتی گئیں"

ایڈی کو حیرت ہوئی، "اچھا کرلی! شکریہ!" یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ اپنے فلیٹ میں پہونچ کر اس نے بیڈ روم کا رخ کیا۔ کپڑوں کی الماری کھلی پڑی تھی۔ ایک ہی نظر میں اسے معلوم ہو گیا کہ اینا کے کپڑے غائب ہیں۔

اس کی بھنویں تن گئیں۔ کیا وہ بھاگ گئی؟ تاسے کہنا چاہیئے۔ وہ فون

کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ دروازہ کی گھنٹی بج اٹھی۔

کون ہو سکتا ہے؟ اس نے سوچا، اور اپنا ریوالور نکال لیا۔ آہستہ آہستہ وہ دروازہ کے قریب پہونچا۔

کون ہے؟" اس نے پوچھا۔

"مس بورگ کا ایک پیغام ہے جناب!" چوکیدار کی آواز آئی۔

ایڈی نے ریوالور اندر رکھ لیا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازہ طوفان کی طرح کھلا اور زور میں ایڈی پیچھے گر پڑا۔ اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی دو پولیس آفیسر ریوالور ہاتھوں میں لیے آ پہونچے۔

"اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ" ایک نے آہستہ سے کہا۔

چوکیدار نے جو باہر کھڑا تھا اندر جھانک کر دیکھا اور پھر غائب ہو گیا۔

"مجھ پر کوئی الزام نہیں ہے" ایڈی نے سخت لہجے میں کہا "اس طرح گھس آنے کا کیا مطلب ہے؟"

ایک آفیسر آگے بڑھا اور اس کی جیب سے اس کا ریوالور نکال لیا۔

"لائسنس ہے تمہارے پاس اس کا؟" اس نے پوچھا۔

ایڈی کچھ نہ بولا۔

"کم آن! کوئی مصیبت کھڑی مت کرو۔ غلط حرکت کرو گے تو ہم بھی تیار ہیں۔" آفیسر نے پوچھا۔

"میں تمہارے ساتھ نہیں آؤں گا" ایڈی نے تیز لہجے میں کہا "مجھ پر کیا الزام ہے؟"

"وہی پرانی کہانی۔ اونہہ! چلو آگے بڑھو" آفیسر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تھوڑی سی جھجک کے بعد ایڈی ان کے ساتھ ہو لیا۔ اس کے دس منٹ

بعد وہ برنن کے سامنے بیٹھا تھا۔ ننز بھی دوسری کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا ارادہ ہے؟ مجھے اس طرح پکڑ کر بہت برا ہو گا تمھارا! میرے وکیل کو بلاؤ" ایڈی نے کہا۔

"اسے پہلے تماشہ دکھا لاؤ" برنن نے سپاہی کو حکم دیا۔

ایڈی کو باہر لے جایا گیا۔ وہ کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ کیا اینا کو بھی پکڑ لیا گیا؟ اس نے سوچا۔ آخر کیوں۔ اینا نے کیا بتایا ہو گا؟

پانچ منٹ بعد اس کو کمرہ میں واپس لایا گیا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

"ہم جانتے ہیں کہ تم اور تمھارے ساتھیوں نے ان کو ختم کیا ہے۔" برنن نے کہا "مرنے سے پہلے جانی نے سب کچھ بتا دیا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ تم لوگوں نے بلانڈش کی لڑکی کو ریلی سے چھین لیا تھا۔ اگر تم اپنی خیریت چاہتے ہو تو ایڈی! تمھیں موقع دیا جاتا ہے۔ ہم لڑکی کو کلب کے باہر لانا چاہتے ہیں تم بتاؤ گے کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ اگر بتا دو گے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمھیں برقی کرسی سے بچا لوں گا۔ لیکن تم پندرہ سال کے لیے جیل ضرور جاؤ گے۔ کیا تمھیں منظور ہے؟"

"میں نہیں جانتا تم کیا کہہ رہے ہو!" ایڈی نے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا "میں نے لڑکی کا اغوا نہیں کیا... میں نے ان کو قتل نہیں کیا۔"

"میرے پاس برباد کرنے کے لیے وقت نہیں ہے" برنن نے خشک لہجے میں کہا، "تمھاری بچت کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ بہتر ہے کہ تم سب کچھ بتا دو۔"

"میں نے کہہ دیا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا" ایڈی چیخا "مجھے میرا وکیل چاہیے۔"

برنن نے فون کا ریسیور اٹھایا اور کہا، "ادنایگرٹی اور ڈوگن کو فوراً اوپر بھیجو۔ اس نے فون رکھ دیا اور ایڈی کی طرف مڑا۔" یہ دو آدمی جنھیں میں نے بلوایا ہے بہت تکلیف اٹھا چکے ہیں۔ تم جیسے بدمعاشوں نے ان کی حالت بری بنا دی تھی۔ ادنایگرٹی چار ماہ تک ہسپتال میں پڑا رہا تھا۔ اور ڈوگن نے اپنی ایک آنکھ کھو دی تھی۔ یہ دونوں ہمارے کام کے لائق نہیں ہیں لیکن پھر بھی ہم انھیں رکھے ہوئے ہیں۔ جانتے ہو کیوں؟ وہ تم جیسے بدمعاشوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ اکثر تم جیسے سخت بدمعاش بھی ملتے ہیں اور میں ان کو ان دونوں کے حوالے کر دیتا ہوں۔ پتہ نہیں یہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد جب میں ان سے ملتا ہوں تو ان کا حلیہ ہی بگڑا ہوا ہوتا ہے لیکن تب میں جو پوچھتا ہوں اس کا جواب وہ فوراً دے دیتے ہیں سمجھے! میں نے ان دونوں سے کبھی یہ نہیں پوچھا کہ وہ بدمعاشوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں کیونکہ کوئی ان کے ساتھ بھی ایسا سلوک کر چکا ہے۔"

ایڈی ان دونوں کے متعلق جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ان کی یہ حالت کس نے بنائی تھی۔ وہ اس وقت یہ خبر سن کر بہت خوش ہوا تھا۔ لیکن اسے یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہی دونوں اب اس کے ساتھ ایسا سلوک کر سکیں گے۔

"تم میرے ساتھ ایسا سلوک نہیں کر سکتے" وہ چیخا "میرے بہت سے دوست ہیں۔ اگر مجھے کسی نے ہاتھ لگایا تو تم اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

برنن مسکرایا "تم جیسے کتنے یہ دھمکی دے چکے ہیں۔ میں اب بھی اسی جگہ پر ہوں" اس نے زہریلے لہجے میں کہا۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ایڈی نے اپنی زندگی میں کبھی ایسے دیو قامت آدمی نہیں دیکھے تھے۔ دونوں ہیوی ویٹ باکسر

نظر آ رہے تھے۔ سادے بش شرٹ پہنے تھے جن سے ان کی بازوؤں کی مچھلیاں مچل رہی تھیں۔ ان کے چہرے سخت اور ہر قسم کے جذبات سے عاری تھے۔ ایک نظر ان پر پڑتے ہی ایڈی کے سارے جسم میں سرد سی لہر دوڑ گئی۔

دونوں دروازے کے پاس کھڑے ایڈی کو گھور رہے تھے۔ ڈوگن کے ایک آنکھ کی جگہ سرخ گڑھا سا تھا۔ ایڈی کو محسوس ہوا کہ وہ سرخ گڑھا بھی.. سیدھے اسی ہی کو گھور رہا تھا۔ ایڈی کو دیکھ کر دونوں نے اپنی مٹھیاں کس لیں انھوں نے برنن کی طرف ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اجازت طلب کر رہے ہوں۔

"یہ ایڈی شلنز ہے۔" برنن نے ان سے کہا "ہم جانتے ہیں کہ یہ مس بلانڈش کے اغوا کے کیس میں ملوث ہے۔ یہ کہتا ہے کہ پولیس فورس میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اس سے قبول کروا لے۔ کیا تم دونوں کوشش کرنا چاہتے ہو؟"

اونلیگرتی نے اپنے ٹوٹے دانت اس طرح کھولے جیسے مسکرا رہا ہو۔ اس کی آنکھیں ایڈی کو اس طرح گھور رہی تھیں جیسے کوئی شیر کسی بچھڑے کو دیکھتا ہو۔

"ضرور کیپٹن!" اس نے کہا "ہم بھی کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اتنا مضبوط نہیں معلوم ہوتا۔"

ڈوگن آگے بڑھ کر ایڈی کے قریب آ گیا "کیا تم مضبوط ہو بے بی!" اس نے یہ کہتے ہوئے ایڈی کے سر پر ایک ہاتھ جما دیا۔ ایڈی کو محسوس ہوا کہ اس کے سر پر ہتھوڑے سے وار کیا گیا ہو۔ وہ نیچے گر پڑا۔ اس کا سر گھوم رہا تھا اور آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی۔

"ارے ارے! یہاں نہیں" برنن چیخا "میں اپنے آفس میں خون پھیلا ہوا دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ اسے باہر لے جاؤ۔"

ایڈی سنبھل کر کھڑا ہو گیا۔ ڈوگن اور اونلیگرتی آگے بڑھ رہے تھے۔

"رزکو انہیں!" ایڈی چلایا، "میں بتا دوں گا۔ ان سے کہو کہ مجھے ہاتھ نہ لگائیں۔"

"ٹھہرو!" برنن نے انہیں روک دیا۔ دونوں پیچھے ہٹ گئے۔ وہ ایڈی کی طرف مایوسی سے دیکھ رہے تھے۔

"میں بتا دوں گا۔" ایڈی نے دہرایا۔ وہ اپنا ہاتھ جلتی ہوئی آنکھوں پر رکھے ہوئے تھا۔

"ہُم"! مجھے حیرت ہے" برنن نے کہا اور لافوں کی طرف مڑا۔ "لڑکے! تم دونوں باہر ٹھہرو۔ اگر ضرورت پڑی تو بلا لوں گا۔"

ڈوگن نے برا سا منہ بنایا، "کیا ایک بار اور مار سکتا ہوں کیپٹن؟" اس نے پوچھا۔

ایڈی ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔ فنر خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا۔

"نہیں! اب نہیں۔ بعد میں دیکھا جائے گا" برنن نے کہا۔ دونوں باہر چلے گئے۔

"بیٹھ جاؤ۔" برنن نے ایڈی سے کہا۔

ایڈی برنن کی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا۔

"کیا تمہارا وہ وعدہ اب بھی قائم ہے کیپٹن؟ تم مجھے برقی کرسی سے بچا لو گے؟" ایڈی نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہاں، کیا وہ لڑکی وہاں موجود ہے؟"

ایک لمحہ کے وقفہ کے بعد ایڈی آخر بول پڑا۔ "ہاں!"

"ہم اس تک کیسے پہونچ سکتے ہیں؟"

"وہ مر چکی ہے کیپٹن!" ایڈی چیخ پڑا۔ "میں اب کچھ نہیں کر سکتا۔ ما نے ڈاکٹر سے ختم کروا دیا ہوگا اسے۔

نتنر اور برنن اچانک کھڑے ہو گئے۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو؟" برنن غرایا۔

"میں کہہ چکا ہوں کہ اس سے میرا کچھ تعلق نہیں ہے۔" ایڈی نے جلدی سے کہا۔ "ما ہمیشہ لڑکی سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی لیکن سلم کی وجہ سے مجبور تھی ہمیں معلوم ہوا کہ یہ جانی سے بات کرنے جا رہا ہے۔" اس نے نتنر کی طرف اشارہ کیا۔ سلم اور اس کے ساتھی جانی کو ختم کرنے چلے گئے۔ سلم کے باہر جاتے ہی ما نے فیصلہ کر لیا کہ لڑکی کو ختم کر دیا جائے۔ میں نے بہت روکنے کی کوشش کی لیکن ما کے آگے کچھ چلنا مشکل ہے۔"

برنن اور نتنر نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ دونوں کو لڑکی کے زندہ ہونے کی امید نہیں تھی لیکن پھر بھی یہ خبر سن کر ان کو بڑی مایوسی ہوئی۔

"کیا اس آہنی دروازہ کے علاوہ کلب کے اندر جانے کا کوئی راستہ ہے؟" برنن نے پوچھا۔

"باز میں جو گودام ہے وہیں سے خفیہ راستہ جاتا ہے" ایڈی راستہ کے متعلق بتانے لگا۔

برنن نے ڈوگن کو آواز دی۔ ڈوگن فوراً اندر آ گیا۔

"لے جاؤ اس سور کو اور بند کر دو۔ لیکن اسے اذیت مت دینا سمجھے!"

ایڈی ڈوگن کے ساتھ باہر نکل گیا۔

نتنر نے طویل سانس لی۔ "جو بھی ہوا اچھا ہی ہوا۔" اس نے کہا۔ "اس کے باپ کو بھی اس کے زندہ ملنے کی امید نہیں تھی۔ مجھے اس سے بات کرنی چاہیئے۔"

ہاں تم کہہ دو۔ میں اس حرامزادی بوڑھیا کو مزہ چکھاؤں گا۔ کیا تم میرے ساتھ آؤ گے؟" برن نے پوچھا۔

"بس ابھی آیا۔ پہلے ذرا فون کر دوں۔"

نسیر فون کی طرف بڑھ گیا۔ اور دوسری طرف برن اپنے ماتحتوں کو ہدایات دیتے رہا تھا۔

پانچواں باب

سس بلانڈرش دیوار سے لگی اپنی مٹھیاں کھول اور بند کر رہی تھی۔ وہ چیخنا چاہتی تھی لیکن چیخ نہیں سکتی تھی۔ وہ آنکھیں پھاڑے راکو کی لاش کو دیکھ رہی تھی۔ فرش پر خون پھیلا ہوا تھا۔ سلم لاش کے پاس کھڑا لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اب تک خون میں ڈوبا ہوا خنجر تھا۔ اس نے جھک کر خنجر راکو کے لباس سے پونچھا۔

"اب یہ تمھیں نہیں چھیڑے گا۔" سلم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "جب تک میں موجود ہوں کوئی تمھارے پاس نہیں آسکے گا۔" یہ کہہ کر وہ کھڑکی کے قریب آگیا۔ سڑک پر ٹریفک جام تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ اس کو لے کر سڑک پر نہ نکل سکے گا۔ لڑکی پہچان لی جائے گی۔ یہ نا ہوتی تو کیا کرتی؟ اس نے سوچا اور پھر اچانک اسے ایک خیال آیا۔

وہ پلٹ کر کپڑوں کی الماری کے قریب آیا اور الماری کھول کر راکو کا ایک سوٹ کیس نکالا اور اسے بستر پر پھینک دیا۔

"انھیں پہن لو" اس نے مس بلانڈش سے کہا۔ "ہمیں کسی نہ کسی طرح گھر پہنچنا ہے۔"

مس بلانڈش نے انکار میں سر ہلایا اور پیچھے ہٹ گئی۔ سلم نے آگے بڑھ کر اسے جھنجوڑا "میں جو کہتا ہوں کرو سمجھیں! انھیں پہن لو" اس نے زور سے کہا۔

ڈرتے ڈرتے اس نے راکو کا لباس اٹھا لیا۔ پھر وہ اپنا لباس اتارنے کی ناکام کوشش کرتی رہی۔ اچانک اس کا اسکرٹ کھل گیا نیچے گر پڑا اب وہ نیم برہنہ تھی اس نے پلٹ کر سلم کی طرف دیکھا جو اسے بھوکی نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس نے سلم کی آنکھوں میں چھپا ہوا پیغام پڑھ لیا۔

"نہیں نہیں پلیز! ... " وہ بولی اور راکو کا شرٹ اٹھا لیا۔

سلم نے جھپٹ کر شرٹ چھین لیا۔ اس کی سانسیں تیز ہو گئی تھیں اور آنکھیں چمک رہی تھیں۔

کانپتے ہوئے مس بلانڈش بستر پر گر پڑی۔

دیوار گیر گھڑی کی ٹک ٹک کے ساتھ وقت آگے بڑھتا رہا۔ ایک طرف راکو ... پڑی تھی جس پر ایک بڑی سی مکھی بھنبھنا رہی تھی۔ دوسری طرف وہ دونوں ... دنیا و مافیہا سے بے خبر وابستہ تھے۔ نیچے سڑک پر ٹریفک کا شور گھٹتا بڑھتا رہا۔ اس کے ساتھ ہی ایک دوسری آواز بھی تھی۔ نیچے کسی فلیٹ میں کسی نے ریڈیو آن کھول لیا تھا جس پر کوئی زور زور سے کیک بنانے کا طریقہ سمجھا رہا تھا۔

سلم نے آہستہ سے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے پلٹ کر مس بلانڈش کو دیکھا جو چت لیٹی چھت کو تک رہی تھی۔

"یہ بدمعاش اس طرح گلا پھاڑ رہا ہے جیسے کیک ہی دنیا کی اہم چیز ہے" سلم بڑبڑایا۔ اس نے گھڑی پر نظر ڈالی آٹھ بج کر بیس منٹ گزر چکے تھے۔ اسے حیرت ہوئی کہ وہ اتنی دیر کیسے سوتا رہا۔ وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ سڑک پر شور گھٹ گیا تھا۔

شاید سب اپنے اپنے گھروں کو چل دیے تھے۔

"ہمیں چلنا چاہیے" سلم نے پھر کہا "تا پریشان ہوگئی کہ ہم کہاں رہ گئے۔ اٹھو اور کپڑے پہن لو۔"

مس بلانڈش آہستہ سے اٹھی اور راکو کے کپڑے پہننے لگی۔ سلم بستر پر بیٹھا دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ لڑکی ٹائی باندھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کچھ بدلا بدلا سا ہے کیوں؟" اس نے کہا "مجھے بھی ٹائی باندھنی نہیں آتی۔ تم ان کپڑوں میں لڑکا نظر آرہی ہو۔" یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اس نے راکو کی لاش کو نفرت سے دیکھا "یہ چالاک تھا اور گھوڑوں کے پیچھے بھاگتا تھا لیکن اب اپنے انجام کو پہونچ گیا ہے۔" اس نے یہ کہتے ہوئے لاش کو ٹھوکر ماری۔

مس بلانڈش نے کپڑے پہن لیے۔ راکو کا سوٹ اس پر ٹھیک ہی تھا۔

"تم بالکل لڑکا لگ رہی ہو۔" سلم نے یہ کہہ کر راکو کا ہیٹ اٹھا لیا اور لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔ "اسے بھی پہن لو تاکہ تمھارے خوبصورت بال چھپ جائیں۔"

لڑکی نے خاموشی سے ہیٹ پہن لیا۔

"کم آن! اب چلو۔"

سلم نے مس بلانڈش کو باتھ روم کی کھڑکی سے اترنے میں مدد کی گلی سنسان پڑی تھی نیچے فلیٹ کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی دونوں کو اس راستہ سے گزرنا تھا۔ وہ خاموشی سے اترتے رہے۔ اچانک نچلی کھڑکی سے کسی کا سر نمودار ہوا۔ ایک آدمی نے انھیں حیرت سے دیکھا۔

"ارے! تم لوگ کیا کر رہے ہو؟" وہ چیخا۔

سلم نے پلٹ کر اس سے نظریں ملائیں۔ اس کی خوفناک آنکھیں دیکھ کر اس آدمی نے جلدی سے سر اندر کرلیا اور کھڑکی بند کرلی۔ دونوں پھر اترنے لگے۔

سلم نے بیوک گلی کے آخری سرے پر کھڑی کی تھی۔ اس نے مس بلانڈش کو کار میں ڈھکیلا اور خود دوسری طرف سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ اس نے ڈیش بورڈ کی دراز کھولی اور اعشاریہ چار یا پنچ کا ریوالور نکالا جو ہمیشہ وہیں ہوتا تھا۔ ریوالور کو گود میں رکھ کے اس نے کار اسٹارٹ کی اور کلب کا رخ کیا۔

ابھی وہ کلب کے قریب بھی نہیں پہونچا تھا کہ اس نے پولیس سائرن کی آواز سنی پیچھے پولیس کی کاریں آرہی تھیں۔ سڑک پر ٹریفک ایک کنارے ہو گیا تھا۔ اس نے بھی اپنی کار کنارے کھڑی کردی۔ تین پولیس کاریں تیزی سے گزر گئیں۔ وہ خاموشی سے دیکھتا رہا۔ تینوں کاریں سامنے بڑھتی رہیں۔ اچانک ان کی رفتار کم ہوگئی اور وہ کلب کے قریب رک گئیں۔ سلم کی دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ خوف کی ایک لہر اس کے سارے جسم میں دوڑ گئی۔ اس نے اپنی کار گھمانی چاہی لیکن پیچھے ٹریفک کا اژدہام چل پڑا تھا اس لیے رکنا پڑا۔ اس نے پلٹ کر کلب کے صدر دروازے کی طرف دیکھا۔ درجن بھر پولیس آفیسر کاروں سے اتر کر دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ٹھنڈا پسینہ اس کی پشت سے چھوٹ گیا۔ اب وہ کیا کرے؟ اس نے سوچا آخر وہ کہاں جائے گا؟ اس نے پلٹ کر مس بلانڈش کو دیکھا جو خالی خالی نظروں سے ونڈ شیلڈ کو تک رہی تھی۔ ریما کے بغیر وہ اپنے آپ کو کمزور محسوس کر رہا تھا۔

"ارے تم!" کسی کی حیرت بھری آواز آئی۔

سلم چونک پڑا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا ایک سپاہی اس کی کار کے قریب کھڑا تھا۔ سپاہی نے سلم اور لڑکی پر نظر ڈالی۔ سلم نے سپاہی کو فوراً پہچان لیا۔ وہ اس علاقہ کا گشتی سپاہی تھا اور اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"میں تمہیں لے جانا چاہتا ہوں" سپاہی نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کا ہاتھ اپنے ریوالور کی جانب بڑھا۔

سلم کا ہاتھ بڑی تیزی سے گود میں پڑے ہوئے ریوالور پر پڑا اور اس سے پہلے کہ سپاہی اپنا ریوالور نکالے اس نے فائر کر دیا۔ گولی سپاہی کے سینے پر لگی اور وہ پیچھے الٹ کر ٹھنڈا ہو گیا۔

فائر کی آواز سُن کر سس بلانڈش چیخ پڑی۔ سلم نے پلٹ کر الٹا ہاتھ رسید کر دیا۔ لڑکی کی چیخ گھٹ کر رہ گئی۔ گزرتے ہوئے لوگ فوراً زمین پر اوندھے لیٹ گئے۔

سلم نے دانت پیستے ہوئے ریوالور گود میں رکھا اور کار اسٹارٹ کر دی کسی نے پیچھے سے آواز لگائی لیکن کار آگے بڑھ گئی۔ سلم خوف کی حالت میں خطرناک ہو جاتا تھا۔ اسے صرف یہی خیال تھا کہ کس طرح وہ شاہراہ پر نکل آئے۔ تاکہ وہ کار کو تیز چلا سکے۔

فنزا ور برنن کی کار ابھی رک رہی تھی کہ فائر کی آواز سنائی دی۔ دونوں چونک پڑے۔ انھوں نے ہجوم کو دوڑ ہوتے دیکھا۔

فنز دوڑتے ہوئے مردہ سپاہی کے قریب آ گیا۔ برنن نے تین سپاہیوں کو جو موٹر سائیکلوں پر تھے ہجوم کی طرف اشارہ کیا اور خود بھی فنز کے قریب آ گیا۔

"مر چکا ہے" فنز نے کہا "کون ہو سکتا ہے"

گرسن کے گروہ کا ہی کوئی ہو گا" برنن نے کہا "آؤ پہلے یہاں کے بدمعاشوں سے نپٹ لیں۔ وہ زیادہ دور نہیں بھاگ سکتا"

سڑک پر ہجوم بڑھ گیا تھا۔ لوگ حیرت سے پولیس کی کارروائیاں دیکھ رہے تھے۔

اندر ماگرسن ایک خفیہ سوراخ سے باہر جھانک رہی تھی۔ فلن دوسرے سوراخ سے دیکھ رہا تھا۔ وانی دیوار سے لگا کھڑا تھا۔ ڈاکٹر دلیم ما کے قریب بیٹھا تھا۔

نا آہستہ سے ان کی طرف مڑی اور باری باری سب پر بھرپور نظر ڈالی۔

"ہم! وقت آگیا ہے" اس نے سرد لہجے میں کہا "ہمارے آگے راستہ ختم ہو چکا ہے۔ مجھے کہنے کی ضرورت نہیں کہ انجام کیا ہوگا"۔

فلن سُن ہو کر رہ گیا۔ اس کی چھوٹی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں اور وہ بے ہوش ہونے کے قریب تھا۔ ڈاکٹر نے اپنے پیالے سے ایک چسکی لی اور شانے اچکائے۔ وہ اتنا پیئے ہوئے تھا کہ کسی قسم کے حالات کا اس پر اثر نہیں تھا۔ نا آگے بڑھی اور الماری کھول دی۔ ہر قسم کے ہتھیار سے الماری سجی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے لیے ایک مشین گن پسند کی۔

"تم بھی اپنی پسند کے ہتھیار اٹھا لو" اس نے کہا "یہ پولیس والے مجھے زندہ نہیں پا سکتے مرتے مرتے میں ان کے کچھ ساتھیوں کو ضرور ساتھ لے جاؤں گی"۔

فلن بھی قریب آگیا۔ اس نے بھی مشین گن اٹھالی۔

میں تمہارے ساتھ ہوں نا" اس نے پرسکون لہجے میں کہا۔ "جو بھی کرنا ہے جلد کرنا چاہیئے"۔

آہنی دروازے پر ضربیں پڑ رہی تھیں۔ دفعتاً مائیکرو فون پر کسی کی کرخت آواز سنائی دی "ہمیں ماہر معلوم ہے۔ چاروں طرف سے محاصرہ کیا جا چکا ہے۔ تم لوگ اپنے ہاتھ اٹھائے باہر چلے آؤ"۔

"وہ تھوڑی دیر میں اندر آجائیں گے" نا نے کہا اور اپنی میز کے پیچھے بیٹھ گئی مشین گن میز پر رکھ کر وہ پھر بولی "او کے! فلن تم لوگ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ یہ میرا کمرہ ہے اور میں یہیں مرنا پسند کروں گی۔ تم لوگ اپنے لیے جگہیں تلاش کر لو۔ اور کمرہ خالی کر دو۔ جلدی کرو"۔

"کیوں نہ انہیں اندر آنے دیا جائے" ڈاکٹر نے کہا "ہمارے پاس دولت ہے

ہم شہر کے بہترین وکیل کر سکتے ہیں

"نا ممکن، تم لے ؤ توف، ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔" اس نے کہا، "اگر تم یہی کرنا چاہتے ہو تو جاؤ۔ آگے بڑھو۔ اپنا وکیل کرو اور دیکھو کیا انجام ہوتا ہے۔ تم لوگ بس مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"

فلن باہر چلا گیا۔ زینے پر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ دروازے پر ضربیں شدید ہو گئیں تھیں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھ کر سیڑھیوں کے نیچے پوزیشن لے لی مشین گن تختے پر رکھ کر وہ انتظار کرنے لگا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا لیکن اس کے ہونٹوں پر خوفناک مسکراہٹ تھی۔

واپی نمودار ہوا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے کسی خرگوش کو بھیڑیے گھیرے ہوئے ہوں۔ وہ فلن کو دیکھ نہیں سکا تھا۔ وہ سیدھا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ دروازہ کھول ہی رہا تھا کہ فلن چیخ پڑا۔ "ٹھہرو۔ مت کھولو نہیں تو میں تمہارے ٹکڑے کر دونگا۔"

واپی رک گیا۔ اس نے پلٹ کر فلن کو دیکھا۔

"میں باہر جانا چاہتا ہوں۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ میں اس طرح مرنا نہیں چاہتا" اس نے کہا۔

"تمہارا اب کوئی ٹھکانہ نہیں ہے" فلن نے منہ بنایا۔ "اور نہ ہی کوئی مستقبل۔ یہاں آجاؤ۔"

اچانک ایک فائر ہوا۔ فلن کے دیکھتے دیکھتے واپی کا چہرہ خون سے رنگ گیا اور وہ تڑپتا ہوا گر پڑا۔ فلن نے آڑ میں سے پلٹ کر دیکھا۔ سیڑھیوں کے اوپر دو سپاہی ریوالور تھامے کھڑے تھے۔ فلن سمجھ گیا کہ پولیس کو خفیہ راستہ مل چکا ہے۔ تو پھر اب آگے راستہ نہیں ہے۔ اس نے مشین گن سیدھی کی۔ دوسرے ہی لمحہ گویا گولیوں کی بارش ہونے لگی۔ دونوں سپاہیوں کے جسم میں لاتعداد سوراخ بن گئے تھے۔ دفعتاً

کہیں سے ایک اور مشین گن گرجی۔

فلن جھپٹ کر پھر آڑ میں ہو گیا۔ بے شمار گولیاں اس کے سر پر سے گزر گئیں۔ خوف کی حالت میں بھی وہ مسکرا دیا۔ اسے ایسی موت پسند تھی۔ مارو اور خود بھی مر جاؤ۔ ایک لمحہ ٹھہر کر وہ سامنے آ گیا۔ دو شین گنیں بیک وقت گرجنے لگیں۔ چار گولیاں فلن کے سر پر پیوست ہو گئیں۔ وہ گرتے گرتے شین گن چلاتا رہا۔ پھر تڑپتا ہوا گر پڑا۔ خون اور دماغ کے لوتھڑے زمین پر پھیل گئے۔

چار سپاہی سامنے آ گئے۔ انھوں نے آہستہ سے اطراف کا جائزہ لیا۔ برنن بھی سامنے آ گیا۔ "ہُوں! تو اب ڈاکٹر، وہ بوڑھیا اور سلیم باقی رہ گئے ہیں"۔ وہ بڑبڑایا ٹھیک اسی وقت نسٹر نمودار ہوا۔

"ایک آدمی بھاگ گیا تھا" نسٹر بولا۔ "شاید سلیم تھا"۔

برنن ماکے کمرے کے سامنے رک گیا۔ "باہر آ جاؤ تم لوگ بھاگ نہیں سکتے۔ اپنے ہاتھ اٹھائے باہر آ جاؤ"۔ وہ چیخا۔

اندر ڈاکٹر دلیم کھڑا ہو گیا۔

"ما! جیسا تم نے کہا تھا اب آگے راستہ نہیں ہے میں لڑائی بھڑائی کا آدمی نہیں ہوں میں خود کو ان کے حوالے کر دوں گا" ڈاکٹر نے کہا۔

بستر کے پیچھے بیٹھی ہوئی ما مسکرائی۔ "جیسی تمھاری مرضی" اس نے کہا۔ "وہ تمھیں عمر قید کی سزا دیں گے یا ہو سکتا ہے برقی کرسی پر بٹھا دیں! اس طرح تم آسانی سے مر جاؤ گے"

"میں لڑائی بھڑائی نہیں چاہتا" ڈاکٹر نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "اچھا ما! یہاں تک تو میں کچھ اچھا رہا تھا کیوں؟ لیکن کیا تمھیں یاد ہے میں نے کہا تھا کہ یہ اغوا مجھے پسند نہیں ہے۔ اب دیکھو اس کا انجام!"

"کم آن!" برنن کی آواز بھرائی۔ "باہر آ جاؤ یہ آخری موقع ہے نہیں تو ہم دروازہ

توڑ دیں گے۔

"جاؤ ڈاکٹر!" ماں نے کہا۔ "اپنے ہاتھ اوپر رکھو نہیں تو وہ لوگ گولی چلا دیں گے۔"

ڈاکٹر آہستہ آہستہ دروازہ کی طرف بڑھا۔ "میں آرہا ہوں" وہ چیخا۔ "گولی نہ چلانا!"

ماں کی مسکراہٹ خوفناک تھی۔ اس نے مشین سے ڈاکٹر کی پیٹھ کا نشانہ لیا۔

جیسے ہی ڈاکٹر نے نیم روشن راہداری میں قدم رکھا ماں نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک ہی بار میں سینکڑوں گولیاں ڈاکٹر کے جسم میں پیوست ہو گئیں اور وہ گر پڑا۔

"تمہارا مرنا ہی اچھا ہے بے وقوف!" ماں نے زہریلے لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کھڑی ہوئی آہستہ آہستہ وہ دروازہ کے قریب آ گئی۔

"یہاں آؤ۔ اور مجھے لے جاؤ سور کے بچو! ہمت ہے تو یہاں آؤ" چلاتی رہی۔

اسٹیئرنگ وہیل مضبوطی سے پکڑے سلم آگے جھک گیا تھا۔ کار بڑی تیزی سے چلتی رہی۔ اس کا بھاری جبڑا نیچے لٹک رہا تھا اور اس کے چہرے پر پسینہ چمک رہا تھا۔ ...کے پیچھے پولیس سائرن کی آوازیں مسلسل آ رہی تھیں۔ ایک پل اور! اس نے سوچا اس کے بعد وہ شاہراہ پر پہونچ جائے گا جہاں کوئی اس کا پیچھا نہ کر سکے گا۔

دفعتاً داہنی طرف ایک موڑ سے اچانک ایک کار نمودار ہوئی۔ ٹکراؤ ہونا لازمی تھا مس بلانڈش بے اختیار چیخ پڑی۔ لیکن سلم بڑی مہارت سے بیوک کو آگے نکال لے گیا کوئی دو گز دور پر ایک چوراہا تھا۔ سلم نے دور سے دیکھ لیا کہ سبز بتی جل رہی ہے اور اس کے آگے کی کاریں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ اس نے بھی رفتار تیز کر دی۔ ابھی کار چوراہے کے قریب پہونچیں ہی تھی کہ سرخ بتی روشن ہو گئی۔ لیکن سلم نے رفتار کم نہیں کی اس زور سے ہارن بجایا۔ پیچھے موٹر سائیکلوں پر تین سپاہی تعاقب کر رہے تھے۔ انھوں نے شاید محسوس کر لیا تھا کہ بیوک نہیں رکے گی۔ آگے کی ٹریفک کو خبردار کرنے

کے لیے انھوں نے سائرن کھول دیا۔ بیشتر کاریں اس وقت تک دائیں بائیں سے بڑھ آئی تھیں۔ سائرن سن کر سب نے بریک لگا لیا۔ ایک ڈرائیور جو پھرتیلا نہیں تھا اپنی کار وقت پر نہیں روک سکا۔ اس کی کار سڑک کے درمیان میں آکر رکی۔ کار کے اچانک سامنے آجانے سے سلم کچھ نہ کر سکا۔ بیوک نے ایک زوردار ٹکر ماری اور سامنے والی کار کا ہیڈ لمپ بجھ گیا سلم نے فوراً بیوک سنبھال لی اور آگے بڑھ گیا۔ وہ اب شاہراہ پر پہونچ چکا تھا۔ اور کار ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔ سلم نے اطمینان کی سانس لی — سائرن کی آواز اب بھی آرہی تھی۔ سلم نے آئینہ پر نظر ڈالی تقریباً تین چار گز پر دو سپاہی نظر آرہے تھے۔ تیسرا سپاہی غائب ہو چکا تھا۔ اچانک سلم کو آئینہ میں ایک شعلہ چمکتا دکھائی دیا۔ فائر کی آواز گونجی اور گولی کار کی چھت پر سے گزر گئی۔ سپاہیوں نے شاید فائرنگ شروع کر دی تھی۔ کوستے ہوئے سلم مس بلانڈش کی طرف مڑا۔

"نیچے لیٹ جاؤ" اس نے کہا "جلدی کرو میں جیسا کہتا ہوں کرو۔"

کانپتی ہوئی لڑکی سیٹ کے نیچے بیٹھ گئی۔ اب وہ محفوظ تھی۔

مسلسل سائرن کی آوازوں سے ایک فائدہ یہ ہوا کہ آگے جانے والی کاریں راستہ دینے لگیں اور سلم کو بڑی آسانی ہو گئی۔ سلم نے پھر شیشہ پر نظر ڈالی۔ ایک سپاہی تھوڑا پیچھے رہ گیا تھا لیکن ایک اب بھی تعاقب کر رہا تھا۔

دفعتاً سلم نے رفتار کم کر دی اور منتظر رہا۔ موٹر سائیکل قریب ہوتی جا رہی تھی۔ سلم نے ہونٹ بھینچ لیے۔ دوسرے لمحہ سپاہی کی موٹر سائیکل بیوک کے برابر دوڑنے لگی۔ سپاہی چیخ کر کچھ کہہ رہا تھا جسے سلم سمجھ نہ پایا۔ سلم کے ہونٹوں پر خوفناک مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے اچانک کار گھمائی اور موٹر سائیکل سے ٹکرا ماری۔ موٹر سائیکل سڑک کے دوسری جانب گر پڑی۔ اور گرد کا ایک غبار سا اٹھ گیا۔ بیوک کو سنبھالتے ہوئے سلم نے پھر سے رفتار تیز کر دی۔ سائرن کی آواز بند ہو گئی تھی۔ اطمینان کی

سانس لے کر سلم سوچنے لگا کہ اسے اب کیا کرنا چاہیئے۔

آخر وہ کب تک پولیس سے چھپتا پھرے گا۔ اب وہ کھلے میں آگیا ہے۔ اور چھپنے کے لیے کہیں جگہ نہیں ہے۔ اس کے ساتھ لڑکی بھی ہے جسے ساتھ رکھنا خطرناک ہے۔ اسے لڑکی سے پیچھا چھڑانے کا خیال نہ آیا۔ پٹرول کی جانب سے اسے اطمینان تھا جو کافی مقدار میں تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مس بلانڈش کو چھوا۔

"سب ٹھیک ہے اوپر بیٹھ جاؤ" اس نے کہا۔

مس بلانڈش آہستہ سے اوپر بیٹھ گئی اور سلم سے دور کھڑکی کی طرف کھسک گئی تقریباً پندرہ گھنٹوں سے اس کو منشیات نہ ملی تھیں اس کا ذہن آہستہ آہستہ صاف ہو رہا تھا اور وہ اپنی یادداشت ٹٹولنے لگی۔ وہ سوچنے لگی کہ وہ اس دوڑتی ہوئی کار میں کیا کر رہی ہے۔ ذہن کے کسی کونے میں خون میں ڈوبی ہوئی لاش کی تصویر موجود تھی۔

"وہ ہمارے پیچھے آئیں گے" سلم نے کہا۔ "وہ ہمیں ڈھونڈ نکالیں گے۔ ہم دونوں اس میں پھنس چکے ہیں اس لیے آخر تک تم میرے ساتھ رہو گی۔ ہم الگ ہو نہیں سکتے"

مس بلانڈش کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ لیکن اس کی سخت آواز سن کر اس کے سارے جسم میں سرد سی لہر دوڑ گئی۔

سلم نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔ وہ لڑکی کی مسلسل خاموشی کا عادی ہو گیا تھا۔ لیکن اس کی خواہش تھی کہ وہ کچھ بولے اور اس کی مدد کرے۔ وہ سمجھتا تھا کہ تھوڑی دیر میں ساری سڑکوں پر ناکہ بندی کی جائے گی۔ اسے شاہراہ چھوڑ دینی چاہیئے۔ کاش ماں اس کے ساتھ ہوتی۔ وہ جانتی ہو گی کہ اسے اب کیا کرنا چاہیئے۔

چند میلوں کے سفر کے بعد ایک چوراہا آ گیا۔ سلم نے فوراً شاہراہ چھوڑ کر چھوٹی سڑک پر کار گھما دی۔ اس سڑک پر کچھ دور پر ایک کچا راستہ نکلتا تھا۔ یہاں بھی سلم مڑ گیا۔ یہ راستہ شاید کسی قصبہ کو جاتا تھا۔

رات بڑھ رہی تھی۔ سلم بھوک محسوس کر رہا تھا۔ کئی میل طے کرنے کے بعد اس کو کسی فارم کی روشنیاں نظر آئیں۔ اس نے رفتار کم کر دی۔ فارم ہاؤس کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ اس نے بغیر جھجک کے کار اندر داخل کر دی اور اندھیرے میں روک دی۔

"میں کھانے کے لیے کچھ لاتا ہوں" اس نے کہا۔ "تم یہیں انتظار کرو" یہ کہہ کر اس نے اپنے گرم ہاتھ مس بلانڈش کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ "مجھے چھوڑ کر چلی نہ جانا۔ ہم دونوں کو ساتھ ہی رہنا ہے۔ اس لیے خاموشی سے بیٹھی رہو"۔

وہ کار سے اتر گیا اور اپنا ریوالور نکال لیا۔ آہستہ آہستہ چلتا ہوا وہ کھڑکی کے قریب پہونچا۔ سفید روشنی چھن چھن کر باہر پڑ رہی تھی۔ سلم نے جھانک کر دیکھا تین آدمی کھانے کی میز پر بیٹھے تھے۔ ایک پستہ قد پچاس سالہ آدمی تھا.... دوسری ایک موٹی عورت تھی جو شاید اس کی بیوی تھی۔ اور تیسری ایک قبول صورت جوان لڑکی تھی۔ تینوں کھانے میں مشغول تھے۔ سلم کے منھ میں پانی بھر آیا۔ وہ آہستہ سے دروازہ کی طرف بڑھا اور اچانک دروازہ کھول دیا۔ تینوں نے چونک کر دیکھا۔ ان کے چہروں پر خوف کی علامتیں دیکھ کر مسکرایا۔

"یہ ریوالور دیکھو۔ خاموشی سے بیٹھے رہو نہیں تو تم لوگ زخمی ہو جاؤ گے" اس نے کہا۔

پستہ قد آدمی دبک کر بیٹھ گیا۔ سلم میز کے قریب آ گیا۔

"میں یہ لے جاؤں گا" اس نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر بچے ہوئے کباب اٹھا لیے۔ "کیا یہاں فون ہے" اس نے پھر پوچھا۔

پستہ قد آدمی نے فون کی طرف اشارہ کیا۔ سلم پیچھے ہٹتا ہوا فون کے قریب پہنچا اور فون کا تار کھینچ دیا۔

"تم سب ڈرو نہیں،" وہ بولا، "بھول جاؤ کہ تم نے مجھے دیکھا ہے۔"

سلم کی نظریں لڑکی پر ٹھہر گئیں۔ وہ مس بلانڈش ہی کے قد و قامت کی تھی۔

"تم!" سلم نے لڑکی سے کہا، "اپنا لباس اتار دو۔ جلدی کرو۔"

لڑکی کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ اس نے اپنے باپ کی طرف پلٹ کر دیکھا۔

"تم میں سے شاید کوئی مرنا چاہتا ہے" سلم غرایا۔

"اتار کر دے دو" پستہ قد آدمی بولا۔

لڑکی کھڑی ہو گئی۔ اس نے زپ کھینچ کر اپنا لباس اتار دیا۔ وہ اس طرح کانپ رہی تھی کہ کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا۔

"ادھر دو" سلم نے کہا۔

لڑکی نے لباس سلم کی طرف پھینک دیا جسے اس نے پکڑ کر بغل میں دبا لیا۔

"اب خاموشی سے بیٹھ جاؤ تم لوگ" یہ کہہ کر وہ پیچھے ہٹتا ہوا باہر نکل آیا۔

دوڑتا ہوا بیوک کے پاس پہونچ کر اس نے لباس مس بلانڈش کی طرف پھینک دیا اور وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئی۔

"یہ لو تمھارے لیے" سلم نے کہا اور کار اسٹارٹ کر دی، "یہ تمھارے لیے ٹھیک رہے گا۔ کچھ دور چل کر پہن لینا۔ اس بدمعاش کا سوٹ مجھے پسند نہیں ہے۔"

تقریباً ایک میل طے کرنے کے بعد اس نے کار روک دی اور پیچھے نظر ڈالی کوئی تعاقب میں نہیں تھا۔

"آؤ پہلے کچھ کھا لیں" یہ کہہ کر اس نے کچھ کباب لڑکی کی طرف بڑھا دیے۔

"نہیں" وہ دبک گئی۔

"اوہو! اچھا ہے کھا لو۔"

"نہیں۔"

لاپرواہی سے سلم نے اپنا پیٹ بھرا اور بقیہ کباب پھینک دیے۔ "اب ٹھیک ہے" وہ بولا۔ "تم یہ لباس پہن لو۔ جاؤ جلدی کرو۔"

"میں نہیں پہننا چاہتی" وہ بولی۔

سلم نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن پکڑ لی "میں جو کہتا ہوں وہ کرو سمجھیں!" وہ چلایا "کیا تم چاہتی ہو کہ میں خود تمہارا لباس اتاروں؟" یہ کہہ کر اس نے لڑکی کو دھکیلا

"نہیں نہیں۔" وہ بولی۔

"پھر جیسا میں کہتا ہوں ویسا کرو۔"

مس بلانڈس لباس لے کر دور ہٹ گئی۔ سلم دیکھتا رہا۔ لڑکی نے سوٹ اتار کر اسکرٹ پہن لیا۔ سلم نے سوٹ اٹھا کر پچھلی سیٹ پر پھینک دیا۔ مس بلانڈس پھر کار میں بیٹھ گئی اور اپنا سر پکڑ کر کانپتی رہی۔ اس کے جسم میں رعشہ طاری ہو گیا تھا۔ نشہ نہ ملنے کی وجہ سے کمزوری محسوس کر رہی تھی لیکن ذہن صاف ہوتا جا رہا تھا۔ پچھلے چار ماہ سے جو جو مناظر اس نے دیکھے تھے آہستہ آہستہ ذہن میں ابھر رہے تھے۔

سلم نے بے چینی سے لڑکی پر نظر ڈالی۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ لڑکی کو کیا ہو رہا ہے۔ جیل میں اس نے کئی نشہ بازوں کو دیکھا تھا اگر وہ صرف ماسے دو باتیں کر سکے تو شاید وہ بتا سکے گی کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ دفعتاً اس کے ذہن میں ایک دھماکہ ہوا گیا؟ ما! ما کا کیا حال ہوا ہوگا؟ کیا وہ بھاگنے میں کامیاب ہو گئی ہو گی؟ وہ نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی چیز ما کا راستہ روک سکے گی۔

کچا راستہ اچانک ہی شاہراہ سے آ ملا تھا۔ سلم نے خود کو دوسرے ٹریفک

کے ساتھ ڈرائیونگ کرتے ہوئے پایا۔ ٹریفک زیادہ نہیں تھا لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی کار یا ٹرک گزر جاتا تھا۔ سلم کو خدشہ تھا کہ کہیں بیوک پہچان نہ لی جائے۔

تقریباً چار پانچ میل پر ایک ادر کچا راستہ نظر آیا۔ سلم نے فوراً کار گھما دی۔ کچے راستہ کے کنارے پر ایک پٹرول بنک تھا۔ سلم نے اس کے قریب کار روک دی۔ ایک آدمی آفس میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ یہاں فون ضرور ہوگا۔ سلم نے سوچا۔ ناکے متعلق معلوم کرنا چاہیئے۔ اسے پیٹر کا سماس یاد آیا جو ایڈی کا دوست تھا۔ شاید وہ کچھ بتا سکے۔

"میں فون کرنے جا رہا ہوں،" سلم نے مس بلانڈش سے کہا "تم یہیں میرا انتظار کرو سمجھیں!"

لڑکی خاموش بیٹھی کانپتی رہی۔

وہ کار سے اتر گیا ریوالور پتلون میں چھپا کر وہ پٹرول بنک کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اسٹنڈنٹ نے سر اٹھا کر دیکھا اور اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔

"میں فون کرنا چاہتا ہوں" سلم نے سخت لہجے میں کہا "کہاں ہے؟"

سلم کی آواز سن کر اس آدمی کے جسم میں سرد سی لہر دوڑ گئی۔

"تم فون کر سکتے ہو" اس نے آہستہ سے کہا "کیا پٹرول بھی چاہیئے؟"

"نہیں! تم باہر ٹھہرو گے" سلم نے کہا۔

اسٹنڈنٹ باہر نکل کر پمپ کے پاس ٹھہر گیا اس نے ادھر ادھر دیکھا کہ شاید کوئی کار نکل آئے۔

سلم نے کبھی ڈائرکٹری نہیں کھولی تھی۔ اسے پیٹر کا نمبر تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوئی۔ بڑی مشکل سے نمبر تلاش کرکے اس نے ڈائل کیا۔ دوسرے ہی لمحے پیٹر کی آواز سنائی دی "ہیلو"۔

"مین گرسن بول رہا ہوں" سلم نے جلدی سے کہا "کیا ہو رہا ہے۔ جلدی سناؤ"
"جہنم کا نمونہ ہے" پیٹر نے سلم کی آواز سن کر اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔
"ایڈی کو پکڑ لیا گیا ہے۔ کلب میں زوردار جنگ ہوئی تھی۔ والپی۔ ڈلن اور ڈاکٹر مارے گئے۔"

سلم کو ایسا محسوس ہوا جیسے اسے الٹی آجائے گی۔ اس نے اپنے اعصاب کو قابو میں کیا "ان بدمعاشوں کو چھوڑو" وہ غرایا "ما کا کیا حال ہے؟"
دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ لیکن سلم پیٹر کی سانسوں اور موسیقی کی آوازیں صاف سن رہا تھا۔

"کیا سو رہے ہو پیٹر!" وہ پھر غرایا "ما کو کیا ہوا؟"
"وہ..... وہ مر چکی ہے سلم!" پیٹر کی کانپتی ہوئی آواز آئی "مجھے افسوس ہے لیکن تم اس پر فخر کر سکتے ہو۔ اس نے مرنے سے پہلے چار سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ وہ کسی مرد کی طرح لڑ رہی تھی۔"
سلم کے ہاتھوں سے ریسیور چھوٹ گیا۔ اسے چکر سا آگیا اور اس کی آنکھوں میں اندھیرا سا چھا گیا۔ ما مر چکی ہے! نہیں! وہ یقین نہیں کر سکتا۔ ما کیسے مر سکتی ہے؟ اسے محسوس ہوا کہ وہ بے سہارا ہو گیا ہے۔ ما کے بغیر وہ زندہ کیسے رہے گا؟
اچانک وہ چونک پڑا۔ کسی موٹر سائیکل کی آواز آئی۔ اس نے کھڑکی سے دیکھا کہ ایک سپاہی موٹر سائیکل پر ہوٹل کے قریب رک گیا اور اندر جھانک رہا ہے۔
سلم چوکنا ہو گیا۔ اس نے اپنا ریوالور نکال لیا۔ اسٹنڈنٹ ریوالور دیکھ کر چیخ پڑا۔ سپاہی نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کا ہاتھ فوراً اپنے ہولسٹر پر جا پڑا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریوالور نکال سکتا سلم کے ریوالور سے شعلہ نکلا۔ سناٹے میں فائر کی آواز گونج کر رہ گئی اور سپاہی اپنا سینہ دبائے نیچے گر پڑا۔

سلم نے چاروں طرف نگاہ ڈالی لیکن پٹرول بنک کا اٹنڈنٹ کہیں نظر نہ آیا۔ وہ دوڑتا ہوا بیوک کی طرف آگیا اور سپاہی کا جسم پھلانگ کر کار میں بیٹھ گیا دوسرے ہی لمحہ بیوک تیزی سے کچے راستہ پر دوڑنے لگی۔

موٹا اٹنڈنٹ بوڈرم کے پیچھے دبکا ہوا تھا باہر نکلا اور دوڑتا ہوا سپاہی کے قریب آیا۔ اس نے جھک کر دیکھا۔ سپاہی شدید زخمی ہو گیا تھا دوسرے ہی لمحہ وہ پھر آفس کی طرف دوڑا گیا۔ اس نے نیچے لٹکتا ہوا ریسیور اٹھا لیا۔

پولیس ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم میں برنی اور فنن میز پر بچھے ہوئے ایک بڑے سے نقشہ پر جھکے ہوئے تھے۔ دفعتاً ایک پولیس آفیسر اندر داخل ہوا۔

"مسٹر بلانڈش آپ سے ملنا چاہتے ہیں" اس نے کہا

"میں دیکھتا ہوں" یہ کہہ کر فنن اٹھ کھڑا ہوا اور آفیسر کے ساتھ ہو لیا۔ بلانڈش ڈرائنگ روم میں کھڑکی کے پاس کھڑا ہوا خلا میں گھور رہا تھا۔ فنن کے داخل ہوتے ہی وہ مڑا۔

"مجھے تمہارا پیغام ملا تھا" اس نے خشک لہجے میں کہا "کیا ہو رہا ہے؟"

"ہمیں پورا یقین ہے کہ آپ کی لڑکی زندہ ہے" فنن بھی کھڑکی کے قریب آ گیا "گذشتہ تین ماہ سے وہ پیراڈائز کلب میں رکھی گئی تھی۔ ایک گھنٹہ پہلے ہم کلب کے اندر ہو آئے ہیں۔ وہاں کچھ ایسے ثبوت ملے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی کو قید کر کے رکھا گیا تھا۔"

بلانڈش کے چہرے پر سختی آ گئی "کیسے ثبوت؟" اس نے پوچھا۔

"الگ تھلگ کمرہ جو ہمیشہ مقفل رہتا تھا۔ اس کے علاوہ زنانہ کپڑے اور دوسری چیزیں وغیرہ۔"

"تو پھر اب وہ کہاں ہے؟"

"ہمارے پہنچنے کے کچھ دیر پہلے گرسن لڑکی کے ساتھ بھاگ گیا۔ لڑکی اس وقت مردانہ لباس پہنے تھی لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ گرسن کسی فارم ہوس سے زنانہ لباس چھین لے گیا ہے۔ اس وقت سے اب تک کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ وہ کس علاقہ میں گھوم رہا ہے۔ وہ زیادہ دور نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ہر سڑک کی ناکہ بندی کی جا چکی ہے۔ دن کا اجالا پھیلتے ہی ہیلی کوپٹر سے تلاش شروع کر دیں گے بس تھوڑی دیر کی بات ہے۔"

بلانڈش نے کھڑکی کی طرف منہ پھیر لیا اور پھر خلا میں گھورنے لگا۔

ہوں! تو وہ زندہ ہے۔ مجھے اس کی امید نہیں تھی وہ بڑبڑایا۔

فنر خاموش کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد بلانڈش نے گھومے بغیر پوچھا۔ کیا تمہارے پاس کہنے کے لیے کچھ اور ہے؟"

فنر جھجکتا رہا۔ بلانڈش نے پلٹ کر گھورا۔

"مجھ سے کچھ مت چھپاؤ"، اس نے کہا، اور کچھ کہنا ہے؟"

"وہ... وہ لڑکی کو ہمیشہ نشہ میں رکھتے تھے۔" فنر نے ایک لمحہ توقف کے بعد کہا، گرسن اس کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ وہ ایک نیم پاگل آدمی ہے۔ لڑکی کے ملنے کے بعد اس کا اچھا علاج کرانا پڑے گا۔ میں نے میڈیکل آفیسر سے بات کی ہے اس کا مشورہ ہے کہ لڑکی اپنے دوست احباب کا سامنا نہ کرے۔ آپ خود بھی... ڈاکٹر سے بات کیجئے۔ آپ بھی لڑکی کے سامنے نہ آئیں۔ آپ گھر پر ہی اس کا انتظار کریں گے تو بہتر رہے گا۔ آزاد ہونے کے بعد لڑکی کو اپنے آپ پر قابو پانے کے لیے کچھ مہلت دینی چاہیئے۔ وہ اجنبی لوگوں میں رہے تو بہتر رہے گا۔ دوسری بات گرسن آسانی سے قابو میں نہ آئے گا۔ ہمیں اسے جان سے مارنا ہوگا۔ آپ خود

کبھی سمجھ سکتے ہیں کہ لڑکی کا اس کے ساتھ رہنا کتنا خطرناک ہے۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے" بلانڈش نے بے چینی سے کہا " میں تمہاری بات سمجھ گیا۔ میں گھر پر ہی تم لوگوں کا انتظار کروں گا" یہ کہہ کر وہ دروازہ کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کے قریب پہونچ کر وہ رک گیا، میں سمجھتا ہوں کہ تم نے ہی ایسا کلیو نکالا تھا جس سے یہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ میں اپنا وعدہ نہیں بھولا ہوں۔ جب لڑکی کو گھر لے آؤ گے تو تمہارا معاوضہ تیار ملے گا۔ اور ہاں۔ اس کا انتظام کر دو کہ مجھے ہر پل کی خبر ملتی رہے"۔

میں انتظام کر دوں گا" فنز نے سر ہلایا۔

بلانڈش کے جانے کے بعد فنز آپریشن روم میں واپس آگیا اور برنن کو بلانڈش کے بارے میں بتانے لگا۔

"تم نے ٹھیک کہا ہے" برنن نے سر ہلاتے ہوئے کہا، ابھی ابھی اس بدمعاش کے متعلق نئی خبر ملی ہے" یہ کہتے ہوئے برنن نے نقشہ پر ایک جگہ انگلی رکھ دی" دس منٹ پہلے وہ لڑکی کے ساتھ اس جگہ پر تھا۔ اس نے ایک گشتی سپاہی کو بری طرح زخمی کر دیا ہے۔ سپاہی نے لڑکی سے بات بھی کی ہے۔ وہ بھاگ گیا ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ اس کا رخ کس طرف ہے۔ ہم نے فوج کی مدد طلب کی ہے۔ بس تھوڑی دیر کی بات ہے۔ میں نے لوکل ریڈیو اور ٹیلی وژن کے پروگرام ٹھہرا کر پبلک کو وارننگ دے رہی ہے کہ وہ اس کار پر نظر رکھیں"۔

فنز خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اسے حیرت تھی کہ تین ہزار ڈالر کمانے کی جو خوشی اسے ہونی چاہیئے وہ نہیں ہے۔ رہ رہ کر اسے یہ خیال آرہا تھا کہ مس بلانڈش گرسن کے ساتھ کیسے رہ سکی ہوگی۔

"خوب خوب" فنز نے بے دلی سے کہا" اب صرف اس بدمعاش کو ختم کرنا ہی

باقی ہے۔ لیکن لڑکی کے ساتھ ہونے سے یہ کام خطرناک بن گیا ہے"۔

"میں اس کے متعلق اس وقت سوچوں گا جب ہم اس کا گھیرا ڈال چکے ہوں گے۔ برنن نے کہا۔

"کیا تم اپنا بورگ کو اب بھی یہیں رکھو گے؟" نسٹر نے پوچھا۔

"جب تک گرسن ہمارے ہاتھ نہ آجائے اسے رکھنا پڑے گا۔ پھر میں اسے چھوڑ دوں گا۔ اس پر کوئی الزام نہیں ہے۔" برنن نے پرخیال انداز میں کہا، "ہم نے بہت ہی اچھا کام کیا ہے۔ گرسن کے گروہ کا اب نام ونشان تک نہ رہے گا۔ اوہ! وہ عورت! میں اس بوڑھی عورت کو عمر بھر نہ بھلا سکوں گا۔ میں سمجھتا تھا کہ ہم اس پر کبھی قابو نہ پا سکیں گے۔ پانچ گولیاں کھا کر بھی وہ فائر کرتی رہی تھی جب تک کہ اس کی گن نہ خالی ہو گئی۔ مجھے خوشی ہے کہ سلم اس طرح کا آدمی نہیں ہے میں شرط لگا سکتا ہوں کہ جب اس پر سختی کی جائے گی تو وہ سب کچھ قبول دے گا"۔

نسٹر کرسی کی پشت سے ٹک گیا۔ "وہ لڑکی!" اس کے چہرے پر الجھن تھی۔

"اس لڑکی کی قسمت بھی عجیب ہے۔ ذرا تصور کرو کہ اس نیم پاگل بدمعاش کے ساتھ چار ماہ تک کمرہ میں بند ہونا کیسا لگتا ہوگا اسے"۔

"ہاں۔" برنن نے کہا، "لیکن وہ نشہ میں رکھی گئی تھی۔ میں لڑکی کے لیے افسردہ ہوں اب اس کا نشہ اتر رہا ہوگا۔ عادی ہونے کے بعد شاید وہ نشہ کے بغیر زندہ رہ سکے"۔

"اس کا باپ بھی یہی سوچ رہا ہے۔" نسٹر نے کہا، "اس کی باتوں سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ وہ یہی امید کرتا ہے کہ لڑکی مر جائے"۔

دونوں بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ اور کافی کے دور چلتے رہے۔ بارہ بج کر بیس منٹ پر ٹرانسمیٹر پر بیٹھا ہوا آفیسر جلدی سے جھک گیا۔ رپورٹ لے کر اس نے پیڈ پر کچھ لکھا اور برنن کو بھجوا دیا۔

انھوں نے گرسن کی کار پالی ہے جو کہیں چھوڑ دی گئی تھی " برنن نے کاغذ پڑھتے ہوئے کہا اور فنر کے ساتھ نقشہ پر جھک گیا۔ "پائن ہل میں کار ملی ہے۔ شاید اس نے جنگل کا رخ کیا ہے۔ یہ دیکھو چاروں طرف جنگل ہی جنگل ہے اور تھوڑی دور پر یہ دو فارم ہاؤس بھی ہیں۔" یہ کہتے ہوئے وہ سپاہی کی طرف مڑا، "دیکھو فارم میں فون ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو انھیں خبردار کر دو۔"

"او کے سر!" یہ کہتے ہوئے سپاہی نے فون سنبھال لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کی طرف مڑا، "ڈیٹس فارم میں فون نہیں ہے اور یہ دور بھی ہے۔ ہینڈ فارم میں فون ہے۔"

"ہینڈ کو فون کر دو۔" برنن نے کہا۔ سپاہی پھر فون کی طرف مڑ گیا۔

"کیا ہم وہاں جا نہیں سکتے" فنر نے کہا "یہاں بیٹھے رہنا مجھے اچھا نہیں لگتا۔"

"ان اطراف میں تقریباً دو سو سپاہی پھیلے ہوئے ہیں۔ فکر مت کرو۔ جیسے ہی ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ کہاں چھپا ہوا ہے ہم وہاں پہونچ جائیں گے" برنن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صبح پانچ بجے تک انھیں کچھ خبر نہ ملی۔ جیسے ہی سورج نے مشرق میں سر ابھارا ٹرانسمیٹر جاگ پڑا۔ آفیسر نے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ڈیٹس فارم کے قریب گرسن کو دیکھا گیا ہے سر" اس نے برنن سے کہا۔ "ویٹ نے سلم کو فارم کے ایک کھلیان سے نکلتے دیکھا ہے۔ وہ پانی کی تلاش میں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ سلم ہی ہے۔"

"لڑکی کے متعلق کیا خبر ہے؟" برنن نے یہ کہتے ہوئے ریسیور خود لے لیا اور ماؤتھ پیس میں بولا، "کیپٹن برنن بول رہا تھا۔ اپنی رپورٹ دہراؤ۔"

سرجنٹ ڈونا گھن بول رہا ہے سر" دوسری طرف آواز آئی، "لڑکی کا ابھی

تک کوئی پتہ نہیں ہے۔ ہم نے فارم کا محاصرہ کرلیا ہے۔ وہ گھیرا توڑ کر نکل نہیں سکتا کیا ہم آگے بڑھ کر اسے پکڑ لیں؟"

"تم لوگ میرا انتظار کرو گے" برنن نے سخت لہجے میں کہا "اگر وہ بھاگنے کی کوشش کرے تو اسے گولی مار دینا نہیں تو خاموشی سے نگرانی جاری رکھو۔ میں ایک گھنٹہ بعد پہنچ رہا ہوں۔" برنن ریسیور رکھ کر آفیسر کی طرف مڑا "ہیلی کوپٹر تیار رکھنے کو کہہ دو۔ میں ابھی روانہ ہو جاؤں گا۔"

آفیسر چلا گیا۔ پھر برنن فنر کی طرف مڑا "کیا تم ساتھ چلنا چاہتے ہو؟"

"مجھے روکنے کی کوشش کر کے دیکھو" یہ کہہ کر فنر سب سے پہلے کمرے سے نکل گیا۔

سلم اچانک جاگ پڑا۔ اس کا ذہن ہر خطرہ کے لیے تیار ہو گیا۔ اٹھکر بیٹھتے بیٹھتے اس کے ہاتھ میں ریوالور آ چکا تھا۔ سورج کی روشنی اس کے چہرے پر پڑی اور اس نے اپنی آنکھیں بیچ لیں۔ چند لمحوں کے لیے اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کہاں ہے۔ پھر اسے یاد آیا کہ کس طرح وہ مس بلانڈش کے ساتھ گھستا ہوا فارم اس کے کھلیان میں داخل ہوا تھا۔ لڑکی کی حالت بری تھی اور وہ چل نہ سکتی تھی۔ سلم کو ایسے میں لڑکی کو گھسیٹتے ہوئے لانا پڑا تھا۔ اندر داخل ہو کر اس نے اس کو گھاس کے ڈھیر پر دھکیل دیا تھا جو لکڑی کے ایک چبوترے پر تھا اور خود کھلیان کا دروازہ اچھی طرح بند کر کے لیٹ گیا تھا۔ زمین سخت ہونے کی وجہ سے اسے نیند نہ آ سکی تھی۔ وہ اب جاگنے کے بعد بھوک اور پیاس سے اس کا برا حال تھا۔ اس نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ پانچ بج رہے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید سارا دن انھیں یہیں گزارنا پڑے اور پانی کے بغیر یہ بہت مشکل ہوگا۔

اس نے سوتی ہوئی مس بلانڈش پر نظر ڈالی اور کھڑا ہو گیا۔ آہستہ سے سٹکنی گرا کر اس نے ریوالور تھام لیا۔ اور باہر نکل آیا۔ ایک غائر نظر ڈال کر وہ مطمین ہو گیا۔ دور دور تک کوئی نظر نہ آیا۔ فارم ہاؤس جو کھلیان سے تھوڑی دور پر تھا ویران نظر آرہا تھا۔ کھڑکیوں پر گندے پردے پڑے ہوئے تھے۔ وہ آہستہ سے کسی جگہ میں نکل آیا۔

بوڑھا ویٹ اور اس کے دونوں بیٹے ساری رات کھڑکی کے پاس بیٹھے پردے سے جھانکتے رہے تھے۔ ایک دراز قد مسلح آدمی کو دیکھ کر وہ چونک پڑے۔

"یہی ہے" ویٹ نے سرگوشی کی۔ "پولیس کو خبر کر دو۔ جلدی کرو۔"

سلم نے ایک بالٹی تھام رکھی تھی۔ وہ پانی کے ٹینک کی طرف بڑھ گیا۔ پانی سے بالٹی بھر کر وہ جلدی سے کھلیان میں واپس آگیا۔ اسے خبر نہیں تھی کہ اس کی موجودگی کی اطلاع قریب کھڑی ہوئی پولیس کار تک پہنچ چکی ہے۔

بالٹی کٹے ہوئے تنے پر رکھ کر وہ مڑا اور دروازہ بند کر دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش کچھ کھانے کو مل جاتا۔ اس نے کچھ پانی پیا۔ اور پھر زمین پر لیٹ گیا۔ اس کی آنکھیں چھت کو تکنے لگیں لیکن اس کا دماغ کہیں اور تھا۔ اب وہ کیا کرے؟ کاش اس نے کار نہ چھوڑی ہوتی! لیکن اس وقت کار چھوڑ دینا ہی بہتر لگا تھا کیونکہ پولیس کار کی تلاش میں تھی۔ چار میل جنگل میں پیدل چلنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ کار چھوڑ کر اس نے بھاری غلطی کی تھی۔ ہو سکتا ہے فارم ہاؤس میں کوئی کار ہو۔ تھوڑی دیر بعد فارم ہاؤس کے مکین کھیتوں کی طرف چل پڑیں گے۔ تب شاید اسے کچھ موقع ملے۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس طرح ایک گھنٹہ گزر گیا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا رہا اس کے دل میں خوف بڑھتا رہا۔ آخر کار مجھے مرنا پڑے گا۔ مرنے کے بعد کیا ہو گا؟ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔

بس بلا ندش منمنائی اور وہ چونک پڑا۔ سر اٹھا کر دیکھا۔ لڑکی ہوشیار ہو رہی تھی۔ دور کسی ہوائی جہاز کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ اس نے دیکھا کہ لڑکی نے اپنی آنکھیں کھول دی ہیں۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ لڑکی کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں اور اس کا منھ کھل گیا۔

"آواز نہ نکالنا" سلم جلدی سے بولا۔ اسے محسوس ہوا کہ لڑکی پر چیخ پڑے گی "سن رہی ہو۔ آواز نہ نکلنے میں تمھارے قریب نہیں آؤں گا"

لڑکی ساکت ہوگئی اور اسے گھورنے لگی۔ ہوائی جہاز کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔ اور آخر کار ان کے سروں پر گونجنے لگی۔

سلم کا دل یکبارگی زور سے دھڑکا۔ وہ سمجھ گیا کہ جسے وہ ہوائی جہاز سمجھ رہا تھا وہ ہیلی کوپٹر تھا۔ اب کیا ہوگا؟ وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے پلٹ کر لڑکی کو پھر خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور دروازہ میں جھری بنا کر جھانکنے لگا۔

ایک دیو قامت ہیلی کوپٹر فارم ہاؤس کے پچھلے حصہ کی طرف لینڈ کرنے لگا۔ ملیٹری کا نشان سلم کو صاف نظر آیا۔ وہ سمجھ گیا کہ پولیس کو اس جگہ کا پتہ چل گیا ہے ریوالور ہاتھ میں تھامے وہ جھانکتا رہا۔ اجالا پھیل چکا تھا۔ باہر میدان میں کچرا پڑا ہوا تھا۔ شاید صفائی نہیں کی گئی تھی۔ دو پرانے ٹریکٹر کھڑے تھے۔ اس سے کچھ دور ایک بڑا سا ٹرک اور ایک گاڑی کھڑی تھی۔ پولیس کو آگے بڑھنے کے لیے یہ بہترین آڑ کا کام دے سکتے تھے۔

اچانک سلم نے دیکھا کہ ایک سپاہی ٹرک کے پیچھے سے نمودار ہوا۔ وہ سامنے کھڑے ہوئے ٹریکٹر کی طرف اس برق رفتاری سے بڑھا کہ سلم کو ریوالور چلانے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ لیکن اس سے سلم کو محسوس ہوا کہ اس کا آخری وقت قریب ہے۔

فارم ہاؤس کے پچھلے حصہ میں برنن اور نینز ہیلی کو اپٹر سے اتر رہے تھے ایک دراز قد اور سخت چہرے والا پولیس سرجنٹ اور ایک ملیٹری لفٹینٹ نے آگے بڑھ کر برنن کو سیلوٹ کیا۔

• وہ ابھی تک باہر نہیں نکلا سر" سرجنٹ ڈونا گھن نے کہا • چاروں طرف سے محاصرہ کیا جا چکا ہے۔ اوہ! ان سے ملیے یہ ہیں لفٹینٹ ہارڈی "

برنن نے ہارڈی سے ہاتھ ملایا: وہ کس جگہ چھپا ہوا ہے ؟" اس نے پوچھا۔

• میرے ساتھ آیئے" سرجنٹ نے کہا۔

چاروں میدان میں بڑھتے ہوئے فارم ہاؤس کی عمارت تک پہنچ گئے۔ برنن نے کھلیان کے اطراف میں سپاہیوں کا دائرہ دیکھا اور مطمئن انداز میں سر ہلایا۔ سپاہی سب آڑ میں چھپے ہوئے تھے اور سب مسلح تھے۔

یہاں ذرا محتاط رہنا چاہیے" سرجنٹ بولا عمارت کے آخری سرے پر وہ رک گئے تھے۔ یہاں سے پھر کھلا میدان تھا جس میں ٹریکٹر اور ٹرک کھڑے تھے۔ کوئی پچاس گز دور پر کھلیان کا دروازہ صاف نظر آ رہا تھا" وہ وہاں چھپا ہوا ہے: سرجنٹ نے اشارہ کیا۔

برنن نے چاروں طرف غائر نظر ڈالی۔ کوئی تیس گز تک بہترین آڑ تھی لیکن اس کے بعد کوئی آڑ نہ تھی۔

• کیا اس کے پاس مشین گن ہے ؟" برنن نے نظر اٹھائے بغیر پوچھا۔

• نو سر"

• ہم! مشین گن ہوتی تو شاید بہت نقصان اٹھانا پڑتا۔ کیا لڑکی نظر آئی ؟"

• نہیں۔ ابھی تک تو نہیں "

• اچھا! کیا لاؤڈ اسپیکر دین یہاں موجود ہے ؟ میں اسے وارننگ دینا

چاہتا ہوں۔ برنن نے کہا۔

"ابھی لیجئے" سرجنٹ چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد برن آ گیا۔

برنن لفٹننٹ کی طرف متوجہ ہو گیا، کیا کچھ آدمی ٹریکٹر اور ٹرک تک پہنچ چکے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"ضرور!" ہارڈی بولا" میں پہلے ہی بھیجنا چاہتا تھا لیکن سرجنٹ نے آپ کا انتظار کرنے کو کہا تھا"

"کوئی فائرنگ نہیں ہو گی" برنن نے تنبیہہ کی "جب تک لڑکی اس کے ساتھ ہے۔ ہم کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتے"

"میں سمجھتا ہوں" یہ کہہ کر لفٹننٹ اپنے سپاہیوں کو ہدایات دینے لگا۔

دس فوجی خاموشی سے زمین پر رینگتے ہوئے آگے بڑھے اور ٹریکٹروں اور ٹرک کے پیچھے دبک گئے۔

خاکی لباسوں اور لوہے کی ٹوپیاں دیکھ کر سلم کو پسینہ چھوٹ رہا تھا۔ خوف کی ایک لہر اس کے سارے جسم میں دوڑ گئی۔ اس نے اپنا ریوالور سیدھا کیا اور ایک سپاہی کے سر کا نشانہ لیا۔ لیکن اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ جھلاہٹ میں اس نے فائر کر دیا۔ سپاہی کے قریب ایک گز آگے گولی زمین میں پیوست ہو گئی اور سپاہی اچھل کر ٹرک کے پیچھے ہو گیا۔

"اس کے پاس مشین گن ہوتی تو وہ ضرور استعمال کرتا" برنن نے کہا "اب صرف گولیوں کی تعداد پر منحصر ہے جو اس کے پاس ہیں۔ میں ذرا اسے وارننگ دیدوں" یہ کہہ کر برنن نے مائیکرو فون سنبھال لیا۔

"گریسن! تم چاروں طرف سے گھیرے جا چکے ہو۔ اپنے ہاتھ ہوا میں بلند کئے باہر آ جاؤ گریسن! تمہارے آگے کوئی راستہ نہیں ہے۔ بہتر ہے باہر آ جاؤ"

میدان میں برنن کی سخت آواز گونجنے لگی۔ سلم نے سنا اور اپنے ہونٹ بھینچ لیے۔ کاش اس کے پاس مشین گن ہوتی! اس نے سوچا۔ وہ بھی کتنا بے وقوف ہے کہ جو یہاں آ پہونچا ہے۔ اچانک اسے ماں کا خیال آیا۔ پیٹر نے کہا تھا کہ ماں ایک مرد کی طرح لڑ کر مری تھی۔ وہ بھی ویسے ہی لڑے گا۔ اس کے ریوالور میں صرف چار گولیاں باقی تھیں۔ خیر مرنے سے پہلے کم از کم چار سپاہیوں کو تو اپنے ساتھ لے جائے گا۔ وہ مجھے زندہ نہیں پکڑ سکتے۔

مس بلانڈش لکڑی کے چبوترے پر بیٹھی تھی۔ اس نے گولی چلنے کی آواز سُنی پھر لاؤڈ اسپیکر پر برنن کی آواز آئی۔ اسے محسوس ہوا کہ پچھلے چار مہینوں سے اسے جس گھڑی کا انتظار تھا وہ آ گئی ہے۔ آج کے بعد اسے دوسری قسم کی تکالیف برداشت کرنی پڑیں گی۔ اس نے جھانک کر دیکھا۔ سلم اس کی طرف پیٹھ کیے ہوئے باہر جھانک رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ وہ کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ باہر کسی قسم کی آواز نہیں تھی۔ سلم نے شاید محسوس کر لیا تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔ دوسرے ہی لمحہ اس نے پلٹ کر دیکھا۔

ایک لمحہ تک دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پھر سلم کے چہرے پر غصہ کے آثار نظر آئے۔ اس کے پیلے دانت پھیل گئے اور وہ غصہ اور خوف کے ملے جلے جذبات میں گالیاں بکنے لگا۔

مس بلانڈش خاموشی سے سنتی رہی۔ اسے امید تھی کہ آخر میں وہ اسے گولی مار دے گا اس کے دل میں شدید خواہش ہوئی کہ کاش وہ اسے گولی مار دے لیکن سلم نے ایسا کچھ نہیں کیا۔

دفعتاً باہر کوئی آہٹ سن کر وہ اچھل پڑا۔ ایک سپاہی لکڑی کی گاڑی کے پیچھے دوڑتا ہوا جا رہا تھا سلم نے بے اختیار فائر کر دیا۔ لیکن گولی زمین میں پیوست

ہو گئی۔ اور گرد کا ایک غبار اڑنے لگا۔ لاؤڈ اسپیکر پر برنن کی آواز پھر گونجنے لگی۔
گرسن! اب بھی وقت ہے۔ اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو۔ دونوں ہاتھ اٹھائے باہر آ جاؤ۔ ہم انتظار کر رہے ہیں۔"

لمحہ بہ لمحہ خوف بڑھتا رہا۔ اس کے پیروں کی طاقت جواب دے چکی تھی۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ گر پڑے گا۔ اس کی خوفناک صورت خوف سے دھواں دھواں لگ رہی تھی۔ اس حالت میں وہ بالکل ایسا بچہ لگ رہا تھا جو ابھی ابھی رو پڑے گا۔ پھر اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ پڑا اور لڑکھڑا کر گر پڑا۔ مس بلانڈش سمجھی کہ شاید وہ مر چکا ہے۔ لیکن اس کی تیز سانسوں کی آواز سنائی دی تو وہ پیچھے ہٹ گئی اور اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپا لیا۔

برنن جو یہ معاملہ جلد سے جلد ختم کرنا چاہتا تھا اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے لگا۔ کئی سپاہی آڑ لیتے ہوئے گاڑی کے پیچھے پہنچ گئے۔ اور گاڑی کو دھکیلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

سلم نے پلٹ کر دیکھا۔ گاڑی کو آگے بڑھتے دیکھ کر اس نے اپنی طاقت جمع کی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ریوالور ہاتھ میں لے کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ اس کی صورت خوفناک ہو گئی۔ وہ دیوانگی کے عالم میں گاڑی پر فائر کرتے ہوئے دوڑنے لگا۔

یک وقت کئی رائفلیں گرجیں۔ سناٹے میں فائروں کی آواز سے فضا گونج گئی۔ اور اچانک سلم کی گندی قمیض پر سے خون کے فوارے چھوٹ پڑے۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور گر پڑا۔ وہ زمین سے ایک فٹ اچھل کر پھر زمین پر آ رہا۔ فنتر اور برنن نے اسے بڑی دیر تک ہاتھ پاؤں مارتے دیکھا۔ پھر اس نے دم توڑ دیا فنتر کو محسوس ہوا کہ کوئی اس کے قریب پہنچ گیا ہوتا تو شاید وہ

کبھی مر جاتا کیونکہ سلم کسی دم توڑتے ہوئے سانپ کی طرح تڑپ رہا تھا جو مرتے مرتے کسی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

ریوالور ہاتھوں میں لیے دونوں آگے بڑھے اور ایک لمحہ کے لیے سلم کی لاش کے پاس رُک گئے۔

"آخرکار اس کا خاتمہ ہو ہی گیا" برنن نے اطمینان کی سانس لی۔

"ہاں" فنر نے آہستہ سے کہا اور کھلیان کے دروازہ کی طرف بڑھ گیا۔

مس بلانڈش چبوترے پر سے اتر آئی تھی۔ فائروں کی آواز سن کر وہ سمجھ گئی کہ سلم مر چکا ہے۔ وہ نا امید ہو چکی تھی۔ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وہ اندھیرے کی طرف کھسک گئی اور ایک پرانے ڈرم پر بیٹھ گئی۔ کئی آدمیوں کے بولنے کی آواز سنائی دے رہی تھیں۔ آخر وہ کس طرح روشنی میں آئے۔ کیا وہ لوگوں کی تیز اور نیچی ہوئی نظریں برداشت کر سکے گی۔ اس کے بچانے والے اسے حقارت سے دیکھیں گے۔

چند لمحوں کے لیے فنر دیکھ نہیں سکا کہ لڑکی کہاں ہے۔ وہ دروازے کے قریب کھڑا رہا۔ جب اس کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو گئیں تو اسے لڑکی کا سایہ نظر آ گیا۔ ایک ہی نظر میں وہ سمجھ گیا کہ لڑکی کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا لڑکی سے کچھ دور پر ہی ٹھہر گیا۔

"ہیلو!" اس نے پرسکون اور عام لہجے میں کہا" میں ڈیوڈ فنر ہوں۔ آپ کے والد نے مجھے آپ کو لینے کے لیے بھیجا ہے۔ اگر آپ تیار ہوں تو؟ کوئی جلدی نہیں ہے۔ اب آپ آزاد ہیں۔ مجھ سے کہیئے کہ آپ کو کیا چاہیئے میں ابھی انتظام کر دوں گا۔"

فنر کے ہمدردانہ لہجے نے لڑکی پر اچھا اثر ڈالا۔ لیکن وہ اب بھی ایک خوفزدہ ہرنی کی طرح نظر آرہی تھی جو کسی قسم کی آہٹ پر گھبرا جائے گی۔ فنر وہیں رُکا رہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر میں آپ کو کسی پر سکون ہوٹل میں لے جاؤں تو وہاں آپ تھوڑی دیر آرام کر سکیں گی؟" فنر نے کلام جاری رکھا۔ وہ لڑکی کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا، "وہاں آپ دوسرا لباس بدل سکیں گی اور پھر آپ چاہیں گی تو میں آپکو گھر پہونچا دوں گا۔ میں نے یہاں سے قریب ہی ایک ہوٹل میں آپ کے لیے ایک کمرہ بک کروا دیا ہے۔ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ کسی بھی اخبار والے کو خبر نہیں ہو گی۔ آپ ہوٹل کے پچھلے دروازے سے داخل ہو کر سیدھی اپنے کمرے میں جا سکیں گی۔ کہیئے کیا آپ کو یہ سب پتہ ہے؟"

وہ چند لمحوں تک خاموشی سے تکتی رہی پھر بولی، ہاں۔

"باہر ایک ڈاکٹر ہے" فنر نے پھر کہا، "وہ بہت اچھا آدمی ہے، اور آپ سے ملنا چاہتا ہے۔"

"ڈاکٹر!" وہ چلائی "نہیں نہیں! میں کسی ڈاکٹر سے ملنا نہیں چاہتی۔"

"آپ کو پسند نہیں تو جانے دیجیئے" فنر نے جلدی سے کہا "آپ کو کسی سے ملنے کی ضرورت نہیں۔ کیا میں آپ کو ہوٹل تک لے جا سکتا ہوں۔؟"

ایک بار پھر وہ گھورتی رہی۔ پھر اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ یہیں ٹھہریے۔ میں کار کا انتظام کرتا ہوں۔ آپ سے کوئی نہیں ملے گا۔"

یہ کہہ کر وہ مڑا اور باہر نکل آیا۔ یہاں برنن اور سارے سپاہیوں کی نظریں دروازے کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ بوڑھا ویٹ اور اس کے لڑکے نارم ہاؤس سے گھبرائے ہوئے نکل رہے تھے۔ چار سپاہی گرسن کا مردہ جسم اٹھائے لے جا رہے تھے۔ فنر برنن کے قریب رک گیا۔ میڈیکل آفیسر بھی قریب آ گیا۔

وہ بہت گھبرائی ہوئی ہے اور کسی سے ملنا نہیں چاہتا۔ ڈاکٹر سے بھی نہیں۔ وہ پہلے کسی ہوٹل میں جانا چاہتی ہے جہاں کوئی نہ ہو۔ میں اسے لے جاؤں گا۔ فنتر نے آہستہ سے کہا۔

ڈاکٹر نے شانے اچکائے "ٹھیک ہے" وہ بولا، "اسے شدید صدمہ پہونچا ہے یہی بہتر ہوگا کہ ہم ویسا ہی کریں۔ جیسا وہ چاہے۔ میں جاکر جاہنام ہوٹل میں کمرہ تیار کراتا ہوں، جب اسے یقین ہو جائے کہ وہ پوری طرح آزاد ہے تب شاید میں اس سے مل سکوں۔ کیا تم کسی نرس کو ساتھ لے جا سکتے ہو؟"

"میں تو یہی چاہتا ہوں" فنتر نے کہا، "لیکن وہ پسند نہیں کرے گی۔ فی الحال یہ ممکن نہیں ہے۔"

"خیر! تو پھر میں چلتا ہوں۔ جب تم لڑکی کو لے آؤ گے تو سب تیار ملے گا۔ ہمیں پہلے اطمینان کرلینا چاہیئے کہ کوئی رپورٹر وہاں موجود نہیں ہے۔ خبر ملتے ہی سب کے سب گدھ کی طرح جھپٹ پڑیں گے۔"

"میں دیکھتا ہوں کوئی لڑکی کے قریب کیسے آتا ہے" برنن نے سخت لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر چلا گیا۔ فنتر برنن کی طرف مڑا "تم اپنے سارے آدمی روانہ کردو ایک کار یہاں رہنے دو" اس نے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں" برنن بولا، "تم لڑکی کے ساتھ ہی رہو۔"

فنتر کے دیکھتے ہی دیکھتے برنن نے اپنے سارے آدمیوں کو روانہ کردیا۔ ایک کار دروازے کے قریب کھڑی کر دی گئی۔ برنن بھی چلا گیا تھا۔ فنتر پھر کھلیان کی طرف مڑا۔

مس بلانڈش اب بھی وہیں بیٹھی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر فنتر کی طرف دیکھا۔

"سب انتظام ہو گیا ہے" فنتر نے اطمینان سے کہا اور سگریٹ کا پیکٹ نکالا اس

نے سگریٹ لڑکی کی طرف بڑھایا۔ تھوڑی سی جھجک کے بعد لڑکی نے ایک سگریٹ لے لیا۔ نستر نے آگے بڑھ کر لڑکی کا سگریٹ سلگایا پھر اپنی جگہ واپس آ گیا۔ "آپ کوئی فکر مت کیجئے آپ کے والد کا خیال تھا کہ وہ گھر ہی پر آپ کا انتظار کریں گے۔" یہ کہہ کر اس نے اپنے لیے سگریٹ سلگائی پھر ایک لمحہ توقف کے بعد بولا۔ آپ چاہیں تو میں انھیں یہاں بلوا سکتا ہوں؟"

لڑکی کی آنکھوں میں خوف بجھا نکلنے لگا۔

میں ان سے بھی ملنا نہیں چاہتی۔ میں اکیلی رہنا چاہتی ہوں" وہ بولی۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی مرضی" نستر نے کہا اور قریب پڑے ہوئے گھاس کے ڈھیر پر بیٹھ گیا۔ "آپ سوچ رہی ہوں گی کہ آخر میں کون ہوں؟ نستر نے پھر کہا۔ ویسے اسے یقین تھا کہ لڑکی اس کے متعلق کچھ نہیں سوچ رہی ہے۔ لیکن وہ اس کا دھیان بٹانا چاہتا تھا اس طرح فضا پرسکون بن سکتی تھی۔ میں ایک پرائیوٹ جاسوس ہوں۔ آپ کے والد میرے پاس آئے تھے ..." وہ بتاتا رہا کہ کیسے اس نے حل نکالا تھا اور کیسے اسے کامیابی ہوئی تھی۔ لڑکی نے پہلے تو کوئی دلچسپی نہ لی۔ لیکن نستر ... جب اپنی زندگی کے بارے میں بتانے لگا تو وہ غور سے سنتی رہی۔ نستر اپنے اور پالا کے تعلقات کے بارے میں بتانے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد اسے یقین ہو گیا کہ وہ ڈاکٹر کو اتنا وقت دے چکا ہے کہ وہ سب انتظام کر سکے تو اس نے کہا۔ خیر! میں آپ کو بور کرنا نہیں چاہتا۔ اب ہم روانہ ہو جائیں گے۔ آپ کو کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں باہر کوئی نہ ہوگا۔ کیا آپ تیار ہیں؟"

لڑکی کی آنکھوں میں پھر سے خوف جاگ اٹھا لیکن وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ نستر نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک پرانی کار کے سوا کوئی نہیں تھا۔

"سب ٹھیک ہے آئیے!" اس نے لڑکی کی طرف دیکھے بغیر کہا اور کار کا دروازہ

کھول دیا۔ دروازہ کھلا چھوڑ کر وہ دوسری طرف سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا
تھوڑے توقف کے بعد مس بلانڈش آکر بیٹھ گئی اور دروازہ بند کرلیا۔ فنر نے اس
کی طرف نہیں دیکھا۔ اس نے کار اسٹارٹ کردی اور یکساں رفتار سے دوڑتا رہا۔
تقریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد کار پائن ہل پر دوڑنے لگی۔ فنر کو معلوم تھا کہ
ہوٹل کس طرف ہے۔ وہ سیدھے ہوٹل کے پچھلے دروازے پر کار لے گیا۔ یہاں
کوئی نہ تھا۔ کار روک کر وہ باہر نکلا "آپ یہیں انتظار کیجئے۔ میں دو سکنڈ میں
آتا ہوں" یہ کہہ کر وہ جواب کا انتظار کیے بغیر اندر چلا گیا۔
ڈاکٹر بے چینی سے منتظر تھا۔ فنر کو دیکھتے ہی اس نے کہا "روم نمبر 86 آخری
فلور پر ہے" یہ کہہ کر اس نے چابی فنر کو تھما دی "نرس نے لڑکی کے لیے کپڑے مہیا
کرلیے ہیں۔ کیسی ہے وہ؟"
"وہ کچھ کہہ نہیں رہی ہے اور بہت گھبرائی ہوئی ہے۔ لیکن مجھے برداشت کررہی ہے
بہتر رہے گا کہ تم سامنے سے ہٹ جاؤ۔ میں اسے اوپر لے جاؤں گا۔"
"دیکھو۔ تم اسے آمادہ کرلو کہ وہ مجھ سے مل سکے، یہ بہت اہم ہے" ڈاکٹر نے کہا۔
"اوکے! میں کوشش کرتا ہوں" یہ کہہ کر فنر پھر کار کی طرف پلٹ آیا۔
مس بلانڈش سر جھکائے بیٹھی تھی۔ فنر کی آہٹ سن کر وہ چونک پڑی۔
"سب تیار ہے۔ کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ آیئے" فنر نے نرمی سے کہا۔
وہ کار سے اتر آئی۔ دونوں اوپر کی طرف بڑھ گئے۔ اچانک لڑکی نے پوچھا "میں
نے فائرنگ کی آواز سنی تھی۔ کیا وہ مرگیا؟"
فنر چونک پڑا "جی ہاں! وہ مرچکا ہے۔ آپ کو کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"
پھر وہ خاموشی سے بڑھتے رہے۔ کمرہ کا تالا کھول کر فنر ایک طرف ہٹ گیا
لڑکی اندر چلی گئی ڈاکٹر نے کافی سلیقے سے کام لیا تھا۔ کمرے میں ایک طرف تازہ

پھول سجے ہوئے تھے۔ ایک ٹرالی میں ناشتہ اور مشروبات رکھے تھے۔ کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں اور سورج کی روشنی کمرے میں پڑ رہی تھی۔

مس ہلا نڈ شرن آہستہ آہستہ چلتی ہوئی پھولوں کے قریب پہونچی۔ نصر نے اندر سے دروازہ بند کر لیا۔

"ڈاکٹر یعقد آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ آپ ملیں گی؟" اس نے پوچھا۔

اب کی بار لڑکی پرسکون رہی۔

"میں ابھی کسی سے نہیں ملوں گی۔ ڈاکٹر سے ملنے کے بعد مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوگا" اس نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"آپ سمجھدار ہیں۔ دیکھئے! معلوم ہے میں آپ کی جگہ ہوتا تو کیا کرتا؟" نصر نے پوچھا۔ لڑکی نے پلٹ کر دیکھا "میں پہلے غسل کرتا اور پھر لباس تبدیل کرتا۔ آپ کے لیے نیا لباس اس الماری میں رکھا ہوا ہے۔ آپ پہلے غسل کر کے لباس تبدیل کر لیں میں یہیں آپ کا انتظار کرتا ہوں۔ کوئی یہاں نہیں آئے گا۔ جائیے۔

نصر کے نرم لہجے نے لڑکی کو دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"کیا تم ہمیشہ سب سے ایسا ہی برتاؤ کرتے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"مجھے ایسا موقع بہت کم ملتا ہے" نصر مسکرایا۔ "آپ جائیے۔"

وہ غسل خانے کی طرف بڑھ گئی۔

نصر کھڑکی کے قریب آگیا اور نیچے جھانک کر دیکھا۔ سڑک پر کاریں کھلونوں کی طرح لگ رہی تھیں۔ کھڑکی کے ٹھیک نیچے کچھ لوگ کھڑے تھے اور ان کے کاندھوں پر کیمرے لٹک رہے تھے۔ تین پولیس آفیسران سے تیز لہجے میں گفتگو کر رہے تھے اور دروازے پر تھم گئے تھے۔ اس کا مطلب تھا سب کو خبر مل چکی ہے۔ اب مشکل کھڑی ہو سکتی ہے۔ تھوڑی سی دیر میں سارا شہر امنڈ آئے گا۔

کھڑکی سے ہٹ کر وہ دروازے کے قریب پہونچا۔ دروازہ کھلا چھوڑ کر اس نے راہداری میں جھانک کر دیکھا۔ زینے کے قریب تین سپاہی کھڑے تھے۔ برنن نے اپنے وعدہ کے مطابق سب انتظام کر دیا تھا۔ لیکن نسٹر سمجھتا تھا کہ جیسے ہی وہ لڑکی کو لیکر نکلے گا سب ٹوٹ پڑیں گے۔ وہ پھر کمرے میں آگیا۔

کوئی پندرہ منٹ بعد غسل خانہ کا دروازہ کھلا اور مس بلانڈش باہر آگئی وہ لباس تبدیل کر چکی تھی۔ نسٹر مبہوت ہو کر دیکھتا رہا۔ اس نے اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی۔

میں شرط لگا سکتا ہوں کہ آپ بہتر محسوس کر رہی ہوں گی کیوں اس نے کہا۔

لڑکی سیدھی کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ نسٹر روک بھی نہ سکتا تھا۔ جیسے ہی مس بلانڈش کی نظر باہر پڑی وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئی۔ وہ نسٹر کی طرف مڑی تو اس کی آنکھوں میں خوف کی پرچھائیاں نمایاں تھیں۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"۔ نسٹر نے تسلی دی" وہ یہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ آپ سکون سے بیٹھ جائیے۔ کیا آپ کچھ کھائیں گی نہیں؟"

"نہیں" وہ بولی اور بیٹھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا۔

نسٹر نے بے چینی سے لڑکی کو دیکھا۔ اچانک لڑکی نے سر اٹھایا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں؟" وہ بولی۔

"اس کے متعلق آپ کچھ مت سوچیئے۔ آپ دیکھ ہی لیں گی کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ لوگ چند دنوں میں سب بھول جائیں گے۔ پہلے پہل مشکل ہوگی چونکہ آپ ان کے سامنے ہیں اس لیے اس کی توجہ ادھر ہے۔ لیکن کل آپ ان کے سامنے نہ ہوں گی تو سب آپ کو بھول جائیں گے۔ آپ جوان ہیں اور

آپ کا شاندار مستقبل ہے"۔ وہ کچھ نہ کچھ کہنے کے لیے کہتا رہا۔

"تم نے کہا تھا کہ وہ مر چکا ہے۔ لیکن ... وہ نہیں مرا۔ لڑکی نے کانپتے ہوئے کہا۔ "وہ .... وہ اب بھی میرے ساتھ ہے۔ میں نہیں جانتی میرا باپ کیا کہے گا۔ پہلے سوچا تھا کہ یہ سب کچھ میرے ساتھ نہیں ہوگا۔ لیکن اب! میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے"

فنر کی پیشانی عرق آلود ہو گئی تھی۔ وہ ان باتوں کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس قسم کی سچویشن ہینڈل کرنا اس کے بس سے باہر تھا۔

"کیا میں آپ کے باپ کو بلواؤں؟" اس نے بے چینی سے پوچھا۔ "آپ اکیلے یہ سب سلجھا نہیں سکیں گی مجھے ان کو بلانے دیجئے"۔

"نہیں" لڑکی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "وہ میری کوئی مدد نہ کر سکیں گے اور صرف پریشان ہو جائیں گے۔ مجھے ہی اس معاملہ کو سلجھانا پڑے گا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ مجھے کبھی زندگی میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں صرف خوشیاں دیکھی ہیں اور اب! شاید یہ میرے لیے ایک امتحان ہے کیوں؟ لیکن یہ امتحان ایک مصیبت سے کم نہیں ہے میں نہیں سمجھتی کہ میں اس مصیبت سے کبھی چھٹکارا پا سکوں گی۔ کچھ لوگ اس قسم کے معاملات اچھی طرح سلجھا سکتے ہیں کیونکہ وہ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں ... لیکن میں! ... میں نے کبھی کسی چیز کی پروا نہیں کی تھی۔ خدا کی بھی نہیں"۔ اس نے اپنی مٹھیاں کس لیں۔ اور سر اٹھا کر فنر کی طرف دیکھا۔ فنر کی حالت بری تھی۔ لڑکی مسکرائی۔ "شاید میں اس ڈاکٹر سے مل سکوں گی وہ میری مدد کر سکے گا۔ اور اس کے بعد جیسا کہ تم نے کہا تھا لوگ کچھ دنوں بعد سب کچھ بھول جائیں گے"۔ اس کے بعد ایسا معلوم ہوا جیسے لڑکی اپنے آپ سے باتیں کر رہی ہو۔ "میں کتنی کمزور ہوں۔ مجھے دوسروں

پر بھروسہ کرنا پڑ رہا ہے۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ میں نے کچھ سیکھا ہی نہیں۔ وہ میری سخت غلطی تھی۔ اگر میں اپنے قدموں پر کھڑے ہونا سیکھ جاتی تو یہ نوبت نہ آتی۔ مجھے دوسروں کا سہارا لینا پڑے گا۔

میں ابھی ڈاکٹر کو بلواتا ہوں،" نشتر نے جلدی سے کہا۔ "آپ زیادہ مت سوچیے اس معاملہ میں آپ خود کچھ کر نہیں سکتیں۔ آپ کو دوسروں پر بھروسہ کرنا پڑے گا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا بے فکر رہیے۔ آپ کو شاید کچھ دنوں تک یہیں رہنا پڑے:

لڑکی کے ہونٹوں پر غم آلود مسکراہٹ آ گئی۔

"ذرا جلدی بلایئے پلیز!" اس نے نرم لہجے میں کہا، "ڈاکٹر جانتا ہوگا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ میں پچھلے چار ماہ سے نشہ میں رکھی گئی تھی۔ اگر ڈاکٹر کو نہ دیکھوں گی تو میری طبیعت خراب ہو جائے گی۔

"ابھی بلواتا ہوں،" نشتر نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا چھوڑ کر وہ راہداری میں آ گیا۔ زینوں پر کھڑے تینوں سپاہیوں نے پلٹ کر دیکھا۔

"آفیسر! ڈاکٹر کو اوپر بھجوا دو ...."

لیکن دروازہ بند ہونے کی زوردار آواز نے اس کا جملہ پورا ہونے نہ دیا۔ نشتر نے اندر سے تالہ لگانے کی آواز بھی صاف سنی۔

خوف کی ایک لہر نشتر کے سارے جسم میں دوڑ گئی۔ اس نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ وہ پیچھے ہٹ کر دھکے لگانے لگا۔ دو سپاہی دوڑتے ہوئے آ گئے۔

"دروازہ توڑ دو" نسترچیخا۔ "جلدی کرو۔"

دونوں سپاہیوں نے مل کر دھکا لگایا۔ دوسرے دھکے میں انہیں کامیابی ہوئی۔

اور جیسے ہی دروازہ آواز کے ساتھ ٹوٹ کر گرا نسترنے دور کسی عورت کی چیخ سنی۔ نیچے گلی میں لوگوں کا شور اچانک بڑھ گیا۔

نسترنے ٹوٹے ہوئے دروازے کے اندر قدم رکھا۔ کمرے میں کوئی نہیں تھا نسترکی نظریں بغیر سلاخوں والی کھڑکی کی طرف تکتی رہ گئیں۔

تمام شد

محمد سجاد بھٹی، سیف الملوک عباسی، یاسر حسنین